

! اسلام علیکم
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری
پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں پیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

COMPLETE NOVEL

JUNNON_E_SITUMGR
MEHWISH KHAN

شام کا وقت تھا وہ دوسری منزل پر آفس کے باہر بالکونی میں کھڑی
تھی جب اندر سے انٹر کوم کے بجنے کی آواز آئی وہ تیزی سے پلٹ کر
اندر آئی انٹر کام اٹھایا۔
"مس احمد"

مس احمد! میں ڈیرل "بوڑھے سیکورٹی گارڈ کی آواز ابھری پیچھے"
بیک گراؤنڈ سے خاصا شور سنائی دے رہا تھا۔

مس احمد آپ جلدی سے ادھر واٹر پارک کی طرف آجائیں "

ایمر جنسی ہے "سیکوریٹی گارڈ بوکھلائے گھبرائے ہوئے لہجے میں بولا۔

آرام سے مسٹر ڈیرل! آپ ایک گہرا سانس لیں اور مجھے بتائیں "

آخر ہوا کیا ہے؟" وہ پروفیشنل انداز میں بولی۔

ویل! میم یہ آدمی ادھر ہم سب پر بری طرح سے چیخ چلا رہا ہے کہتا "

ہے اس کی بیٹی کو کچھ ہو گیا ہے اور میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ بچی

چیختی بھاگتی ہوئی لیڈیز واش روم میں جا کر خود کو لاک کر چکی ہے اور یہ

لیڈیز واش رومز ہیں تو اندر آپ ہی آکر اسے چیک کر سکتی ہیں ہم ایک

"مرد کو تو ادھر جانے کی پرمیشن نہیں دے سکتے۔۔

اوکے میں آرہی ہوں۔۔۔" وہ جلدی سے بولی۔

کیا میں آپ کو لینے اسکوٹی بھیج دوں؟۔۔ "سیکوریٹی گارڈز کے "

انچارج ڈیرل نے سوال کیا۔

نہیں اس طرح آنے جانے میں بہت وقت لگے گا میں جلدی سے " دوڑتی ہوئی اس طرف پہنچنے کی کوشش کرتی ہوں اور ڈیرل آپ اس وقت تک کراؤڈ خاص کر اس بچی کے باپ کو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش کریں۔۔ " اس نے جلدی سے ہدایت دیں۔

آلرائٹ میم۔۔ "گارڈ انٹر کوم بند کر چکا تھا۔ " وہ تیزی سے آفس سے باہر نکلی اور دوڑتی ہوئی آگے بڑے سے گراؤنڈ کو کر اس کرنے لگی۔

یہ اس ملک بلکہ یورپ کا سب سے بڑا مہنگا ترین ایمیوز منٹ پارک تھا جس کا ٹکٹ لوگ ہفتوں پہلے بک کرواتے تھے۔

وہ دوڑتی ہوئی پارک کے سامنے کی اینٹرینس پر کھڑے گارڈز کو دور سے ہی دروازہ کھولنے کا اشارہ کرتی ہوئی آگے آئی اور کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گئی۔

یہ ہفتے کی دوپہر کا وقت تھا پورا پارک طرح طرح کے بچے بوڑھے
جوان مرد عورتوں سے بھرا پڑا تھا۔

پانچ فٹ چار انچ قد، سنہری رنگت، نازک سا سانچے میں ڈھلا جسم،
سفید لانگ اسکرٹ آسمانی رنگ کا بلاؤز پیروں میں ہلکی سی ہیل
والے سینڈلز، سنہرے سلکی شولڈر کٹ بالوں کو پنوں سے سیٹ کئے
یہ مس حور احمد تھی اس ایمیوزمنٹ پارک کی نئی ڈاریکٹر آف گیسٹ
ریلیشنز۔ اس طرح کی ایمر جنسز کو ہینڈل کرنا بھی اس کی ذمہ داریوں
میں شامل تھا۔

پارک کے اندر تقریباً دوڑتی ہوئی ڈرائیونگ سینما کو کراس کر کے وہ
اب میوزیکل اسٹریٹ سے گزر رہی تھی یہ پارک اپنے اندر ایک
بہت بڑا شہر تھا جہاں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے کارٹ
کار استعمال ہوتیں تھیں پر ابھی دور دور تک اسے دوڑتے ہوئے کوئی
کار خالی نہیں ملی تھی۔

ایک چھوٹی بچی نے اپنے آپ کو لیڈیز واش روم میں لاک کیا ہوا تھا اور کسی بھی خاتون کے کہنے پر وہ باہر نہیں نکل رہی تھی نہ ہی کوئی جواب دے رہی تھی بائے لاء لیڈیز روم میں جینٹس الاؤ نہیں تھے ورنہ بقول سیکورٹی انچارج اب تک اس کا باپ جو باہر ایک ہنگامہ برپا کیے ہوئے تھا اندر داخل ہو کر دروازہ توڑ کر اپنی بیٹی کو نکال چکا ہوتا۔ اس بچی کا خیال آتے ہی وہ اپنے پھولتے ہوئے سانس پر قابو پا کر دوڑنے لگی تھی گفٹ شاپس کا ایریا کر اس کر کے وہ مصنوعی پہاڑی علاقے میں داخل ہوئی جہاں واٹر پارک تھا۔ ایکسیوزمی! راستہ دیجیے "وہ بھیڑ میں راستہ بناتی ہوئی سائیڈ پر بنے " طویل لیڈیز روم کے باہر پہنچی جہاں ایک مجمع کھڑا تھا اور اس مجمعے کے سامنے بیچارگی سے ان لوگوں کے سوالات کا جواب دیتا سیکورٹی انچارج ڈیرل۔

ہے ڈیرل "اس نے پیچھے سے اسے آواز دی تو ڈیرل کے سامنے " کھڑا دراز قد ورزشی جسامت کا حامل پینتیس سال کے مرد نے اسے پلٹ کر دیکھا۔

شکر مس احمد آپ آگئی۔۔۔ "اسے دیکھ کر ڈیرل کی سانس میں " سانس آئی۔

کیا یہ ہیں وہ لیڈی ایمر جنسی ریسکیو جن کے انتظار میں ہم گھنٹے بھر " سے ادھر کھڑے ہیں؟ "وہ مرد طنزیہ انداز میں بولا اس کی آواز بھاری اور انداز طعنہ دینے جیسا تھا۔

وہ آگے بڑھی اور سامنے کھڑے آدمی کی ڈارک براؤن بھنوؤں کے نیچے اسٹیل گرے آنکھوں میں کوئفڈنس سے آنکھیں ڈالیں۔

"ہائے میں حور احمد ہوں یہاں کی ڈائریکٹر۔۔۔۔۔"

آف گیسٹ ریلیشنز جانتا ہوں۔۔۔ "وہ اس کے سینے پر سب سے نیم ٹیگ " کی طرف اشارہ کرتا ہوا روکھے انداز میں بولا۔

وقت برباد کرنے کی بجائے آپ اب ایکشن میں آئیں اور جس کام " کے لئے بلوایا گیا ہے وہ کریں۔۔۔" اسکے لہجے انداز باڈی لینگویج سے غصہ صاف ظاہر تھا۔

میری بیٹی کو کچھ ہوا ہے وہ اندر بند ہے اور میں اس وقت نااہلوں کے بیچ میں کھڑا اپنا وقت برباد کر رہا ہوں۔۔۔" وہ دھاڑا۔

" Please Calm down Sir ! ..."

حور نرمی سے بولی۔

مجھے بتائیں ہوا کیا تھا؟ آپ اگر اس طرح اپنا کنٹرول کھومیں گے تو نہ " آپ اپنی، نہ اپنی بیٹی کی مدد کر پائیں گے۔۔۔" اگر سچویشن اتنی نازک نہ ہوتی تو حور نے اسے ٹھیک ٹھاک سنا دینی تھیں کہ وہ بلا وجہ کا ایٹیوڈ برداشت کرنے والوں میں سے نہیں تھی

حور کی بات سن کر اس آدمی نے سر سے پیر تک غور سے اسے دیکھا
پھر تھوڑا سر جھک کر حور کی گرین آنکھوں میں اپنی اسٹیل گرے
آنکھیں گاڑ دی۔

ہم رولر کو سٹر کی لمبی لائن میں لگے ہوئے تھے جب اچانک سے بنا "
کسی ریزن کے میری بیٹی کا چہرہ سفید پڑ گیا جیسے اس نے کوئی بھوت
دیکھ لیا ہو وہ چیخنا شروع ہو گئی پھر لائن سے نکل کر بھاگتی ہوئی ادھر
لیڈیز روم میں آ کر خود کو لاک کر گئی ہے میں نے اس کے پیچھے اندر
"جانا چاہا مگر اس سیکورٹی گارڈ نے مجھے روک دیا اور یہاں۔۔۔"

کیا وہ ابھی تک اندر ہے؟۔ "اس مرد کی بات کاٹ کر حور نے "
ساتھ کھڑے سیکورٹی گارڈ ڈیرل سے سوال کیا جس پر ڈیرل نے

اثبات میں سر ہلایا دیا

بچی کا نام کیا ہے؟ "حور نے سنجیدگی سے سامنے کھڑے بچی کے " باپ سے سوال کیا جس کی فرسٹریشن اور غصہ حور کی اس کی بات کاٹ کر سیکورٹی گارڈ سے بات کرنے پر بڑھ چکی تھی۔

اس کا نام؟ "وہ غرایا "

" For God's Sake !

میری بیٹی اندر بند ہے اس کے ساتھ نہ جانے کیا ہوا ہے وہ کس حال میں ہے اور تم بجائے سیدھا اندر جا کر اس کی مدد کرنے کے یہاں میرے سامنے کھڑی اس کا نام پوچھ رہی ہو؟۔ "اس دراز قد آدمی نے اپنے گھنے ڈارک براؤن بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔

"اس کا نام ایوا ہے! ڈیم اٹ! ایوا۔۔"

تھینکس "حور بچی کا نام سنتے ہی پر فیشنل انداز میں اس کا شکریہ ادا " کرتی ہوئی لیڈریز واش رومز کی طرف بڑھی۔

ڈیرل آپ اس مجمعے کو ادھر سے ہٹائیں اور انفارمیشن ڈیسک پر " رابطہ کر کے کارٹ کار منگوائیں ساتھ ساتھ فرسٹ ایڈ سینٹر میں اطلاع کروادیں کہ میں اپنے ساتھ ایک بچی کو لیکر آنے والی ہوں تیاری رکھیں۔۔" وہ ڈیرل کو تیزی سے ہدایات دے کر اندر چلی گئی تھی اس نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا تھا کہ اس کے آرڈر ڈیرل نے سننے یا ان پر عمل کرنا شروع کیا کہ نہیں کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ڈیرل سب کر لیگا اسے اپنی پیٹھ پر اس دراز قد، چوڑے شولڈرز اسٹیل گرے آنکھوں والے پرکشش مرد کی نگاہیں گڑی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

حور ٹھنڈے لمبے کوریڈور والے لیڈیز روم میں داخل ہوئی جہاں ترتیب سے دس کے قریب واش رومز تھے واش روم کی اٹینڈنٹ

اسے دیکھ کر تیزی سے آگے آئی اور بنا اس کے کچھ پوچھے خود ہی بولنا شروع ہو گئی۔

مس احمد! اس وقت یہاں پر بہت ساری لیڈیز واش رومز استعمال کرنے کے لئے جمع تھیں میں ادھر۔۔۔" اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا

وہ والا سنک صاف کر رہی تھی جب ایک لٹل گرل چیختی چلاتی روتی " ہوئی دوڑ کر اندر داخل ہوئی اور سب سے آخری والے واش روم میں گھس کر اس نے خود کو لاک کر لیا۔ میں نے بہت آوازیں دیں اسے دروازہ کھولنے کا بھی کہا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا نہ ہی دروازہ کھولا پھر میں نے برابر والے واش روم میں کمبوڈ کے اوپر کھڑے ہو کر اس طرف جھانکا وہ ایک کونے پر سمٹ کر بیٹھی روئے چلی جارہی تھی پھر ایک سوٹ پہنا ہوا آدمی جو شاید اس بچی کا باپ تھا اسے پکارتا ہوا تیزی سے اندر داخل ہوا تھا کہ یہاں موجود ساری لیڈیز نے

شور مچانا شروع کر دیا انہیں لگا کہ وہ شاید اس بچی کو ڈرا رہا ہے اب یہ لیڈیز اسے اندر داخل ہونے نہیں دے رہیں اور وہ بچی باہر نہیں نکل رہی میں نے بڑی مشکل سے سب لیڈیز کو یہاں سے باہر نکالا ہے۔۔۔ "وہ اسے ساری رپورٹ دے رہی تھی۔

تھینکس ہیزل! اب تم باہر جا کر میرا انتظار کرو۔۔۔ "وہ نرمی سے " بولی۔

"مگر میم۔۔۔" اگر مجھے تمہاری ضرورت ہوئی تو میں آواز دے دوں گی ابھی تم " جاؤ اور پلیز کسی کو بھی اندر آنے مت دینا۔۔۔

یس میم۔۔۔ "ہیزل نے اثبات میں سر ہلایا۔ " ہیزل کے جانے کے بعد حور چلتی ہوئی آخری سرے پر بنے واش روم کے پاس آئی۔

ایوا؟ کیا تم ٹھیک ہو؟۔۔۔" حور نے نرمی سے دروازے پر ہاتھ رکھ " کرپو چھا مگر اندر سے جواب میں سوائے سسکیوں کے اسے کچھ سنائی نہیں دیا۔

ایوا! پلیز مجھے اندر آنے دو میں تمہاری ہیلپ کرنا چاہتی ہوں باہر " تمہارے فادر بھی تمہارے لئے بہت پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔" اب کے اندر سے آتی سسکیوں کی آواز تھوڑا تھمی تھی۔

میرا نام حور ہے.. حورا احمد تم مجھے اپنا پر اہلم بتا سکتی ہو جو بھی ہوا ہے " مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔" وہ رکی۔

میں کسی کو، تمہارے فادر کو بھی کچھ نہیں بتاؤں گئی۔۔۔" وہ پیار " سے اس بچی کو ڈیل کر رہی تھی۔

آپ۔۔۔۔۔ آپ کسی کو نہیں بتائیں گئیں؟۔۔۔" ایک باریک " نہایت دھیمی بچی کی آواز ابھری۔

نہیں اگر تم نہیں چاہتیں تو کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گئی۔۔۔ "حور نے " یقین دہانی کرائی۔

مجھے شیم آتی ہے مگر اس ہرٹ۔۔۔ "اس بچی کی بھرائی ہوئی آواز " سن کر اب حور کا تجسس اور بھی بڑھ گیا تھا۔

تمہیں کیا ہرٹ کر رہا ہے؟۔۔۔ "حور نے پوچھا تو میٹل لاک کے " کھلنے کی آواز سنائی دی دروازہ کھلا اور کیوٹ سی تقریباً گیارہ سال کی بچی سامنے کھڑی نظر آئی اس نے صاف ستھرا اسکرٹ میچنگ بلاؤز، قیمتی ٹینس شوز پہنے ہوئے تھے، ڈارک براؤن بالوں کو دوپونیوں میں ربن سے باندھا ہوا تھا آنکھوں پر پنک کلر کا موٹا سائینک اسے اور کیوٹ بنا رہا تھا اس کی آنسوؤں سے بھری اسٹیل گرے آنکھیں بالکل اس کے باپ کے جیسی تھیں۔

استغفرُ اللہ میں کیوں اس مغرور آدمی کی آنکھوں کو ذہن میں بسا " رہی ہوں۔۔۔" حور نے سر جھٹک کر اپنی توجہ سامنے کھڑی بچی کی طرف کی۔

ہیلو ایوا "اس نے دوستانہ انداز میں اپنا ہاتھ آگے بڑھایا کہ وہ اس بچی کو اب اس واش روم سے باہر نکالنا چاہتی تھی۔
ہائے۔۔۔" وہ بچی سر جھکائے اپنی نظریں ٹائلز پر جمائے باہر نکلی۔
"کیا تم بتاؤ گی کہ ہوا کیا تھا؟ کس نے تمہیں ہرٹ کیا؟۔۔۔"
وہ ادھر۔۔۔" اس بچی نے کنفیوز ہو کر اپنے لبوں پر زبان پھیری۔
ادھر بہت بڑی اسٹنگ بی (شہد کی بڑی مکھی) نے مجھے بائٹ کیا "۔۔۔"

اوہ نو!۔۔۔" حور نے پریشانی سے اسے دیکھا کہ ان علاقوں میں " شہد کی مکھیاں مکڑے کے سائز کی ہوتی تھی اور ان کا کاٹا بہت خطرناک ہوتا تھا۔

"کیا تم ڈر گئی تھیں؟۔۔"

نہیں۔۔۔ "ایوانے نفی میں سر ہلایا۔"

سے کوئی نہیں مرتا مگر۔۔۔۔ "وہ bee sting مجھے پتہ ہے"

بولتے بولتے چپ ہو گئی۔

اس نے تمہیں کہاں کاٹا؟۔۔ "سوچ سمجھ کر حور نے سوال کیا کہ"

یہ ایسی تو کوئی بات نہیں تھی کہ وہ یوں بھاگ کر اپنے باپ کو اور سب کو پریشان کرتی۔

ادھر رولر کو سٹر کے پاس۔۔۔ "اس کی بات سن کر بڑی مشکل سے"

حور نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

"میرا مطلب تمہاری باڈی پر کدھر کاٹا۔۔"

اوہ۔۔۔ "اس بچی کا چھوٹا سادہانہ کھلا پھر شرماتے جھجکتے ہوئے اس"

بچی نے اپنے بلاؤز کا بٹن کھول کر شرٹ نیچے کی۔

اس بچی کے سینے پر دوسرخ سو جے ہوئے شہد کی مکھی کے کاٹے کے
نشان موجود تھے۔

یقیناً جب اس بچی کو اتنی پر سنل جگہ پر شہد کی مکھی نے کانٹا ہو گا تو
اس بچی کے ساتھ اس کی ماں نہیں تھی صرف وہ غصیلا باپ تھا اور
ظاہر ہے ایسی جگہ کے بارے میں وہ اپنے باپ سے تو مدد نہیں مانگ
سکتی تھی۔

حور کو اس بچی پر بہت ترس آیا یہ ایسی عمر تھی جب بچیاں اپنے جسم
میں ہوتی تبدیلیوں سے ویسے ہی بہت ایمبیر لیس رہتی ہیں۔۔
آؤ۔۔ "حور نے بچی کا ہاتھ تھاما اور اسے ساتھ لئیے سنک کے پاس "
آئی سائیڈ باکس سے پیپر ٹاول نکال ٹھنڈے پانی کا نلکا کھول کر اسے
گیلا کر کے بچی کے زخم پر رکھا۔

ویسے وہ مکھی یہاں تمہارے بلاوز کے اندر کیسے گھس گئی؟۔۔ "وہ"
اسے باتوں میں لگائے ٹھنڈے پانی سے اس کے زخم کی ٹکور کر رہی
تھی۔

ادھر بہت سارے غبارے تھے مجھے ایک باربی والا بہرا اچھا لگا میں "
اسے قریب سے دیکھنے کے لئے گئی تھی کہ وہاں جھاڑیوں میں گر گئی
وہ شاید میری سلیوز سے اندر گھس گئی۔۔۔ "ایو اچپ ہو گئی۔
کیا ڈیڈی مجھ سے خفا ہونگے؟۔۔۔ "اس کی آنکھوں میں پھر سے "
پانی بھرنے لگا تھا۔

حور نے گیلٹا ٹاول پھینک کر اب خشک پیپر ٹاول سے اس کا جسم صاف
کر کے بلاوز کا بٹن بند کیا۔

میرے خیال سے تمہارے ڈیڈی یہ جان کر ریلیف ہونگے کہ یہ "
"تھا کوئی برا پر اہلم نہیں تھا۔۔ bee sting صرف ایک

چلو اب یہ زخم اتنا درد نہیں کر رہا تو اب باہر چلتے ہیں تاکہ تمہارے " ڈیڈی مزید پریشان نہ ہو۔۔۔ یہ مرد لوگ ہم گرلز کی سافیل کرتی ہیں ان سب پر سنل چیزوں پر یہ کبھی نہیں سمجھ سکتے۔ کیا وہ سمجھ سکتے ہیں؟ " حور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

نو۔۔۔ "ایوانے سر ہلاتے ہوئے سامنے کھڑی خوبصورت بابی " ڈول جیسی لڑکی کو دیکھا وہ اسے پسند آئی تھی۔

میرے ڈیڈی کچھ بھی انڈر سٹینڈ نہیں کرتے انہیں لگتا ہے میں " ابھی بھی چھوٹا سا بے بی۔۔۔ " وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

اب تم بڑی ہو رہی ہو اگر انہیں پتہ چل بھی جاتا تو کیا وہ اتنے " لوگوں کے سامنے کچھ کر سکتے تھے؟ نہیں نا؟ تو پریشان مت ہو چلو باہر چلتے ہیں میں گولف کارٹ (گاڑی) منگوائی ہے تمہیں لیکر ادھر فرسٹ ایڈ والے آفس میں چلتے ہیں پھر میں یہاں کوئی آئٹمنٹ لگا دوں گئی دیکھنا اس کے لگاتے ہی تمہارا درد اور جلن کم ہو جائیگی اس

کے بعد ہم دونوں مل کر کوک پیئے گئے۔۔۔" حور اب پیار سے اسے عمارت سے باہر نکلنے کے لئے راضی کر رہی تھی۔

باہر بہت سارے لوگ ہونگے۔۔۔" وہ بچی نروس ہوئی۔ "

باہر کوئی نہیں ہے سیکورٹی گارڈ نے سب کو بھگادیا ہے اور پھر میں "

ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔۔" حور نے نرمی سے اسے اپنے بازوؤں

میں بھر کر پیار کیا تو وہ سختی سے حور کی انگلی تھام کر باہر نکلنے کے لئے راضی ہو گئی۔

جیسے ہی وہ ایوا کو لے کر باہر نکلی سامنے ہی ایوا کا ڈیڈی دروازے پر نظریں جمائے پریشان سا کھڑا تھا وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

ایوا! کیا تم ٹھیک ہو؟۔۔۔" وہ سوال کر رہا تھا۔ "

یس ڈیڈی۔۔۔" ایوا سہمی ہوئی آواز میں بولی۔ "

واٹ دا۔۔۔ تم نے ایسا بیسیو کیوں کیا ایوا؟۔۔۔ "وہ سختی سے " سوال کر رہا تھا جب حور نیچ میں مداخلت کر گئی۔

میں ایوا کو فرسٹ ایڈروم میں لے کر جا رہی ہوں۔ میرے خیال " سے یہ بالکل ٹھیک ہے مگر پھر بھی میں اس کا ایک چیک اپ کرنا چاہتی ہوں ناؤ ایکسکیوز می۔۔۔ " وہ ایوا کو لئیے سامنے کھڑی گولف کارٹ کی طرف بڑھی جو اس کی ہدایات پر ڈیرل پہلے ہی اریج کروا چکا تھا۔

"How dare you ..."

وہ غرایا۔

ڈیرل! صاحب کو راستہ دکھا دینا۔۔۔ " وہ بنا کچھ اثر لئیے بچی کو اوپن " گاڑی میں بٹھا کر اس کے باپ کو نظر انداز لئیے وہاں سے جا چکی تھی۔

گولف کارٹ میں وہ بچی کو لیکر فرسٹ ایڈ سینٹر جا رہی تھی بچی نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑا ہوا تھا ایک نظر پیچھے مڑ کر حور نے دیکھا تو اس بچی کا باپ اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے وہی کھڑا نہیں گاڑی میں جاتا دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ بالکل سیاٹ تھا۔

تیس منٹ کا فاصلہ طے کر کے جب حور اور ایوا میڈیکل سینٹر پہنچے اس وقت تک وہ دونوں اچھی دوست بن چکیں تھیں گولف کارٹ سے اتر کر اینٹوں سے بنے فرش پر چلتے ہوئے اندر جاتے جاتے بھی وہ دونوں باتیں کر رہی تھیں۔

اندر نرس ایک زخمی لڑکے کی پٹی کر رہی تھی اس کے فارغ ہونے کے بعد حور ایوا کو اس کے سامنے لے آئی۔

اسے شہد کی مکھی نے کاٹا ہے۔۔۔ "حور نے نرس کو بتایا۔"

کدھر۔۔۔ "نرس نے سوال کیا۔"

ایوا! نرس کو چوٹ دکھاؤ۔۔ "حور نے پیار سے کہا مگر وہ اپنے بلاؤز " کاگلا سختی سے پکڑتی ہوئی انکار میں سر ہلا گئی۔

یہ شرمارہی ہے آپ مجھے اینٹی بائیوٹک مرہم دے دیں میں اسے " اندر لے جا کر لگا دیتی ہوں۔۔۔ "حور نے نرس سے مرہم لیا اور ایوا کو ساتھ لئیے ایک کیبن میں آگئی یہ ایک چھوٹا سا ٹریٹمنٹ روم تھا۔
حور نے ایوا کو بٹھا کر نرمی سے اس کے زخم پر مرہم لگایا۔۔
"کیا ابھی بھی درد ہو رہا ہے؟۔۔۔"

تھوڑا تھوڑا۔۔۔ "ایوا نے سر ہلاتے ہوئے دھیرے سے جواب دیا "

یہ کل تک ٹھیک ہو جائے گا تم گھر جا کر سونے سے پہلے ایک بار یہ " مرہم خود بھی لگالینا ٹھیک ہے؟۔۔۔ "حور نے اسے مرہم لگانے کا طریقہ بتا کر ٹیوب بند کر کے اس کے اسکرٹ کی جیب میں ڈال ہی

تھی کہ باہر سے تیز بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی جو اس کیمین کے باہر آکر رک گئی تھی۔

یہ ڈیڈی ہیں۔۔۔" ایوانے شرمندگی سے کہا۔

"وہ مجھ سے بہت ناراض ہونگے۔۔"

تمہارے ڈیڈی کو ہینڈل کرتی ہوں۔۔ یہ بتاؤ کوک پیوگی؟ "حور" نے نرمی سے پوچھا۔

یس پلیز!۔۔" ایوانے گردن ہلائی پھر رکی۔

آپ کو برا تو نہیں لگے گا اگر میں کوک ادھر اس روم میں ہی رک کر پی لوں؟ "اس کی بات سن کر حور مسکرائی کہ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ بچی اس وقت غصے میں بھرے اپنے باپ کا سامنا کرنے سے ڈر رہی تھی۔

تم یہاں جتنی دیر تک رکنا چاہو رک سکتی ہو لٹل گرل۔۔۔ "حور"
اس کے گال تھتھپا کر کین سے باہر نکل گئی۔
باہر نکل کر اس نے کین کا دروازہ بند کیا۔

وہ کدھر ہے؟۔۔۔ "وہ دراز قد شخص اس کے عین سامنے کھڑا"
سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا۔

آپ کی بچی ٹریٹمنٹ روم میں ہے۔ "وہ اسے جواب دے کر کونے"
میں رکھے فرج کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر کوک کا ایک کین
نکالا۔

میں نے اسے کہا تھا کہ میں اس کے لئے کوک لار ہی ہوں پلیز "
" راستے سے ہٹیں۔

کوک؟۔۔۔ "وہ پھٹ پڑا۔"

" وہ کوک پیئے گی؟ اس وقت؟۔۔۔ "

حور نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے کوک کا کین کھولا اور بنا ایک بھی لفظ کہے اس کی سائیڈ سے گزر کر اندر کین میں داخل ہو گئی جہاں ایوا کرسی پر بیٹھی دیواروں پر لگے فرسٹ ایڈ ٹریٹمنٹ کے پوسٹرز دیکھتی ہوئی اپنی ٹانگیں جھلا رہی تھی

حور نے اندر آ کر کوک کا کھلا کین اس کی طرف بڑھایا۔

تھینک یو.. "ایوانے اس کے ہاتھ سے کین تھاما۔"

وہ چھوٹے چھوٹے سپ لیتی ہوئی کوک پی رہی تھی جب اسے بغور دیکھتے ہوئے حور نے اپنے ذہن میں مچلتا ہوا سوال کیا۔

"ایوا! تمہاری مدر کدھر ہیں؟۔۔۔"

حور کی بات سن کر ایوانے اپنا سر نیچے جھکا لیا تھا۔

وہ مر گئیں ابھی کچھ مہینے پہلے۔۔۔ "وہ نہایت ہی مدھم بھرائے"

ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔

اوہ۔۔۔ "حور چپ سی ہو گئی۔"

میرے خیال سے میں تمہارے ڈیڈی کو تمہاری چوٹ کے بارے " میں بتا دیتی ہوں تاکہ اگر کوئی پر اہلم ہو تو وہ گھر میں لیڈی ڈاکٹر کا ل کر سکیں۔۔ کیا بتا دوں؟۔

حور کے پوچھنے پر ایوانے اثبات میں سر ہلا کر گویا اجازت دی تھی۔ اوکے تم آرام سے یہ کوک ختم کرو میں آتی ہوں۔۔ "وہ حور کا " ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے اٹھی اور کین سے باہر نکل کر دروازہ احتیاط سے بند کیا۔

رجسٹریشن ڈیسک کے پاس رکھے لیڈر کے صوفے پر ایوانا ڈیڈی بیٹھا ہوا تھا وہ اسے دیکھ کر اٹھنے لگا۔

سر آپ ابھی کچھ دیر بیٹھیں مجھے یہ انسٹینٹ ریکارڈ کرنا ہو گا اور " کچھ فارم بھر کر اس پر آپ کے سگنچر چاہیے ہونگے۔ وہ جانتی تھی کہ وہ غصیلا مرد اس کی بات سن کر تپ گیا ہو گا اسی لئے وہ اس پر

نظریں ڈالے بغیر ڈیسک کے پیچھے آئی کچھ اہم ایسیڈنٹ رپورٹ کے
پیپر ز دراز سے نکالے۔

بچی کا پورا نام؟۔۔۔ "اس نے سوال کیا۔"

"To hell with your bloody Forms

Miss

مجھے ابھی اور اسی وقت اپنی بیٹی کے بارے میں جانا ہے۔۔۔ "اس کی
آواز بہت بھاری غصے سے بھری ہوئی اور اونچی تھی وہ صوفے سے اٹھ
کر چلتا ہوا اس کے پاس ڈیسک کے نزدیک آکر اپنے دونوں ہاتھوں کی
ہتھیلیوں سے ڈیسک پر دباؤ ڈالتا کھڑا ہو گیا تھا۔

حور نے نظریں اٹھائیں اس کا چہرہ حور کے چہرے کے بہت نزدیک تھا
پہلی بار۔۔۔ حور نے اسے پارک میں موجود گیسٹ کی نظر سے ہٹ کر
دیکھا تھا۔۔۔

اس کی اسٹیل گرے آنکھوں میں مقناطیسی کشش تھی ناک تھوڑی اونچی تھی دہانہ چوڑا اور مضبوط سختی سے بھنچے ہوئے جبرے۔۔ گھنے ڈارک براؤن بال جن میں اکادکا گرے بال اسے اور بھی ڈیسنٹ اور وجیہ بنا رہے تھے وہ تیس یا بتیس سال کا ایک نہایت بھرپور پرکشش مرد تھا زندگی میں پہلی بار حور کو اپنے دل کی ایک بیٹ مس ہوتی سنائی دی تھی وہ ساحر تھا۔۔ اور حور کو اپنا آپ اس کے سحر میں جکڑتا ہوا سا محسوس ہوا تھا۔

مس! اگر میرا جائزہ مکمل ہو چکا ہو تو میری بیٹی کے بارے میں بتا " دیں۔۔۔" وہ انتہائی روڈ اور طنزیہ لہجے میں بولا تو حور نے خود کو ملامت کرتے ہوئے تیزی سے اپنی نظریں اس پر سے ہٹائیں۔

اس نے تھوک نگلتے ہوئے اپنی حواسوں پر قابو پایا اور مشین کی طرح فر فر بولنا شروع ہو گئی۔

آپ کی بیٹی کو شہد کی مکھی نے کاٹا ہے میں نے اس کے زخم پر اینٹی " "سپیٹک کریم لگا دی ہے وہ اندر آرام کر رہی ہے۔۔۔

حور کی بات سن کر اس مرد کے چہرے کا تناؤ کم ہوا تھا اس کی بیٹی خیریت سے تھی اس نے سکون کی ایک گہری سانس لی۔

" What the hell ..

اتنی سی بات پر اتنا بڑا ہنگامہ کھڑا کرنے کی کیا تک تھی؟ وہ مجھے بتا سکتی تھی بجائے یوں بھاگنے اور چھپ جانے کے۔۔۔۔" وجہ جاننے کے بعد اب اسے اور غصہ آنے لگا تھا۔

شہد کی مکھی اس کے بلاؤز کے اندر گھس گئی تھی اور اس نے اس " کے نازک حصے پر بانٹ کر کے زخم کر دیا۔۔۔" حور نے مناسب الفاظوں میں اسے پر اہلم بتائی جو بنا کسی بھی تاثر کے اسے اپنی اسٹیل گرے آنکھوں سے گھورے جا رہا تھا اس کے چہرے پر صاف لکھا تھا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

"آپ کی بیٹی اب بڑی ہو رہی ہے مسٹر۔۔۔"

دلاور۔۔۔ "اس نے اپنا نام بتایا۔"

مسٹر دلاور آپ کی بچی عمر کے اس حصے میں ہے جس میں جسمانی تبدیلیوں کی وجہ سے بچے بچیاں خود سے بھی جھکنے لگتے ہیں اسے درد تھا پردرد کی جگہ وہ آپ کو بتانے سے جھجک رہی تھی آپ کے سامنے وہ روتی تو آپ وجہ پوچھتے یہی سوچ کر اس نے بھاگ کر خود کو لیڈیز "واش روم میں بند کر لیا تھا۔"

واٹ ناسینس یہ کیا پاگل پن ہے وہ بیٹی ہے میری اسے مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ "اس کی بات سن کر حور کا دل کیا کہ اپنا ماتھا پیٹ لے۔"

آپ کے لئے یہ سب ناسینس یا پاگل پن ہو گا مگر ایوا اور ایوا کی عمر "کے بچے خاص کر بچیوں کے لئے باپ سے اپنے جسمانی پرابلمز ڈسکس "کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔"

مگر میں اس کا باپ ہوں۔۔۔" اسے حور کا یہ بچیوں اور ان کی " جسمانی پرابلمز کی بات سمجھ نہیں آئی تھی اس کا ماننا تھا کہ باپ کو سب پتا ہونا چاہیئے۔

مانا کہ آپ باپ ہیں! لیکن مسٹر دلاور میں جانتی ہوں آپ کے " لئے یہ باتیں سمجھنا مشکل ہیں مگر پلیز سمجھنے کی کوشش کریں ایوا بہت اپ سیٹ ہے آپ سے ڈری ہوئی ہے کہ آپ اس پر غصہ ہونگے۔۔۔" حور کی بات سن کر دلاور نے ایک گہرا سانس بھرا اور پلٹ کر واپس سامنہ رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

وہ اس وقت اضطرابی کیفیت میں جبرے سختی سے بھینچتے ہوئے اپنے تھوڑی پر انگلیاں مار رہا تھا۔۔۔

وہ ایک تجربہ کار جہاندیدہ مرد تھا اور ایسی صورت حال سے پہلی بار اس کا واسطہ پڑا تھا۔

اماں ٹھیک کہتی تھیں بیٹی کو پالنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔

کچھ لمحے بعد اس نے ڈیسک پر اس کی منتظر کھڑی حور کو دیکھا اب کے اس کی اسٹیل گرے آنکھوں میں نرمی اتری ہوئی تھی۔
آئی گیس میں بھی ایوا کی طرح کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کر گیا "
... "اس کی بات سن کر حور کے چہرے پر ایک پرفیشنل مسکراہٹ ابھری۔

" That's understandable Mr Dilawar

...

سنگل پیرنٹ ہونا آسان نہیں ہوتا میں نے ایوا سے اس کی مدر کے بارے میں پوچھا تھا اس نے بتایا کہ ابھی کچھ ماہ پہلے ہی آپ کی وائف کا انتقال ہوا ہے۔

وہ میری بیوی نہیں تھی۔۔۔ "اپنی بات کہہ کر اس نے حور کے " چہرے کا رنگ اڑتا دیکھا یعنی وہ غلط سمجھ رہی تھی اس لئے کہیں کوئی اس کی بیٹی کو ناجائز نہ سمجھے وہ وضاحت دینے لگا۔

جب ایوا پیدا ہوئی تب تک وہ میری بیوی تھی ایوا کی پیدائش کے " بعد ہماری ڈائیسورس ہو گئی تھی ایوا اپنی ماں امیلا کے ساتھ ہی رہتی تھی پھر ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں اس کا انتقال ہو گیا تو یوں کچھ ماہ پہلے ہی ایوا میرے پاس شفٹ ہوئی ہے۔۔۔ " اس کے سخت چہرے پر ایک فرسودہ سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

میں ابھی پیرنٹنگ کے بارے میں سیکھ رہا ہوں یہ سب میرے " لئیے نیا نیا ہے۔۔۔ "

سنگل پیرنٹ ہونا آسان نہیں ہوتا ابھی آپ اور آپ کی بیٹی کے " درمیان بہت فاصلے ہیں جنہیں آپ نے آگے بڑھ کر ختم کرنا ہوگا لڑکیوں کے اپنے ڈھیروں مسائل ہوتے ہیں آپ کے گھراگر کوئی آپ کی مدد یا سسٹر ہیں تو آپ ان کی مدد لیں اور پلیز ایک بات ضرور یاد رکھیں کہ اس دنیا میں اللہ کی سب سے نازک حساس لڑکیوں کو بنایا

ہے آپ اپنی بیٹی کو غصے سے نہیں پیار سے ڈیل کریں۔۔۔" وہ فارم
فل کرتی ہوئی اس سے باتیں کر رہی تھی

مسٹر دلاوریہ فارم۔۔۔" حور نے سراٹھایا تو خود پر گڑی اس کی "
نگاہیں دیکھ کر وہ پلکیں جھکا کر رہ گئی تھی وہ بڑی محویت سے اسے دیکھ
رہا تھا حور کے گال اس کی نگاہوں کی تپش سے سرخ ہونے لگے تھے

آپ کا پورا نام۔۔۔" اس نے بڑے پرو فیشنل انداز میں سوال کیا۔ "
دلاور۔۔۔ دلاور خان ڈی کے۔۔۔" اس کا نام لکھتے ہوئے حور کا ہاتھ "
فریز ہو گیا تھا۔

" DK .."

حور کے سرخ لب ہلے۔

وہ مسکراتا ہوا صوفے پر سے اٹھا اور چلتا ہوا ڈیسک کے آگے عین حور کے سامنے آ کر کھڑے ہو کر اس نے اپنی اسٹیل گرے آنکھیں حور کی سبز آنکھوں میں ڈالیں۔

یس مس احمد۔۔۔ "اس نے حور کے سینے پر لگی نیم ٹیگ پر سے اس کا نام پڑھا۔

میں اس جگہ کا مالک ہوں۔۔۔"

That's right ! I own this place"

آئی تھنک بنا کسی رپورٹ یا فارم وغیرہ کے میں اپنی بیٹی کو یہاں سے لے جاسکتا ہوں کیوں مس احمد؟۔۔۔" وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا تو حور نے اپنے ہاتھ میں پکڑی انسٹینٹ رپورٹ کو دیکھا اور پھر ان پیپرز کو ٹریش بن میں ڈال دیا۔

ویسے بھی سارے انسیدنٹ رپورٹس وغیرہ میرے ہی آفس بھیجے " جاتے ہیں اور چونکہ میں اس حادثے کی ساری وجوہات پہلے سے ہی جانتا ہوں تو یہ رپورٹ کی فار میلٹی ضروری نہیں اور ایک شہد کی مکھی پر ہم کوئی کیس بھی نہیں کر سکتے مگر آج سے پارک بند ہونے کے بعد آپ پھولوں اور جھاڑیوں پر اسپرے کروانے کے لئے کوئی کمپنی فوری ہائر کریں۔ " وہ اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پوری ڈسپنسری میں چلتا ہوا دیواروں پر لگے فرسٹ ایڈ پوسٹرز دیکھتا ہوا بات کر رہا تھا اور حور ساکت سی ڈیسک کے پیچھے کرسی پر بیٹھی ہوئی اسے سن رہی تھی اس کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس شخص کو وہ کیا جواب دے؟ وہ دلاور خان تھا ڈی کے۔۔ دنیا کے امیر ترین آدمیوں میں سے ایک جس کا بزنس دنیا بھر میں پھیلا ہوا تھا اس نے تو کیا اس بڑے سے ایمپوز منٹ پارک کے کسی بھی ملازم یا مینجمنٹ کے آدمی پہچانے کیس نے اسے آج تک نہیں دیکھا تھا تو وہ بھلا اسے

سکتی تھی؟ پر کیا وہ اس سے روڈ ہو گئی تھی؟ ہاں شاید۔۔۔ اس نے دل میں تسلیم کیا۔

اس نے جان کر اس سے اس کی بیٹی کے بارے میں انفارمیشن چھپائی تھی کہ وہ اس وقت پارک میں انتہائی روڈ اور ناقابل برداشت تھا اور پھر وہ اسے وہی چھوڑ کر ایو کو گاڑی میں لے کر ڈسپنسری آگئی تھی اسے جان کر سبق سکھانے کو کہ وہ پیدل چل کر اتنا لمبا راستہ طے کرے اور اس کے دماغ کو تھوڑی ہوا لگے پر اسے پتہ تھوڑی تھا کہ وہ اس کا باس ہے۔۔۔

افسوس خدایا کہیں یہ مجھے جاب سے فائر نہ کر دے۔۔۔ "سوچتے" سوچتے اسے نئی پریشانی لاحق ہوئی۔

یہ ایمیزون منٹ پارک ایک ہفتے میں ایک ملین ڈالر کماتا ہے اور اب مجھے لگتا ہے کہ یہاں کے ملازمین ایمر جنسی سچویشن کا کیسا خیال رکھتے ہیں ادھر پکنک منانے آئے گیسٹ کی کیسی دیکھ بھال کرتے ہیں اس سب

پر اب مجھے خود نگاہ کرنی ہوگی۔۔ کیوں مس احمد آپ کا کیا خیال ہے؟
۔۔۔ "اس کی آواز سن حور اپنی سوچوں سے نکلی۔۔

یس! آپ کو دیکھنا چاہئے۔۔ "وہ پہلی بار نرم دھیمی آواز میں بولی "
کہ اس سے پہلے تو پارک میں وہ اس سے سختی سے بات کر رہی تھی۔
وہ اسے گیسٹ کے ساتھ کیسے پیش آتے ہیں پر لیکچر دے رہا تھا اور حور
سر جھکائے بس اپنے فائر ہونے کا سننے کا ویٹ کر رہی تھی پر وہ بولتے
بولتے کین کی طرف بڑھا اور دروازہ کھولا۔

ایو! کیا تم ٹھیک ہو؟ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ڈریگن رائڈ پر "
"جانے کے لئے۔۔۔

دروازہ کھلا اور سر جھکائے ایو ابھر نکلی اسے دیکھ کر دلا اور خان کے
چہرے پر مسکراہٹ ابھری اس نے آگے بڑھ کر شہادت کی انگلی سے
ایو کا چہرہ اوپر کیا۔

ہیلو لٹل گرل! تم نے تو مجھے پریشان ہی کر دیا تھا اب کیسا فیل " "کر رہی ہو؟۔۔۔"

بس ڈیڈی! آئی ایم سوری ڈیڈی میں بہت ڈمب ہوں مجھے ایسا " "نہیں کرنا چاہئے تھا مگر وہ ادھر۔۔۔۔" وہ پشیمان تھی۔
اٹس اوکے۔۔ ایکسپلین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مس احمد " مجھے سب بتا چکی ہیں اب جلدی سے انہیں تھینکس بولو اور یہاں سے چلو۔۔۔" وہ اسے ہچکچاتا دیکھ کر بات ہی بدل گیا تھا۔
ایوانے سراٹھا کر اپنے ڈیڈی کو دیکھا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جو اس کی ٹانگوں تک آتی تھی شدت جذبات سے اپنے لمبے ڈیڈی کی ٹانگوں سے لپٹ کر ہگ کرے گی مگر اس نے ایسا نہیں کیا وہ چلتی ہوئی کرسی پر ساکت بیٹھی حور کے پاس آئی اور اس سے لپٹ گئی۔

تھینک یو! آپ بہت اچھی ہیں بہت زیادہ اچھی بالکل فیری کی " طرح اگر آپ آج میری ہیلپ کے لئے نہیں آتیں تو آئی ڈونٹ نو " میں کیا کرتی یو آر سپرب۔۔۔

تھینک یو ایوا۔۔ "حور نے اس کے سرخ گالوں پر پیار کیا۔" مجھے خوشی ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکی اب تمہیں درد تو نہیں " "ہو رہا؟۔۔۔

"نہیں اب پہلے سے بہت کم پین ہے۔۔۔" گڈ! مگر تمہیں رات کو مرہم ضرور لگانا ہے اور اگر صبح تک سو جن " کم نہ ہو تو اپنے ڈیڈی سے کہہ کر ڈاکٹر کو ضرور چیک کرانا۔۔۔ "حور نے اسے سمجھایا تو وہ زور زور سے سر ہلا گئی۔

مسٹر خان! آپ گھر جاتے ہوئے کسی فارمیسی سے ایوا کے لئے اچھا " سا انیلیلجیسک آئٹمنٹ ضرور لے لیجئے گا۔۔۔ "اس نے کھڑے ہوتے ہوئے ایوا کا ہاتھ چھوڑا۔

"گڈائیڈوائس مس احمد! کس برانڈ کا بہتر رہے گا؟۔۔۔"

حور نے ڈیسک پر پڑا پیپر اٹھا کر اس پر مرہم کا نام لکھ کر اس بدماغ باس کی طرف بڑھایا۔۔۔

وہ پرچہ پکڑنے کی بجائے اس کی کلائی کو ہی اپنی گرفت میں لے گیا تھا

"I will be in touch .."

دھیمی آواز میں اس نے آگے کی طرف جھک کر حور کے کانوں میں سرگوشی کی تھی وہ لرز کر رہ گئی تھی کانوں سے جیسے دھواں سانکلنے لگا تھا۔ اس کی سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ یہ لمحوں میں آخر ہوا کیا تھا۔۔۔

اپنے انگلیوں سے اس کی کلائی پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اس نے اچانک سے پیپر حور کے ہاتھ سے نکال کر اس نے اس کی کلائی آزاد کی۔۔۔

لیٹس گواپوا۔۔۔۔۔" وہ نارمل انداز میں اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر حور کو "

ساکت کھڑا چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔

وہ برف سی سرد پڑ چکی تھی۔۔۔

وہ اتنا بڑا بلند رکیسے کر سکتی تھی؟ مگر اس کا بھی کیا قصور تھا پہلی بار جب اسے نے مسٹر خان کو دیکھا تھا وہ اسے انتہائی چڑچڑا بد مزاج لگا تھا اسی لئے وہ اس کے ساتھ روڈ طریقے سے پیش آئی تھی اور اس کی پریشانی انزائی بڑھا کر اسے خوشی محسوس ہوئی تھی پر اب کیا وہ اس سے انتقام لے گا اور اسے اس جاب سے نکال دے گا؟۔۔۔

وہ پریشان تھی ڈیوٹی آورز ختم ہو رہے تھے وہ نرس کو بتا کر خود بھی باہر نکل آئی۔

اب وہ واک کرتی ہوئی واپس آفس جا رہی تھی جہاں سے اپنا پرس گھر کی چابی اٹھا کر اپنے فلیٹ جانا تھا۔

حور ایک محنتی لڑکی تھی جسے اپنا کام پوری دیانتداری اور ایمانداری سے کرنا پسند تھا اور یہ ایک بہترین تنخواہ اور مراعات والی جاب اسے بڑی محنت کے بعد ملی تھی جسے وہ کھونا نہیں چاہتی تھی مگر۔۔۔

کل شاید اسے جاب سے نکال دیا جائے گا کہ اس نے ایک گیسٹ کے ساتھ روڈ برتاؤ کیا اور وہ گیسٹ مسٹر دلاور خان ڈی کے۔۔ نکلا۔ وہ یہاں ایک سال سے جاب کر رہی تھی آج تک اس نے تو کیا کسی بھی ساتھ کام کرنے والے ور کرنے ڈی کے، کو نہیں دیکھا تھا وہ خود تو کبھی سامنے آیا ہی نہیں تھا اس کے مینجرز سیکریٹریز ہی سارا کام سنبھالتے تھے۔

ڈی کے۔ ایک بہت بڑا بزنس ایمپائر تھا جس میں اس ایمپوز منٹ پارک کے علاوہ پانی کے جہاز، بڑے بڑے مالز، کمپیوٹر فرمز اور نا جانے کیا کیا شامل تھا

■ □ ■ □ ■ □ ■ □

فائنلی رات نوبے کے قریب وہ اپنے گھر پہنچ چکی تھی اپنے سینڈلز دروازے کے پاس اتار کر کوٹ اتارتی ہوئی وہ ہال روم میں داخل ہوئی کرسی کی پشت پر کوٹ لٹکا کر اس نے کچن کا رخ کیا اور فرج کا دروازہ کھول کر کھڑی ہو گئی اسے بہت بھوک لگ رہی تھی اور آج کا

دن اتنا مصروف گزرا تھا کہ وہ گروسری کر ہی نہیں سکی تھی فرج میں
سوائے انڈوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا یعنی آج اسے آملیٹ پر ہی
گزارا کرنا تھا۔

وہ بے دلی سے دو انڈے نکال کر سنک کے پاس رکھنے کے بعد اپنے
بیڈ روم میں چلی آئی۔

تھوڑی دیر میں وہ یونیفارم بدل کر آرام لباس میں واش روم سے باہر
نکل چکی تھی۔

اب اس کا رخ کچن کی طرف تھا جب فلیٹ کا لینڈ لائن فون بجنے لگا۔
یہ فلیٹ بھی کمپنی کی طرف سے دیا گیا تھا جس میں رابطے کے لئے
فون بھی ساتھ شامل تھا۔

وہ فون کے پاس آکر رکی۔

یہ یقیناً مسٹر خان کے سیکریٹری کی کال ہوگی کہ کل سے کام پر مت آنا
۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ایک ڈر تھا۔

ہیلو۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔"
ہیلو حور۔۔۔"نور اس کی دو سال چھوٹی بہن کی چہکتی ہوئی آواز"
رسیور سے نکلی۔

نور تم۔۔۔"حور کے اعصاب نرم پڑے۔"
کیسی ہو بڑی سس؟۔۔۔"نور نے اس کی خیریت پوچھی۔"
میں ٹھیک۔۔۔۔"وہ بولنے لگی تھی کہ"
اچھا سنو۔۔۔"نور نے اس کی بات کاٹی۔"
مجھے کچھ پیسوں کی اشد ضرورت ہے نیکسٹ ویک مجھے ایک بہت "
پڑی پارٹی اسٹینڈ کرنی ہے اس کے لیے ایک اچھا سا قیمتی ڈریس چاہئے
۔۔۔"

نور۔۔۔ میں نے لاسٹ ویک ہی تو تمہیں خرچے کے پیسے بھیجے "
"تھے وہ کیا ہوئے۔۔۔"

حور! خدا کے لئے اپنے تین چار سو ڈالر کا احسان مجھ پر مت بتایا " کرو میں نے اپنی مائیکریشن نئے شہر میں کروالی ہے پیسے مودنگ میں " خرچ ہو گئے۔

"نیا شہر نیا کالج اور تم نے مجھ سے مشورہ تک نہیں کیا؟۔۔"

یو آر ناٹ مائی مدر! مجھے ڈریس چاہیے تم بس مجھے کل پرسوں تک "

ایک ہزار ڈالر بھجوادو۔۔۔۔۔" نور نے آف موڈ سے اپنی بات کہہ کر اس کی سنے بغیر فون رکھ دیا تھا۔

وہ جو یہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ شاید کل اس کے پاس یہ جاب نہ رہے اور گھر بھی خالی کرنا پڑے۔۔۔

نور نے ہمیشہ کی طرح اس کی کوئی بات نہیں سنی تھی۔

حور اور نور دونوں سگی بہنیں تھیں حور بڑی اور نور اس سے دو سال چھوٹی۔

دونوں بہنیں ہی بہت خوبصورت تھیں پر حور کو نور اپنے مقابلے میں زیادہ خوبصورت اور پرکشش لگتی تھی کچھ چھوٹی ہونے کی وجہ سے ان کے ممی پاپا بھی نور کے لاڈ زیادہ اٹھاتے تھے۔

حور بزنس مارکیٹنگ پڑھ رہی تھی جب ایک کارایکسیڈنٹ میں ممی پاپا بری طرح زخمی ہو کر اپاہج ہو گئے تھے ان دنوں گھر کو، نور کو، ممی پاپا سب کو اسے ہی سنبھالنا پڑا تھا ممی پاپا کی ساری سیونگ علاج معالجے میں ختم ہونے لگی تھیں زیور بننے کی نوبت آگئی تھی۔

حور کی پڑھائی چھوٹ گئی تھی اور نور اسے گھر میں دوائیوں کی سمیل بری لگنے لگی تھی اپاہج ماں باپ کے ساتھ اس سے بیٹھاتک نہیں جاتا تھا اسی لئے وہ سب چھوڑ چھاڑ کر ہاسٹل شفٹ ہو گئی تھی حور کے لئے ایک نیا خرچہ بڑھا کر۔

کچھ ماہ بعد ممی پاپا دونوں چل بسے تھے رشتے دار تو پہلے ہی دور ہو گئے تھے کہ دو جوان لڑکیوں کی ذمہ داری کوئی نہیں اٹھانا چاہتا۔

تب سے وہ کے ایف سی۔ میکڈونلڈ طرح طرح کی جاب کرتے کرتے پرائیوٹ گریجویٹیشن کر کے یہاں ایک اچھی جاب حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی تھی جسے کھونا وہ فورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ادا سے فون واپس کریڈل پر رکھ کر ڈنر کا ارادہ ترک کر کے بیڈ روم میں جانے لگی تھی کہ فون پھر بج اٹھا۔

ہیلو۔۔ "اس نے فون اٹھایا"

مس احمد۔۔۔ "یہ آواز وہ بھلا کیسے بھلا سکتی تھی۔"

یس مسٹر خان! ایوا ٹھیک ہے؟۔۔۔ "وہ چوکننا ہوئی۔"

میں کسی اور ریزن سے کال کر رہا ہوں۔۔۔ آئی ہو پ تم اس وقت "فری ہوگی؟۔۔۔" وہ آپ سے تم پر آگیا تھا۔

یہ اتنے بے رحم کیسے ہو سکتے ہیں کہ رات سونے کے وقت مجھے کال کر کے جاب سے فائر کریں کیا یہ صبح کا انتظار نہیں کر سکتے تھے؟۔۔۔ حور نے بیچارگی سے ریسور کو گھورا۔

مس احمد۔۔۔۔۔ آریو دیر۔۔۔۔۔؟۔۔۔ "اس کی خاموشی پر دلاور خان " نے اونچی آواز میں پوچھا۔
یس۔ یس مسٹر خان کہئے۔۔۔ "وہ فوری اپنی سوچوں سے باہر نکلی "

۔
کل دوپہر ایک بجے آپ مجھے آفس میں آکر ملیں۔۔۔ گڈنائٹ "۔۔۔ "وہ اس کا جواب سننے بغیر اپنی کہہ کر فون رکھ چکا تھا۔
حور نے زور سے رسیور کریڈل پر پٹھا اور اپنے کمرے میں آگئی۔
لائٹس آف کر کے اس نے نائٹ بلب آن کیا اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔

کیا وہ کل اسے جاب سے نکال دے گا؟
نور کو وہ ہزار ڈالر کہاں سے بھجوائے گی؟
کیا اب اسے زندہ رہنے کے لئے جب تک کوئی نئی نوکری نہیں ملتی
کوئی بینک لوٹنا ہوگا؟

وہ کروٹیں بدلتی ہوئی سونے کی کوششیں کر رہی تھی پردل اور دماغ
دونوں ہی دوسری نوکری ڈھونڈنے کی پریشانی پر لگے ہوئے تھی تنگ
آکر اس نے تکیہ سر کے نیچے سے نکال کر اپنے چہرے پر رکھا اور
زبردستی سونے کی کوششیں کرنے لگی۔

کہتے ہیں نیند تو سولی پر بھی آجاتی ہے وہ بھی سو ہی گئی تھی ہر ساری
رات اسے بے خوابی ستاتی رہی تھی وہ خود کو شہر کی سڑکوں پر جگہ جگہ
جاب ڈھونڈتے ہوئے دیکھتی رہی تھی تو کبھی اسے دلاور خان نظر آتا

You are fired ..."

جو بھی تھا یہ رات اس کی بدترین راتوں میں سے ایک تھی۔

صبح وہ بالکل بھی فریش نہیں تھی پر کام پر تو جانا تھا۔

موسم اچھا تھا پارک میں بہت رش تھا اس سارے کیسٹس انجوائے کر رہے تھے کوئی پرابلم یا حادثہ شکر ہے نہیں ہوا تھا۔
دن ابھی تک اچھا ہی گزر رہا تھا وہ دعا کر رہی تھی کہ وہ کھڑوس دلاور خان عرف "ڈے کے" اس کے ساتھ میٹنگ کینسل کر دے یا اسے کوئی ضروری کام آجائے اور وہ شہر سے ہی چلا جائے پر جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا ہونا ضروری تو نہیں ہوتا؟

دن کے بارہ بجے تک وہ انتظار کرتی رہی کہ شاید میٹنگ کینسل کر کے وہ واپس چلا جائے اس کے اتنے سارے بزنس تھے وہ یوں ادھر ایمپوزمنٹ پارک میں رک کر تو وقت برباد نہیں کر سکتا تھا۔
ساڑھے بارہ بجے اس نے اپنی ایک ساتھی کو آفس سنبھالنے کا کہہ کے اپنے گرین کمر کے یونیفارم پر اس نے کوٹ پہننا کہ وہ پروفیشنل لگنا چاہتی تھی اور ہمت کر کے دوسری منزل پر مسٹر ڈی کے، کے آفس کی طرف بڑھی۔

یہ وہ آفس تھا جس کی صفائی تو روز ہوتی تھی پر مسٹر ڈی کے نے کبھی ادھر قدم رنجہ نہیں فرمایا تھا۔

اوپر کی منزل کا سارا اسٹاف چوکس تھا مسٹر سینڈرز اس پارک کے جنرل مینجر بھی نک سک سے تیار اوپر موجود تھے۔

ہیلو نینسی۔۔۔ "اس نے اوپر آکر آفس سیکریٹری کو دوش کیا۔"

اتنا سناٹا کیوں ہے؟ سب بول کیوں نہیں رہے۔۔۔ "حور نے "حیرت سے پوچھا۔

آج سب سیریس ورک کر رہے ہیں کیونکہ۔۔۔ "نینسی آگے کو "جھکی۔

بڑا باس آیا ہوا ہے۔۔۔ "اس نے سرگوشی کی۔"

چار سال پہلے مسٹر ڈی کے نے یہ پارک خریدا تھا اور آج وہ پہلی بار "یہاں آئے ہیں اور۔۔۔ یار میں تو اسے بوڑھا آدمی سمجھتی تھی پر

He was absolutely Handsome and
Gorgeous

اوہ مائی گاڈ۔۔۔ وہ جب چلتا ہوا اندر آیا میں تو اسے دیکھ کر ہی فلیٹ
ہو گئی تھی۔۔۔ "نینسی نے ایک گہری سانس بھر کر آنکھیں بند
کر کے ڈی کے کا تصور کیا۔۔۔

نینسی۔۔۔۔ "حور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے جھنجھوڑا "۔

اوہ ہاں یاد آیا۔۔۔ باس نے کہا تھا جیسے ہی تم آؤ تمہیں اندر بھیج دوں "۔
تو تم تیار ہو؟۔۔۔ "نینسی نے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

باس! مس احمد از سیر۔۔۔ "اس نے انٹر کام اٹھا کر اندر اطلاع کی "۔

حور تم اندر جاسکتی ہو۔۔۔ "انٹر کام بند کر کے نینسی نے اسے اندر "۔
جانے کا اشارہ کیا۔

وہ اپنے تیزی سے دوڑتے ہوئے دل کو سنبھالتی ہوئی آفس کے
دروازے پر آئی

مس احمد کم ان سائیڈ۔۔۔ "وہ ابھی دروازے پر ہی تھی جب "

دلاور خان جو ایک بڑی شیشے کی بنی میز پر اپنا لیب ٹاپ کھولے
ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا اس نے بنا نظریں اٹھائے، بنا اس کی سمت
دیکھے اسے اندر آنے کا حکم دیا۔

انہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ میں ہوں؟ وہ سوچتی ہوئی خود کو مضبوط ظاہر
کرتی اندر داخل ہوئی۔

تمہارے پرفیوم سے میں تمہیں پہچان گیا تھا۔۔۔ "وہ اس کے "
چہرے کو دیکھتا ہوا اس کی سوچوں کو پڑھ رہا تھا۔

وہ اس کہ کب اتنا قریب آیا کہ اس کے پرفیوم کی مہک کو پہچان گیا؟
وہ سوچ میں پڑ گئی۔

اوہ۔۔۔ کل ڈسپنسری میں جب اس نے اس کی کلائی تھامی تھی
۔۔۔ حور کا چہرہ یاد کر کے سرخ پڑا۔

سٹ ڈاؤن۔۔ "دلاور نے سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا تو "
وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلتی اپنی کپکپاتی ہوئی ٹانگوں کو قابو میں کرتی
ہوئی سامنے رکھی لیڈر کی کرسیوں میں سے ایک کو منتخب کر کے بیٹھ
گئی۔

دلاور کے سیل فون پر کوئی کال آگئی تھی وہ بلا کے سر داور سخت لہجے
میں بات کرتا حور کو اور سہارا ہاتھ۔

دومنٹ بات کر کے اس نے اپنا فون بند کر کے میز پر رکھا۔
آپ کیسی ہیں مس احمد؟۔۔ "وہ کیا اسے کنفیوز کرنا چاہتا تھا بھلا "
کوئی نوکری سے نکالنے سے پہلے حال احوال پوچھتا ہے؟۔۔
مس احمد۔۔۔ "وہ کھنکھارا۔"

یس سر۔۔۔ مم میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں ایوا کیسی ہے اب اس کا " . زخم کیسا ہے؟۔۔۔ " وہ ہڑبڑائی
ویل!۔۔۔ " وہ مسکرایا۔ "

ایوا ٹھیک ہے اور جہاں تک زخم کی بات ہے تو کل ہی آپ نے اتنا " بڑا لیکچر دیا تھا اس لئے میں بس امید کر سکتا ہوں کہ ٹھیک ہی ہوگا
۔۔۔ "

شکر خدا کا! میں اس بچی کے لئے بہت پریشان تھی کئی بار سوچا بھی " کہ کال کر کے خیریت پوچھ لوں مگر میرے پاس اس کا نمبر نہیں تھا اور آپ کدھر ٹھہرے ہیں یہ بھی پتہ نہیں تھا ورنہ میں صبح کمپنی کا "ڈاکٹر بھیج دیتی۔۔۔"

میں ہمارے ہی ہوٹل میں ٹھہرا ہوں۔۔۔ " وہ رسان سے بولتا ہوا " کھڑا ہو گیا۔

"مس احمد۔۔۔۔۔"

میری کمپنی کا مین ہیڈ آفس شکاگو میں ہے میری اپنی رہائش بھی " ادھر ہی ہے ایو اکا دل بہلانے آب وہو کی تبدیلی کے لئے میں ادھر آیا تھا جب سے اس کی ماں کا انتقال ہوا ہے وہ میرے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو سکی ہے مجھے لگتا ہے وہ کمفرٹبل فیل نہیں کرتی۔۔ " وہ اسے یہ سب کیوں بتا رہا تھا؟ وہ اس کی بات سنتے سنتے الجھ پڑی۔

"... کیا ایو پہلے آپ کے ساتھ نہیں رہتی تھی؟ "

نہیں! وہ اپنی ماں کے ساتھ دوسری اسٹیٹ میں رہتی تھی میری " ذمہ داری صرف خرچہ بھیجنا تھا۔۔ " وہ صاف گوئی سے بولا۔

اوہ۔۔ کیا آپ نے اسے اسکول میں داخل کروایا؟ اسکول جانے " سے بچوں کے دوست بن جاتے ہیں اور۔۔۔۔ " وہ بات کر رہی تھی کہ ڈی کے اس کی بات کاٹ گیا۔

نہیں ابھی وہ دو ماہ پہلے ہی میرے پاس آئی ہے اسکول وہ نیکسٹ " ایئر جوائن کریگی میرے خیال سے اسکول جانے سے پہلے اس کی

امو شنل اسپہیلیٹی زیادہ اہم ہے۔۔۔" وہ یہ سب اسے کیوں بتا رہا تھا وہ پھر سے الجھ گئی۔

کیا تمہیں اپنی جاب پسند ہے حور؟۔۔۔" وہ اچانک سے بات کا رخ پلٹ گیا تھا اس نے اسے حور پکارا تھا۔

یس۔۔۔" حور سیدھی ہوئی یعنی اب بلی تھیلے سے باہر آنے والی تھی اب وہ اسے فائر کرنے والا تھا۔

میں نے تقریباً دو سال پہلے یہ جاب جوائن کی تھی میرا ریکارڈ بہت " اچھا رہا ہے میرے کام کو دیکھتے ہوئے ہی مسٹر سینڈرز نے دوبار میری تنخواہ میں اضافہ کیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ میرے کام سے مطمئن تھے۔۔۔" اس نے جنرل مینجر کا ذکر کیا۔

"کریکشن! تنخواہ میں اضافہ سینڈرز نے نہیں میں نے کیا تھا۔۔۔"

"اوہ! معذرت چاہتی ہوں مجھے لگا کہ۔۔۔۔"

تمہیں لگا ہو گا کہ شگا گو میں بیٹھا کمپنی کا مالک بھلا کہاں اپنے ایک " ایک امپلائے کو جانتا ہو گا؟ مگر ایسا نہیں ہے۔۔۔ حور میں تمہیں جانتا "ہوں اور تمہاری صلاحیتوں سے بھی بخوبی واقف ہوں۔۔۔" صلاحیتوں سے؟۔۔۔ "حور نے چونک کر اسے دیکھا کوئی کسی کو " نوکری سے نکالنے سے پہلے اس کی صلاحیتوں کا اعتراف کہاں کرتا ہے ---؟

مس حور احمد۔۔۔ عمر پچیس سال۔۔۔ تعلیم گریجویٹ۔۔۔ شناختی " کارڈ نمبر 555449-890-457

بس تمہاری فائل میں ایک چیز مسنگ تھی۔۔۔۔۔ "وہ اب اپنی اسٹیل گرے آنکھیں اس کی سبز آنکھوں میں گاڑ چکا تھا۔ فائل میں یہ نہیں بتایا گیا کہ تم۔۔۔۔۔ "اس نے گہری نظر سے اسے " سر سے پیر تک دیکھا۔

تم ایک انتہائی دلکش اور خوبصورت عورت ہو۔۔۔" اس کی بات " سن کر حور کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔۔۔ چہرے پر ناگواری چھا گئی تھی اور وہ اس سب سے بے نیاز اس کے چہرے پر نظریں گاڑے سکون سے کھڑا تھا۔

آخر وہ چاہتا کیا تھا؟ کیا وہ اسے ہر اس کر رہا تھا؟ یا بلیک میل۔۔۔؟
کیا وہ جاب کے بدلے اس کا جسمانی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا؟
اتنا مت سوچو۔۔۔۔۔" دلاور خان کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے " باہر نکلی اتنے میں وہ گھوم کر واپس اپنی ریوالونگ چئیر پر بیٹھ چکا تھا۔
"کیا تم نے کبھی یہ شہر چھوڑنے کے بارے میں سوچا ہے؟۔۔۔"
"نہیں۔۔۔ میں ادھر اپنی جاب سے مطمئن ہوں۔۔۔"
"اور اگر میں تمہیں دوسری جاب آفر کروں؟۔۔۔"
یعنی وہ اسے جاب سے نہیں نکال رہا تھا حور کو تھوڑا سکون ملا۔
کس قسم کی جاب؟۔۔۔" اس نے سنبھل کر پوچھا۔"

مجھے اپنے آفس کے لئے کسٹمر ریلیشن مین ٹین رکھنے کے لئے "

سیکریٹری کی ضرورت ہے میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ میرے

انڈر کام کرو اور میرے آفس کے دوسرے ورکرز کو بھی ٹرینڈ کرو

سر! مجھے سیکریٹری ورک کا کوئی ایکسپیرٹینس نہیں ہے۔۔۔" اس "

نے انکار کرنے کو تمہید باندھی۔

تجربہ کی ضرورت بھی نہیں ہے تمہیں پبلک ڈیکنگ آنی چاہیے اور "

اس میں تم بیسٹ ہو یہ میں دیکھ چکا ہوں اب اپنی پبلکنگ کرو تم

میرے ساتھ ہی چلو گی۔۔۔۔" وہ تو جیسے سب طے کئے بیٹھا تھا۔

سوری سر! میں یہاں بہت خوش ہوں آپ کسی اور کو ہائر کر لیں "

۔۔۔" وہ مناسب الفاظ میں صاف انکار کر گئی تھی

" Hmmm I see ..."

وہ اسے پر سوچ گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں کے
ارتکاز سے گھبرا کر حور نے پہلو بدلا۔

او کے پھر تم اپنی جاب کو ادھر ہی کنٹنیو کرو۔۔۔ ویسے بھی تم اگر "
"ادھر رہو گی تو میرے لئے اور بھی آسانی ہو جائیگی۔۔۔

کیسی آسانی مسٹر خان؟۔۔۔" حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "
تمہیں بہکانے میں، سیڈ یوز کرنے میں آسانی۔۔۔" وہ اس کے "
چہرے پر نظریں گاڑے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا۔
اس کی بات سن کر حور شاکڈ ہو گئی تھی چند لمحے کو تو وہ کچھ بول ہی
نہیں سکی تھی۔

کک کیا کہا آپ نے؟۔۔۔" کچھ دیر بعد وہ بمشکل بولی کہ دل میں "
ایک موہوم سی امید تھی کہ شاید اس نے غلط سنا ہو۔
"تم سن چکی ہو۔۔۔"

میں نے شاید ٹھیک سے نہیں سنا۔۔۔" وہ کنفیوز تھی۔ "

" I am going to seduce you ..."

وہ سکون سے بولا۔

" آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں نا۔۔۔؟ "

نہیں میں سیریس ہوں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

تم اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو؟ میرے خیال سے پکارا کیل اچھا لگے " گاہماری عمریں مناسب ہیں میں تم سے صرف دس سال بڑا ہوں اور تمہاری ہر خواہش ہر ضرورت کو افورڈ کر سکتا ہوں ہم دونوں پڑھے لکھے ہیں اور ذہین بھی میری نظر میں آج تک کوئی صنف مخالف اس طرح نہیں جچی ہے اور تم خوبصورت ہو یہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔۔۔

حور کا چہرہ اتنا گھٹیا پر پوزل سن کر سرخ پڑ گیا تھا وہ کرسی کھسکا کر کھڑی ہوئی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی آدمی بلکہ دنیا کا کوئی بھی

آدمی اس سے اتنی بے غیرتی سے بات کر سکتا تھا اس کی یوں بے عزتی کر سکتا تھا۔

امید کرتی ہوں کہ یہ آپ کا کوئی گھٹیا مذاق ہوگا۔۔۔ "وہ سرد" لہجے میں بولی۔

میں سیریس ہوں حور۔۔۔ بی مائی گرل فرینڈ۔۔۔ "وہ رکا"

"I intend to be your lover ..."

شٹ اپ۔۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔۔ "وہ پھٹ پڑی۔"

اس کی بات سن کر حور نے بڑی مشکل سے خود کو اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کرنے سے روکا تھا غصہ ضبط کرنے کی کوشش میں اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا

مسٹر خان۔۔۔۔"اس نے سر دلچے میں بات شروع کی۔"

نوں۔۔کال می "ڈی کے" بے بی۔۔۔وہ اسے ٹوک گیا۔"

آپ کیا چاہتے ہیں کیا نہیں اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں "

یہاں ایک ور کر ہوں اور کام سے متعلق بات کرنا اور سننا پسند کرتی ہوں۔ مجھے احساس ہے کہ کل میں نے آپ سے روڈ برتاؤ کیا تھا جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں مگر آئی تھنک اب جس طرح سے آپ مجھے سزا دینا چاہتے ہیں یہ انتہائی غیر مناسب طریقہ ہے آپ کی میں آتی ہے کسی بھی sexual harrassment یہ حرکت ور کنگ و ویمین کو اس کے کام پر تنگ کرنا اس سے تعلق بنانے کی باتیں کرنا اسے چھونا یہ سب ہر اسمنٹ ہی ہے اور آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ مجھے آپ سے افسیر چلانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر آپ میرا سادہ سا انکار ایکسیپٹ نہیں کرتے تو میری طرف سے یہ جاب اور آپ کی ساری جابز آفرز جائیں جہنم میں

--- "وہ ایک سانس میں بنار کے اسے ٹھیک ٹھاک سر دلہجے میں سنا
کر واپس جانے کے لئے پلٹی ابھی اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ
ہ پیچھے سے دلاور کی آواز ابھری۔ ک رکھا تھا

حور۔۔۔ "اس نے اتنے استحقاق سے اس کا نام لیا تھا کہ وہ ٹھٹک کر
رک گئی۔

میری طرف دیکھو۔۔۔۔ "بھاری آواز ابھری۔"
وہ اس کی بات سن کر ناچاہتے ہوئے بھی مڑی کہ وہ اسے جتنا ناچاہتی
تھی کہ وہ اس سے نہیں ڈرتی۔

" Sexual harrassment ?

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم میری بات کو اس انداز میں لوگی۔۔ چونکہ تم نے میری بات کو غلط طریقے سے سمجھا ہے تو میرا فرض ہے کہ میں تمہیں اپنی بات کا درست مطلب بتا دوں۔۔۔ تمہیں ہر اس نہیں کیا جائے گا بلکہ مجھ سے تعلق بنانے کے لئے قائل کیا جائے گا۔۔۔

اس کی بات سن کر حور کا خون مزید جل اٹھا تھا۔

ایک ہی بات ہے۔۔۔۔ "وہ صاف گوئی سے بولی۔"

نہیں ایک ہی بات ہر گز نہیں ہے۔۔۔ "وہ مسکرایا تو حور نے"

نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

جب میں تمہارے پاس آتا ہوں ایک ساتھ وقت گزارتے تو تم بھی

تڑپ کر میرے ساتھ وقت گزارنے کے لئے میری بانہوں میں

آنے کے لئے اتنا ہی بے چین ہوتیں جتنا میں ہوں اس وقت تمہیں
"پانے کے لئے۔۔"

آپ شدید ترین غلط فہمی۔۔ نہیں خوش فہمی کا شکار ہیں۔۔ " "
حور نے اسے گھورا۔

ہر گز نہیں تم خود میری طرف اٹریکٹ ہوئیں تھیں یا یوں کہہ لو " "
کہ رات بھر تم مجھے ہی سوچتی رہی ہو اسی لئے تو تمہاری آنکھیں بے
خوابی کی چغلی کھا رہی ہیں۔۔ " اس کی بات سن کر حور نے سختی سے
اپنے دانت بھینچے تھے۔

تم ایک لمحے کے لئے بھی یہ مت سوچنا کہ میں تمہیں ہر اس کر رہا " "
ہوں۔۔۔ سیکس ہر اسمنٹ وہ ہوتی ہے جس میں باس اپنی ایمپلائی کو

بلیک میل کرے اسے کہے کہ میرے ساتھ جسمانی تعلق بناؤ ورنہ تمہاری جاب چلی جائیگی۔ یہاں تمہاری جاب سیکیور ہے حور اور اگر تم میری امپلائئی نہ بھی ہوتیں اور ہم کہیں اور بھی ملے ہوتے تو بھی میں تمہیں حاصل کرنے کو اتنا ہی بے قرار ہوتا جتنا بھی ہوں۔۔۔"

وہ سکون سے اپنے دونوں بازوؤں کو سینے پر باندھے بات کر رہا تھا۔

تم ایک اچھی ایمپلائئی ہو ہارڈ ورکنگ ہو صرف اپنی تسکین کے لئے "

میں تمہیں ایز امپلائئی کھونا پسند نہیں کروں گا اگر میں ایسا آدمی ہوتا تو یوں آدھے گھنٹے سے تمہارے ساتھ مغز ماری نہیں کر رہا ہوتا دو منٹ میں تمہیں قابو کر کے اپنی پیاس بجھا سکتا تھا تم میرا کیا بگاڑ سکتی تھی؟

لیکن میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔۔۔" اس کی بات سن کر حور کے چہرے پر غصے کا گراف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

ایزڈار یکٹر آف گیسٹ ریلیشنز کل جس طرح تم نے مجھے ایک " پینک باپ کو ڈیل کیا پھر ایوایو ایک حساس مینٹل فیر سے گزر رہی ہے اسے تم باہر لائیں اور اس نے تمہارے ساتھ اتنا کمفرٹبل فیل کیا کہ وہ رات سکون سے سوئی، تم ایک بہترین ور کر ہو حور ایسی ور کر جو اپنا کام اچھے سے کرنا جانتی ہے۔۔ "اب کے ڈی کے نے اس کے کام کی تعریف کی۔

تھینک یو۔۔۔ "وہ سخت سپاٹ لہجے میں بولی۔"

مگر۔۔ "وہ کر سی کھسکا کر کھڑا ہوا اور حور کی طرف قدم بڑھائے ' اسے اپنی سمت آتا دیکھ کر حور کا اسٹریس لیول اور بھی بڑھ گیا تھا وہ قدم با قدم اٹھاتا ہوا اس سے چند انچ کے فاصلے پر آ کر رکا۔

تمہارے ایک قابل اچھی امیلائی ہونے کا میرے پر پوزل سے " کوئی لنک نہیں ہے۔۔ " وہ اس کے اس قدر نزدیک کھڑا تھا کہ اگر وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتی تو اس کا ماتھا ضرور اس کے سینے سے ٹکرا جاتا دروازے کے لاک پر حور کی گرفت سخت ہو گئی تھی اب اگر وہ کچھ کرتا یا اور نزدیک آتا تو وہ چیخ کر بھاگ جانے کا ذہن بنا چکی تھی چلا تو اسے ابھی بھی فوری جانا چاہیے تھا مگر وہ اس کی اسٹیل گرے آنکھوں سے جھلکتی پر اسراریت کو دیکھ کر رک گئی تھی اور اب اسے اپنے رکنے پر افسوس ہو رہا تھا۔

دلاور نے سامنے کھڑی حور کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اس کی گرین آنکھوں میں اپنی اسٹیل گرے آنکھیں ڈالیں۔۔

" I want you In my Life and"

اس نے رک کر دھواں دھواں ہوتے حور کے چہرے کو دیکھا اور پھر گھمبیر لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔

" I want you in my bed hoor"

حور نے اسے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا وہ شاک کی وجہ سے ساکت سی کھڑی تھی اس کی پچیس سال کی زندگی میں یہ پہلی بار تھا جب اسے اس کے فادر کے سوا کسی غیر مرد نے چھوا تھا۔

مرد بھی وہ جو اس سے دس سال بڑا تھا ایک نہایت کائیاں چالاک بزنس مین جو ناجانے کیوں پر اس کے پیچھے ہی پڑ گیا تھا شاید اسے ضد ہو گئی تھی کہ جس لڑکی نے اس کے ساتھ بد تمیزی کی اس کا غرور وہ پاش پاش کرنا چاہتا ہو؟۔ حور کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس زبان میں اسے سمجھائے کہ وہ یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی۔

مانا کہ وہ ایک اچھی مسلمان نہیں تھی پانچ وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتی تھی مگر اسے اپنی حدود و قیود پتہ تھیں دل میں اللہ کا خوف بھی تھا وہ کس طرح یہ سب۔۔

حور۔۔۔۔۔"دلا اور خان نے اس کے چہرے پر اپنی شہادت کی انگلی پھیری۔۔۔ تو وہ لرز کر ہوش میں آئی۔

ہاؤڈیو؟۔۔۔"اس نے ڈی کے کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے اسے پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کی۔

کیوں کیا ہوا؟۔۔۔۔۔"وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید اپنی طرف کھینچ گیا تھا۔

میں چاہتا ہوں تم مجھے اچھی طرح سے جان لو اور جب تم مجھے " جاننے لگوں گی تب میں۔۔۔۔ " اس نے ایک گہری اندر تک اتر جانے والی نظر حور کے سراپے پر ڈالی

تمہارے اس خوبصورت بدن کے سارے اسرار سارے بھید " جانوں گا، میں تمہیں فتح کرنا چاہتا ہوں حور۔۔ لیکن آئی پر اس تمہاری اجازت کے بنا کچھ نہیں کروں گا " اس کی گھٹیا بات سن کر حور نے ایک بار پھر پوری جان لگا کر اسے پیچھے دھکیلا۔ وہ ہنستا ہوا صرف ایک قدم پیچھے ہٹا۔

آپ میرے بارے میں جتنا جانتے ہیں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں " جان پائیں گے مسٹر خان۔۔۔۔ " وہ دھیمی آواز میں غرائی۔

آپ کی اس طرح کی گھٹیا حرکتیں آپ کے بیڈ میسنز مجھے خوف " زدہ نہیں کر سکتے میں یہاں ایک ور کر ہوں اپنا کام پوری ایمانداری سے کر رہی ہوں اس کے سوا اگر آپ نے مجھ سے کوئی ڈیمانڈ رکھی یا

آئندہ کبھی مجھے چھونے کی کوشش کی تو میں اس ملک کی سب سے بڑی عدالت میں آپ کے خلاف ہراسمنٹ کا کیس کروں گی مجھے وکٹم بننا پسند نہیں ہے اور آپ بھی اس خوش فہمی میں مت رہیے گا کہ آپ مجھے ہراس کر کے اپنے مقاصد حاصل کر سکیں گے۔۔۔" وہ اپنی بات ختم کر کے فوری کمرے سے نکل گئی تھی۔

. تیز قدموں سے چلتی ہوئی وہ نینسی کی ڈیسک کے پاس سے گزری "ہے حور! اتنی غصے میں کیوں ہو کیا باس نے کچھ کہا ہے؟؟"

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے بس میں ذرا جلدی میں ہوں۔۔۔" وہ "فضول کی آفس گوسپ کا حصہ نہیں بننا چاہتی تھی اس لیے نارمل انداز میں جواب دے کر بنار کے تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔

اپنے آفس تک پہنچتے پہنچتے اس کے پیر دکھنے لگے تھے کہ وہ ہر قدم زور سے فرش پر مارتی ہوئی آئی تھی جیسے اس بد تمیز انسان کو اپنے جوتے تلے رگڑ رہی ہو۔۔۔

وہ شاید اسے ایک اکیلی کمزور لڑکی سمجھ رہا تھا یقیناً اس نے اس کی
ایمپلائے فائل نکلوائی ہوگی جہاں سے اسے یہ ساری ڈیٹیلز ملی
ہوئیں۔

اپنے آفس پہنچ کر اس نے گہرے سانس لینے کی مشق کر کے خود کو
پر سکون کیا۔

حور کیا تم نے۔۔۔۔۔ "اس کی اسسٹنٹ شارلین آفس میں داخل
ہوئی اور اسف دیکھ کر چونک گئی۔

تم ٹھیک ہو؟ یہ تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔ "شارلین
نے پریشانی سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ بمشکل مسکرائی۔ "

تم بیٹھ جاؤ مجھے لگتا ہے تمہارا بلڈ پریشر ٹھیک نہیں ہے "

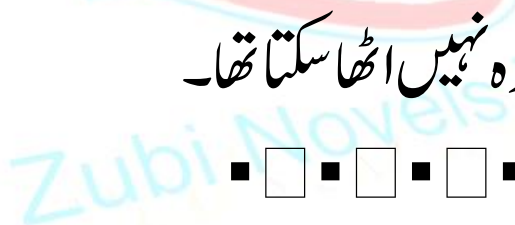
۔۔۔" شارلین نے اس کے لئے کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا۔

میں تمہارے لئے کینیٹین سے جو س لے کر آئی۔۔۔" شارلین "

اسے بٹھا کر باہر چلی گئی تو حور نے ایک گہرا سانس لیا۔

اس کی پوری زندگی سب نے اسے استعمال ہی کیا تھا پہلے اس کے والدین جو چاہتے تھے کہ وہ نور کے لئے ایک اچھی مثال ثابت ہو پھر نور اس کی چھوٹی بہن جو اپنی غلطیاں اس کے سر ڈال کر بری ذمہ ہو جاتی تھی اس کی دوستیں جو اس سے اپنے اسائنمنٹ بنواتی تھیں۔

وقت اور تجربہ اسے میچسور بنا چکا تھا بار بار لوگوں کو اپنا ایڈوانسٹیج دینے والی ان کے ہاتھوں بیوقوف بننے والی حور اب ایک مضبوط لڑکی بن چکی تھی جو کسی کو بھی اب اپنا فائدہ اٹھانے نہیں دیتی تھی چاہے وہ کوئی بھی ہو۔۔۔ دلاور خان عرف ڈی کے ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ اب کوئی اس کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔



حور۔۔۔۔۔"ایوا کی ہانپتی ہوئی آواز اسے بائیں جانب سے سنائی"
دی وہ رکی۔

سائیڈروڈپر لانگ اسکرٹ کے اوپر جا کر زپہنے بالوں کو دوپونیوں
میں جکڑے ایوا تیزی سے بھاگتی ہوئی اس کی پاس آرہی تھی۔
حور۔۔۔ "اس کے نزدیک آکر وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا "
جھک کر سانس لے کر خود کو نارمل کرنے لگی۔

تم ٹھیک ہو؟۔۔۔۔ "حور نے اپنے پرس سے پانی کی بوتل نکال کر "
اسے پکڑائی۔
ہمم۔۔۔ "ایوانے پانی کی بوتل منہ سے لگاتے ہوئے سر اثبات "
میں ہلایا۔

"Isn't it great Hoor ..."

ایوا کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔

کیا گریٹ ہے ایوا؟۔۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے پوچھا۔"

ڈیڈی نے بتایا ہے کہ آپ آج ہمارے ساتھ ڈنر پر چل رہی ہیں " ---"

واٹ۔۔۔ "حور کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔"
یس حور! ہم سب مل کر ساتھ ڈنر کریں گے۔۔۔ "ایوا کا معصوم چہرہ "
خوشی سے جگمگا رہا تھا سامنے ہی اپنا کوٹ انگلی سے پکڑ کر ایک کندھے
پر لٹکائے آستنیوں کو فولڈ کیے ماتھے پر ہلکے ہوا سے بکھرے بال وہ
چلا آ رہا تھا نزدیک آ کر اس نے اپنا بازو جھک کر ایوا کے گرد پھیلا کر
اسے اپنے حصار میں لیا۔

ہائے۔۔۔ "وہ نرمی سے بولا تھا۔"

حور چیخنا چاہتی تھی کہ ڈی کے! کے چہرے پر چھائی طنزیہ مسکراہٹ
اسے مزید پریشان کر رہی تھی وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس میں
انٹر سٹڈ نہیں ہے اور اگر وہ یوں اسے پریشان کرے گا تو وہ کل کی جگہ
آج ہی اس کے خلاف سیکس ہراسمنٹ کا کیس درج کروائے گی اس
سے پہلے کچھ سخت الفاظ اس کے لبوں سے نکلتے ایو اس کا ہاتھ پکڑ چکی
تھی۔

حور۔۔ آپ میرے ساتھ ڈنر کریں گی نا؟۔۔۔۔۔ "وہ آس بھری "
نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ایک بیٹی وہ بھی معصوم صرف گیارہ سال کی۔۔۔ اس کے آگے حور
اس کے باپ کا امیج خراب نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اس طرح سے اس
کے دل و دماغ پر منفی اثر پڑتا وہ گھٹنوں کے بل جھک کر ایو کے سامنے
بیٹھ گئی۔

تمہارا زخم اب کیسا ہے؟۔۔۔" اس نے دلاور خان کو انگور کرتے " ہوئے ایوا سے پوچھا۔

آپ نے جو دو بتائی تھی وہ ڈیڈی نے مجھے صبح ہی لا کر دے دی تھی " اب درد نہیں ہے حور آپ بہت اسمارٹ ہیں آپ کو سب پتہ ہے۔۔۔" وہ بچی اس کی تعریف کر رہی تھی۔

مجھے خوشی ہے کہ تم نے جلدی سے ٹھیک ہو کر اس اسٹنگ بی " (شہد کی مکھی) کو ہر ادا دیا۔۔۔۔" اس کی بات سن کر ایوا خوش ہو کر ہنس پڑی تھی۔

حور پھر آپ ریڈی ہیں ہم چلیں۔۔۔" ایوا نے سوال کیا تو حور نے " نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے دلاور کو دیکھا جو چیونچ کر تی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میں ضرور چلتی مگر یوں یونیفارم میں ڈنر پر جانا اچھا نہیں لگتا پھر کبھی " چلیں گے۔۔ " وہ نرمی سے ایوا سے بولی۔

یہ کوئی اتنا بڑا شیو نہیں ہے ہم پہلے آپ کو آپ کے گھر لے چلتے " ہیں آپ ڈریس بدل لیں ہم انتظار کر لینگے کیوں ایوا؟۔۔۔ " ڈی کے نے ایوا کو بڑی چالاکی سے آئیڈیا دیا۔

یس یس اور حور مجھے آپ کا گھر بھی دیکھنا ہے۔۔۔۔ " ایوانے " پر شوق انداز میں کہا تو سامنے کھڑے دلاور کو حور نے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھا .

وہ 'ڈی کے' تھا اسکے دماغ میں کس وقت کیا چل رہا ہوتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ دل کی نہیں دماغ کی سننے والوں میں سے تھا۔ وہ سب الگ تھا سب سے منفرد۔ ایک دنیا اسکے پیچھے پاگل تھی۔

وہ بہت چالاک تھا ایک نمبر کا کائیاں آدمی اس نے اس گیم میں ایوا کو شامل کر کے اسے پھنسا دیا تھا۔

ایوا میرا گھراؤ پر پہاڑی کی طرف بنی بلڈنگ میں ہے اور میں ادھر " اکیلی نہیں رہتی تو۔۔۔۔۔

تم اکیلی نہیں ہوں؟ ایسا ممکن نہیں کہ تم کسی کے ساتھ ہو۔۔۔۔۔ " دلاور خان نے فوری کہا۔

میں نے کبھی نہیں کہا کہ میں اکیلی رہتی ہوں آپ نے خود سے کیا " سوچا میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔ " وہ کسی بھی طرح اس سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔

ڈیڈی۔۔۔"ایوا کی آواز سن کر دونوں ہوش میں آئے۔"

"ڈیڈی کیا میں حور کے ساتھ ان کے گھر جاسکتی ہوں؟۔۔۔"

ایوا! یہ تو تمہیں حور سے پوچھنا چاہیے کہ وہ تمہیں اپنے گھر بلانا "

"چاہتی ہیں کہ نہیں۔۔۔"

حور۔۔۔ کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتی ہوں؟۔۔۔"ایوانے "

اتنی معصومیت سے پوچھا تھا کہ وہ انکار کر ہی نہیں سکی اور سر خود با

خود اثبات میں ہل گیا۔

"یا ہو لیٹس گو ڈیڈی۔۔۔"

وہ تینوں چلتے ہوئے پارکنگ لاٹ میں آئے باوردی ڈرائیور نے دلاور کو اتادیکھ کر گاڑی کے دروازے کھول دیئے تھے حورا یوا کے ساتھ پیچھے کی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

ڈرائیو کو اس نے اپنے فلیٹ کا پتہ بتا دیا تھا۔

اونچی نیچی سڑکوں سے گزرتی ہوئی گاڑی اوپر پہاڑ پر موجود اس کی بلڈنگ کے پاس آکر رک گئی تھی۔

حور خاموشی سے ایوا کا ہاتھ پکڑے گاڑی سے اتری اور بنا کچھ کہے اسے ساتھ لئیے بلڈنگ کے اندر داخل ہو گئی اس نے پیچھے مڑ کر یہ دیکھنے کہ زحمت بھی گورا نہیں کی تھی کہ دلاور خان ساتھ آ رہا تھا کہ نہیں۔ دوسری منزل پر پہنچ کر اس نے پرس میں سے چابی نکال کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

ایوا آپ ادھر بیٹھو میں بس ابھی ڈریس چینج کر کے آتی ہوں "۔۔۔" اس نے ٹی وی آن کر کے کارٹون نیٹ ورک لگا دیا تھا۔



ویری نانس۔۔۔ "حور نے اپنا کوٹ اتار کر ہینگر پر لٹکایا تو اس کا فکر " دیکھ کر بے ساختہ دلاور خان کے لبوں نے جنبش کی تھی وہ ایوا کو کارٹون میں مگن دیکھ کر سیدھا حور کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم مجھ پر غصہ تو بہت ہو گئی کیوں ہونا؟۔۔۔"

"تم ایک نہایت گھٹیا آدمی ہو۔۔۔"

کیوں؟۔۔۔۔ "اس نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔"

کیونکہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ تمہارے جیسا آدمی جو " پڑھا لکھا امیر جسے دنیا کی ہر نعمت حاصل ہے وہ یوں اس طرح اپنی بیٹی کو اپنے گھٹیا مقاصد پورے کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے

۔۔۔ "حور نے جان کر سخت الفاظ میں اس کی بے عزتی کی تھی اور اس کا نتیجہ اسے وہی ملا جو وہ چاہتی تھی دلاور خان کے چہرے پر

چھائے فاتحانہ تاثرات غائب ہو چکے تھے اب اس کے چہرے پر غصہ
تھا شدید غصہ جبرے سختی سے آپس میں بھینچے ہوئے تھے۔

تم۔۔۔ "اس نے خون آشام نگاہوں سے حور کو دیکھا۔"

ڈیڈی۔۔۔ "اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ٹی وہ بند کر کے ایوا ان دونوں
کے پاس آگئی تھی۔

"مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"

فرج میں کیک اور چاکلیٹ ملک ہے چلو پہلے تمہیں وہ کھلاتے ہیں
۔۔۔ "حور نے نرمی سے کہا۔

ہم ڈنر پر چل رہے ہیں اس لیے وقت برباد مت کریں اور آپ
ڈریس چینج کر کے آئیں۔۔۔" دلا اور کالہجہ سرد اور سخت تھا۔

حور کیا میں آپ کے ساتھ آپ کے روم میں آسکتی ہوں؟۔۔۔ " "
ایوانے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر دلا اور خان کو اگنور کرتی ہوئی ایوا
کو اپنے روم میں لے آئی۔

حور آپ میری طرح کا پنک ڈریس پہنے پلینز۔۔۔ "وہ الماری میں " سے کپڑے نکال رہی تھی جب ایوانے فرمائش کی۔
" ایوا میں۔۔۔ "

پتہ ہے میری ممی اور میں میچنگ ڈریس پہنتے تھے۔۔۔۔ "وہ اداسی " سے بولی تو بنا کچھ کہے حور نے الماری میں لٹکتا لائٹ پنک اور سفید کمینش کالانگ اسکرٹ اور شرٹ نکال لی تھی کہ وہ اس معصوم بچی جس کی ماں کو مرے بمشکل دو ماہ بھی نہیں ہوئے تھے اس کا دل توڑنا نہیں چاہتی تھی۔

ڈریس بدل کر اس نے اپنے گھسنے کندھوں سے تھوڑا نیچے آتے بالوں کو اونچی پونی میں جکڑا اور اسٹالر پہنا۔

یہ کیا ہے؟۔۔۔ "ایوانے اشتیاق سے اس کے اسٹالر کو دیکھا۔
یہ اسکارف کی طرح ہوتا ہے جو مسلم لڑکیاں باہر جاتے وقت پہنتی " ہیں۔۔۔

یہ آپ پر بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔ "ایوانے تعریف کی۔"

حور نے کوئی میک اپ نہیں کیا تھا یہاں تک کہ لپ گلوں کو بھی ہاتھ تک نہیں لگایا تھا نہ کوئی جیولری پہنی تھی کہ وہ مسٹر ڈی کے کو کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تیار ہو کر اس نے ایوانا کا ہاتھ پکڑا اور باہر ڈرائنگ روم میں آئی جہاں کھڑکی کھولے ڈی کے باہر گہرے ہوتے آسمان پر نہ جانے کیا تلاش کر رہا تھا ان دونوں کے قدموں کی آواز سن کر وہ پلٹا۔۔

میک اپ سے پاک صاف شفاف چیری، گلابی لباس۔۔ اس پر اچھی طرح سے لیا گیا اسٹالر۔۔ اس کی آنکھوں میں تراوٹ سی اتر آئی تھی۔

آئی تھنک ہم ریڈی ہیں چلنے کے لیئے۔۔ "اس کی نظروں کے"

ارتکاز پر وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔

تمہارا فلیٹ بہت خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا ہوا ہے گھر کی سی "

"فیلنگ دیتا ہے۔۔۔"

ڈیڈی آپ حور کا بیڈروم دیکھیں بہت پیارا ہے۔۔۔ "ایوا جوش"

سے بولی۔

ضرور! ان کو بیڈروم میں ضرور دیکھوں گا۔۔۔ "وہ معنی خیزی سے"

بولا وہ بات تو اپنی بیٹی سے کر رہا تھا لیکن دیکھ مسلسل حور کو رہا تھا۔

"ڈیڈی چلیں۔۔۔"

ایوا تم بتاؤں کدھر ڈنر پر جانا ہے؟.. "اس نے جھک کر ایوا سے"

پوچھا۔

ڈیڈی ہم ادھر سوئس ریسٹورانٹ چلیں ادھر پڑا بھی ہے لڑائی بھی "

اور بہت سارے گیمز بھی۔۔۔ "وہ پر جوش ہوئی۔

ایوا کی بات سن کر ڈی کے کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

میری بیٹی کمپیوٹر گیمز کی شوقین ہے۔۔۔ "اس نے حور کو مخاطب کیا۔"

آئی تھنک آج کے دور کے سارے بچے ہی گیمز کے شوقین ہیں "۔۔۔ "حور نے نرمی سے ایوا کی حمایت کی۔"

تمہیں برا تو نہیں لگے گا کہ میں تمہیں پہلی ہی ڈیٹ پر بچوں کے "ریسٹورنٹ لے جا رہا ہوں جہاں بچوں کے گیمز ہیں۔۔۔"

یہ ڈیٹ نہیں ہے۔ "حور نے دانت پیسے۔"

گریٹ لیٹس گو۔ "وہ اسے آگے چلنے کا اشارہ کر کے بولا۔" حور نے باہر نکل کر گھر لاک کیا۔

وہ تینوں چلتے ہوئے نیچے اتر رہے تھے۔

میں تمہارا یونیفارم بدلنے کا سوچ رہا ہوں تم پر پنک کمر بہت سوٹ " کرتا ہے حور۔ یولک گار جنسیس ٹونائٹ "اس کی بات سن کر حور کے

گال تپ گئے تھے۔ وہ دونوں کی ایوا کی وجہ سے مدھم آواز میں بات کر رہے تھے جو گاڑی کے اندر بیٹھ چکی تھی

تھینک یو۔۔ "اس نے سپاٹ لہجے میں ڈی کے کو جواب دیا۔"

"میں تمہیں اپنے پسند کے رنگوں سے سجادیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

آپ مجھ سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتے۔۔۔ "حور نے سختی سے اسے ٹوکا۔

میں کر سکتا ہوں بھول گئی کہ میں جلد تمہارا لور بنے والا ہوں اور "تم میری گرل فرینڈ۔۔۔" اس کی گھٹیا بات سن کر حور کا خون ابل گیا تھا۔

تم۔۔۔ "اس نے مٹھیاں بھینچی تو وہ اس کی بات کاٹ گیا "

آپ۔۔۔ اور اپنے یہ آرگیمینٹس سنبھال کر رکھو میں بعد میں ثابت "کردوں گا کہ یہ سب فضول و بیکار تھے ابھی اندر بیٹھو ایوا ہمارا ویٹ

کر رہی ہے۔۔۔" وہ بات مکمل کر کے اپنا بازو اس کے شانے پر رکھ چکا تھا۔

حور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بھی اس نے اپنا بازو اس کے شانوں پر سے نہیں ہٹایا تھا اور حور وہ جان لگا کر بھی اس کا خود پر سے ہولڈ ختم نہیں کر پائی تھی۔

جس ریسٹورنٹ کو ایوانے منتخب کیا تھا اس میں بہت رش اور شور تھا لوگ لائن میں کھڑے اندر ٹیبل خالی ہونے کا ویٹ کر رہے تھے۔ ڈی کے نے ہزار ڈالر والٹ سے نکال کر سامنے کھڑے ویٹر کی جیب میں رکھے ساتھ ہی اپنا کارڈ جس پر اس ویٹر کو ہارٹ اٹیک آتے آتے بچا اس نے فوری عزت سے ڈی کے کو راستہ دیا اور خان ہمیشہ سے

پرائیویسی کا خیال رکھنے والا بندہ تھا اس کا نام گونجتا تھا پریہ بلکلی اسے کوئی پہنچانتا نہیں تھا کہ وہ پبلک میں ایزڈی کے کبھی نہیں آتا تھا۔ وہ ان دونوں کو لیکر اندر چلا آیا اس کے لئے خاص ٹیبل فوری ارینج کی گئی تھی۔۔۔

لیڈیز آپ دونوں اپنا اپنا آرڈر لکھوادیں۔۔۔ "وہ خوشدلی سے بولا۔" سب سے پہلے ایوانے جلدی سے فرائز اسپیکھٹی اور برگر آرڈر کیا پھر بنار کے گیم زون کی طرف بھاگنا چاہا۔

نواپوا۔۔۔ ڈنر کر کے گیم کھیلنا۔۔۔ "ڈی کے نے اسے ٹوکا پھر حور کی طرف متوجہ ہوا۔

آپ کیا لینگیں حور؟۔۔۔ "حور کے خاموش رہنے پر ڈی کے نے " نرمی سے پوچھا۔

اور ٹینٹل چکن سیلڈ پلینز۔۔۔ "حور نے آرڈر دے کر مینیوبند " کر کے ویٹر کو پکڑا دیا تھا۔

ڈنر کے دوران ڈی کے کارویہ بہت جنٹلمین والا تھا جس طرح نرمی سے وہ ایوا کی پلیٹ میں رکھے برگر کو پیسز میں کاٹ کر اسے دے رہا تھا اس سب نے حور کے تنے ہوئے اعصاب تھوڑا نرم کیئے تھے۔ یہ اسٹیک ٹرائے کرو۔۔ تمہیں پسند آئیگی۔۔ "اس نے اپنا " آرڈر کیا ہوا اسٹیک کا ایک پیس کاٹ کر حور کی پلیٹ میں رکھا۔ حور کو اس کے میسرز اس کے ہائی کلاس انداز میں اس وقت کوئی فالٹ نظر نہیں آ رہا تھا انفیکٹ وہ خطرناک حد تک ہینڈ سم تھا ریسٹورانٹ میں موجود لڑکیاں اسے دیکھ کر لائن مارنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اس نے اپنا کوٹ اتار کر کرسی کی پشت پر رکھ دیا تھا شرٹ ڈھیلی ٹائی فولڈ کف لنکس ڈارک براؤن گھنے کہیں کہیں سے گرے کلر جھلکتے ہوئے بال وہ بہت ڈیشنگ تھا اور اپنی وجاہت اپنی مردانہ پرسیونلٹی کی کشش سے بخوبی واقف تھا۔

حور طائرانہ نظر سے ریسٹورنٹ کا جائزہ لے رہی تھی جب اسکی گھومتی ہوئی نگاہیں ڈی کے کی اسٹیل گرے آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں اس کا دل اتنی زور سے دھڑکا تھا کہ وہ خود بھی خوف زدہ سی ہو گئی تھی اس سے پہلے دل کا یوں دھڑ دھڑ دھڑ کنا نظروں کی تپش کو محسوس کرنا ان سب فیلنگز کا اس نے ناو لزمیں پڑھا تھا اور وہ ان سب کو خیالی تصورات مانتی تھی لیکن اب دلاور خان جیسے آدمی کا اس کی طرف متوجہ ہونا اسے اپنی پرسنیلٹی کے چارم میں گرفتار کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔

کوشش؟

وہ ساحر تھا۔۔۔ بہت ڈیشنگ اور۔۔۔

وہ اسے پسند کرنے لگی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ مر کر بھی یہ بات تسلیم نہیں کر سکتی تھی کہ دلاور خان عرف ڈی کے کی ڈیمانڈز قطعی غیر مناسب تھیں وہ کو چاہتا تھا وہ حور کے لئے ناممکنات میں سے تھا

ہاں اگر وہ سیدھا پرپوز کرتا شادی کی آفر کرتا تو اس سے زیادہ خوش قسمت لڑکی اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

آئی ویش کہ میں بھی آپ کے جتنی بیوٹی فل ہوتی حور۔۔۔۔۔ " "

لزانہ سے بھرے منہ کے ساتھ ایوا کی آواز نے اس کو نکایا۔

ڈیڈی حور بالکل باربی جیسی ہیں نا؟ بہت بہت بیوٹی فل۔۔۔۔۔ "ایوا "

نے اپنی معصومیت میں جس طرح ڈی کے کو اس کی طرف متوجہ کیا

تھا حور جو پانی ہی رہی تھی اسے پھندا سالگ گیا تھا اس نے میز پر پڑا

نیکین اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ کر کھانسی کو روکا پھر جب اس نے اپنی

پانیوں سے بھری آنکھیں اٹھائیں تو سیدھا ڈی کے کی نظروں سے اس

کی نظریں ٹکرائیں تھیں۔۔۔

یس۔۔۔ حور بہت بیوٹی فل ہیں۔۔۔۔۔ "وہ حور کی آنکھوں میں "

جھانکتا ہوا ایوا کو جواب دے رہا تھا۔

نہیں ایوا! میں خوبصورت نہیں ہوں تم میری سسٹر نور سے ملنا وہ " میری فیملی میں سب سے پریٹی لڑکی ہے۔۔۔ " حور نے نرمی سے کہا۔
نو حور! آپ بہت پریٹی ہیں میں کبھی بھی آپ جیسی پریٹی نہیں " ہو سکتی کیونکہ میرے ڈیڈی مجھے یہ ڈمب موٹے گلاسز پہناتے ہیں وہ کہتے ہیں میں ابھی کوئٹیکٹ لینز کے لئے بہت چھوٹی ہوں۔۔۔۔ " ایوا نے روٹھے روٹھے انداز میں ایک طرح سے اپنے ڈیڈی کی شکایت کی تھی کہ دو ماہ پہلے تک جب وہ اپنی ماں کے ساتھ تھی تو اس کی ماں اس کی لکس فیشن سب پر بہت دھیان دیتی تھی اور ڈی کے نے اسے بچوں کی طرح رکھا تھا وہ تھی بھی گیارہ سال کی بچی ہی۔

حور نے اپنے چہرے کے تاثرات سے ایسا ظاہر کیا جیسے اسے ایوا سے پوری ہمدردی ہے لیکن یہاں وہ جان گئی تھی کہ ڈی کے غلط نہیں تھا اتنی کم عمری میں کوئٹیکٹ لینز ٹھیک نہیں لیکن بچوں کے دل میں ماں

باپ کے خلاف سوچیں نہیں پروان چڑھنی چاہیے بہت سوچ کر اس نے ایوا کو مخاطب کیا۔

میں تمہیں بتاؤں ایوا کہ میرے مئی پاپا نے میرے ساتھ کیا کیا؟ "

۔۔۔" حور کی بات سن کر ایوا کی آنکھوں میں تجسس اتر آیا جو حور چاہتی تھی۔

انہوں نے مجھے کونٹیکٹ لینسز کی پر میشن اس وقت دی تھی جب "

میرے بریسیس فائنلی ختم ہو گئے تھے انہوں نے مجھے اچھی بچی کی طرح تین سال دانتوں میں بریس پہننے کے بعد کونٹیکٹ لینز کی

"پر میشن گفٹ کی تھی۔

حور کی بات سنتے ہوئے ایوا کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھیں اس کے معصوم سے چہرے پر حور کے لئے بے پناہ دکھ تھا۔

حور آپ۔ آپ نے بریس پہنے؟۔۔ "ایوا کا تو شک ہی ختم نہیں "

ہو رہا تھا

ہاں میرا پورا منہ تین سال تک اسٹیل کے تاروں میں جکڑا رہا تھا " ایسے ہی میں اسکول بھی جاتی تھی۔۔۔ "حور نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس پر آپ گلاسز بھی پہنتی تھی؟ بریس اور گلاسز ایک ساتھ؟ "۔۔ "ایوا کو اس سے پوری ہمدردی ہو رہی تھی اب اس کا خود کا گلاسز پہننے کا غم کہیں دور بھاگ گیا تھا۔

یس جب تک مجھے کونٹیکٹ لینز کی پر میشن نہیں ملی میں گلاسز پہنتی " تھی اور ابھی بھی جب میری آنکھیں تھک جاتی ہیں تو میں کبھی کبھار چشمہ پہن لیتی ہوں۔۔۔ "حور نے نارمل انداز میں جواب دیا۔

مگر حور آپ پھر بھی اتنی بونگی نہیں لگتی ہونگی جتنی میں لگتی ہوں " ان موٹے گلاسز میں۔۔۔۔۔ "ایو! اداس ہوئی کہ اس عمر میں بچے اپنی لکس کو لیکر حساس ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

تم بالکل بھی بونگی نہیں لگتی ایو!۔۔۔ "حور نے پیار سے اس کے بال سہلائے۔

مجھے تو تم پر یہ گلاسز بہت اچھے لگتے ہیں کیوٹ لگتی ہو تم اور تم نے " دیکھا نہیں اب کتنے سارے سیلیبیرٹیز بھی گلاسز پہننے لگے ہیں۔۔۔؟ " "Zubi Novels Zone

تاکہ وہ بھی کیوٹ لگیں میری طرح؟۔۔۔۔۔ "ایو! نے اشتیاق سے " پوچھا تو حور نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا دیا وہ دونوں آپس میں مگن ڈی کے کو تو بھول ہی گئی تھیں اور وہ ہاتھ میں کوک کاکین لئیے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بڑے آرام سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات نرم تھے۔

بات کرتے ہوئے غیر ارادی طور پر حور کی نظر ڈی کے پر پڑی تو وہ
آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سراہتا ہوا سر خم کر کے خاموش سا
شکر یہ ادا کر گیا تھا۔

میری پلیٹ فنش ہو گئی ہے ڈیڈی کیا اب میں کھینے چلی جاؤں؟ "
---" ایوا کی آواز پر ان دونوں کی نظروں کا ارتکاز ٹوٹا۔
حور نے تیزی سے اپنی نظریں جھکائی تھیں "ڈی کے" کی اسٹیل
گرے آنکھوں میں بلا کی کشش تھی جو مقابل کو ٹرانس میں لیکر اپنی
طرف کھینچ لیتی تھیں۔

" May I be Excused and May I go to
Play

میسرز کے ساتھ پریشن لو۔۔۔" ڈی کے نے ایوا کے الفاظ درست
کروائے پر اب بھی اس نے اپنی نظریں حور پر سے نہیں ہٹائیں تھیں
وہ دیکھ حور کو رہا تھا بات ایوا سے کر رہا تھا۔

"سوری ڈیڈی۔۔۔"

"May I be Excused and May I go to
Play ? Please ? ..."

ایوا کی درست اور تمیزدار دھیمے لہجے میں مانگی گئی پریشن پر وہ مسکرایا۔

یس۔۔۔۔" اس نے اپنا والٹ نکال کر بیس ڈالر کا نوٹ ایوا کی
طرف بڑھایا۔

یہ تمہارا بجٹ ہے اس میں ہی کھیلنا ہے بی کئیر فل تم یہ کیسے خرچ " "کرتی ہو اوکے۔۔۔

اوکے ڈیڈی تھینک یو ڈیڈی۔۔۔ "وہ بیس ڈالر میں بھی بہت " خوش تھی۔

وہ بلسنیں ایئر تھا مگر حور کو اسے اپنی بیٹی کو اسپوائزل نہ کرنا اسے زمین پر گراؤنڈ ڈر کھنا اچھا لگا تھا۔

افف میں کیوں اس سے متاثر ہو رہی ہوں؟۔۔۔ اس نے " جھر جھری لی۔

دلاور خان جیسے مرد سے متاثر ہونا پاگل پن کے سوا کچھ نہیں وہ صرف اپنی من مانی کرنے والا مرد تھا۔

حور جانتی تھی کہ سامنے بیٹھا ڈی کے نہایت ضدی گھمنڈی اور
مغرور ہے۔

اسے اس سے دور رہنا تھا یہ جاب اس کی مجبوری ضرور تھی نوکری
چھوڑتی تو گھر بھی چھوڑنا پڑتا کہ وہ کمپنی کا تھا اور کووڈ کے بعد جاب وہ
ابھی اچھی جاب کا ملنا ناممکن سا ہو گیا تھا۔ وہ جاب نہ چھوڑنے کا فیصلہ
کر چکی تھی کہ اسے ایک اطمینان ہو گیا تھا جو ڈی کے نے ہی اسے دلایا
تھا کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کریگا اور ظاہر ہے اس جیسا
بلین ایئر بزنس مین اپنا کام چھوڑ کر صرف ایک رات کے لئے اسے
حاصل کرنے کے لئے زیادہ وقت تو برباد نہیں کرے گا اسی لئے وہ
سکون میں تھی۔

اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ وہ ایک پولشڈ کائیاں چار منگ مرد تھا جس نے
دنیا دیکھ رکھی تھی اور اللہ جانے کتنی لڑکیوں سے اس کے تعلقات
رہے ہونگے جبھی تو اسے لڑکیوں کو اپنے چارم میں پھنسانا آتا تھا اور

حور وہ تو ان معاملات میں کوری تھی پر اسے اتنا پتہ تھا کہ وہ اگر کبھی بھی کوئی بھی تعلق بنائے گی تو وہ جائز ہو گا۔ حلال!! جائز۔۔۔ نکاح کے بعد۔۔۔

ایوا گیمز سیکشن کی طرف جا چکی تھی حور اپنی کرسی پر سیدھی چوکنا بیٹھی ڈی کے کو اگنور کیے باقی پورے ریسٹورنٹ کو یہاں تک کے اس کے در و دیوار کو دیکھنے میں خود کو مصروف ظاہر کر رہی تھی۔ کوئی؟۔۔۔ "ڈی کے نے پوچھا۔" یس پلیز۔۔۔ "وہ اپنے لہجے میں سختی سموئے ہوئے تھی کہ وہ " جانتی تھی اگر اس نے نرمی سے بات کی تو وہ اور پھیل جائے گا۔ دلاور نے ان دونوں کے لئے کوئی آرڈر کر دی تھی وہ کوئی کا انتظار کرتی ہوئی گیمز سیکشن کی طرف اپنی توجہ رکھے ہوئی تھی اس دوران ایک بار بھی ڈی کے نے اس سے بات کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی مگر وہ خود پر جمی اس کی نگاہوں سے بخوبی واقف تھی۔

کریم لوگی؟۔۔۔"ویٹر کے کوئی سرو کر کے جانے کے بعد ڈی کے " نے پوچھا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی مگر نظر نہیں ملائی۔
"یس پلینز۔۔۔"

میں ڈال رہا ہوں تم بتا دینا کتنے پر اسٹاپ کرنا ہے۔۔۔"اس نے " کوئی کے کپ میں کریم انڈیلنی شروع کی۔
بس۔۔ اتنا کافی ہے۔۔۔"حور نے ٹوکا تو اس نے کپ حور کی " طرف بڑھایا۔
"تھینک یو۔۔۔۔"

یو آر ویلکم۔۔۔"وہ نرم مگر طنزیہ انداز میں بولا۔
حور ابھی بھی بنا اسے دیکھے اسے مکمل اگنور کیئے کوئی گھونٹ گھونٹ کر کے پی رہی تھی اور وہ اپنے کپ میں چیچ ہلاتے ہوئے اسے پر سوچ گہری نظر سے دیکھ رہا تھا۔

تم بھی جانتی ہوں کہ تمہیں اس طرح کا برتاؤ کرنے کی ضرورت " نہیں ہے پھر ایسا کیوں کر رہی ہو؟۔۔ " وہ سنجیدگی سے بولا۔
کس طرح کا برتاؤ مسٹر خان؟ میں تو نارمل ہو۔۔۔ " وہ دفاعی انداز " اپنا گئی۔

یہ اتنا چوکنا ہو کر بیٹھنا جیسے ابھی بھاگ جاؤ گی کیا تمہیں لگتا ہے کہ " میں اتنا بے صبر اہوں کہ تم پر بنار د گرد دیکھے ٹوٹ پڑوں گا؟ تمہارے کپڑے پھاڑ کر تمہیں اس میز پر لٹا کر یہی شروع ہو جاؤں گا؟۔۔۔ " بات ہے آخر میں اس کے چہرے پر ایک شریر سی مسکراہٹ ابھری اس نے حور کو دیکھ کر آنکھ ماری۔۔۔
کم سے کم پہلی بار میں اس طرح سے تم پر نہیں ٹوٹنے والا خیال " رکھوں گا تم فکر مت کرو۔۔۔

مسٹر خان۔۔۔ " وہ اتنی گھٹیا بات سن کر بے تحاشا غصے میں آچکی " تھی اور اب کرسی سے کھڑی ہونے لگی تھی۔

اس کا ارادہ یہاں سے واپس جانے کا تھا یہ ایک جزیرے پر بنا چھوٹا سا
شہر تھا اس جزیرے کا مالک ہی ڈی کے تھا یہاں ٹیکسی سروس نہیں
تھیں بس بھی صرف مغرب تک چلتی تھیں وہ اس وقت خاصا پریشان
ہو چکی تھی کہ باہر اندھیرا پھیل چکا تھا

او کے او کے جسٹ چلڈ! آئی ایم سوری میں مذاق کر رہا تھا تمہاری "
"حس مزاح نہیں کیا؟ جو مذاق بھی نہیں سمجھ سکتیں؟۔۔۔"
مجھے اس ٹائپ کی باتیں مذاق میں بھی پسند نہیں ہیں مسٹر خان "
۔۔۔ میرے پاس حس مزاح بھی ہے اور عقل بھی آپ کو ایسے مذاق
کرنا پسند ہو گا مگر مجھے نہیں خاص کر جب آپ۔۔۔" وہ چپ ہو گئی۔

میں کیا؟۔۔۔" ڈی کے نے ابرو اچکا کر پوچھا۔ "

وہ جو آج دوپہر میں ہوا اور پھر آپ نے جو خراب باتیں کی شاید " آپ کے لئے یہ سب نارمل ہو گا لیکن مسٹر خان میرے لئے یہ سب صرف ہراسمنت ہے آپ مسلسل مجھے ہراساں کر رہے ہیں یہ جاب میری ضرورت ہے میں مجبور ہوں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ میری مجبوری کا فائدہ اٹھائیں۔۔۔" وہ بنا کے سب کچھ کہہ گئی تھی۔

وہ سکون سے گہری نظر سے اسے دیکھتا ہوا اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔

حور کی بات ختم ہونے کے چند لمحوں بعد اس نے ایک گہرا سانس بھرا

حور! مجھے تم چاہیے ہو اور تم میری اس خواہش سے بے خبر نہیں ہو۔۔۔ مگر مجھے لگتا ہے یورپ میں پیدا ہونے کے باوجود تمہارے اندر ابھی شرم و جھجک باقی ہے اسی لئے مجھے تمہارے ساتھ ان معاملات میں جلدی نہیں کرنی چاہئے آئی پر امس اب میں تمہیں وقت دوں گا، سانس لینے کا موقع دوں گا تاکہ تم سوچ سمجھ کر فیصلہ کر سکو۔۔۔" وہ جیسے اس پر احسان کر رہا تھا وقت دے دے۔

آپ۔۔۔۔"حور نے اسے دیکھا۔"

ہم کہو۔۔۔"وہ اس کی طرف متوجہ تھا۔"

یہ سب ممکن نہیں ہے مانا ان ممالک میں شادی نکاح یہ سب کوئی " اہمیت نہیں رکھتا ون نائٹ اسٹینڈ یا ڈٹنگ پر ہی گزارا کیا جاتا ہے لیکن مسٹر خان میرا مذہب مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا مانا کہ میں بہت اچھی مسلمان نہیں ہوں مگر زنا جیسا گناہ کبیرہ۔۔۔ یہ میں نہیں کر سکتی۔۔

نہ آج۔۔۔۔

نہ کل۔۔۔

نہ کبھی بھی۔۔۔"اس نے صاف بات کی تاکہ وہ اس کا پیچھا چھوڑ

دے۔

میرے خیال سے اتنے بڑے بڑے دعوے کرنا مناسب نہیں " "ہے خیر ٹاپک بدلتے ہیں تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔۔۔" وہ نرمی سے بولا۔

کیا بتاؤں؟ آپ میری فائل سے ساری ڈیٹیلز جان تو چکے ہیں۔۔۔" "وہ تلخ ہوئی۔

مجھ سے ملنے سے پہلے اس جاب سے پہلے تمہاری زندگی کیسی تھی " تم نے شاید ایوا سے اپنی سسٹر کا ذکر کیا تھا کیا وہ بھی یہی تمہارے "ساتھ رہتی ہے؟۔۔۔"

نہیں۔۔۔ وہ دوسرے شہر میں ہے ابھی اسٹوڈنٹ ہے اور ایک "ریکارڈنگ کمپنی میں پارٹ ٹائم جاب کرتی ہے۔۔۔"

"اور تمہارے والدین؟۔۔۔"

وہ اب نہیں رہے میری گریجویشن سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا " تھا۔۔۔ اس کے بعد سے ہی میں جاب کر کے اپنا اور اپنی بہن کا خرچہ اٹھا رہی ہوں کئی جابز کے بعد مجھے یہاں اس ایمیوزمنٹ پارک میں گیسٹ ریلیشنز آفیسر کی جاب ملی ہے جسے اب شاید آپ کی وجہ سے "مجھے چھوڑنا پڑے گا۔۔۔"

ویٹر۔۔۔۔۔ "ڈی کے نے اس کی بات سننے کے ساتھ ساتھ ویٹر " کو آواز لگائی۔

یہ ٹھنڈی ہو گئی ہے فریش کوئی سرو کرو۔۔۔ "اس کی ہدایت پر"
ویٹر کوئی کے برتن اٹھا کر لے گیا تھا۔

میں کوئی دل پھینک آدمی نہیں ہوں اور نہ ہی خوبصورت عورتوں "
کی مجھے کوئی کمی ہے مگر تم۔۔۔ "اس کی اسٹیل گرے آنکھوں میں
گہری سنجیدگی تھی۔

تم نے مجھے اپنی طرف اٹریکٹ کیا ہے اب یہ اٹریکشن وقتی ہے کہ "
لائف ٹائم یہ تو جب میں تمہیں برت لوں گا تمہارے ساتھ ٹائم اسپینڈ
کروں گا تب ہی پتا چلے گا لیکن جیسا تم سوچ رہی ہوں میں ویسا ولن
"ٹائپ نہیں ہوں۔۔۔۔

وہ رکاکہ ویٹر فریش کوئی لے آیا تھا ٹرے کو دلا اور کے اشارے پر اس
نے حور کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔

حور نے ٹرے کھسکا کر پہلے ڈی کے لئے کوئی بنا کر اس کے سامنے رکھی۔

اس نے ڈی کے سے شوگر اور کریم کا نہیں پوچھا تھا بس دو چمچ کریم ایک چمچ شوگر ملا کر کپ اس کی طرف بڑھا دیا تھا۔۔۔

تم میرا ٹیسٹ جانتی ہوں دیٹس گریٹ۔۔۔" اس نے کوئی کاسپ " لیکر تعریف کی جس پر حور نے خود کو کو سا کیونکہ وہ جب پہلے کوئی بنا رہا تھا تو وہ غیر ارادی طور پر نوٹ کر چکی تھی کہ اس نے کتنی کریم اور شوگر ڈالی تھی۔

اب یہ خواہ مخواہ اور پھیلیں گئے۔۔ اس نے تپ کر سوچا۔

میں نے ایک بہترین زندگی گزاری ہے یوں کہہ لو کہ میں پیدا ہی "

سونے کا نوالہ منہ میں لے کر ہوا تھا بہترین اسکول پھر ہارورڈ سے

آگے کی تعلیم بس میں اپنے فادر کی طرح سیاست میں نہیں گیا اس کی

جگہ میں نے خاندانی بزنس ایمپائر کو سنبھالنا زیادہ بہتر سمجھا تھا۔۔ پھر

مجھ سے سب کو یہ امید تھی کہ میں ایک بہترین لڑکی سے اونچے

خاندان کی لڑکی سے شادی کروں گا اور میں نے کی، میری ایکس

وائف مونیکا پرائم منسٹر کی بیٹی تھی۔

یہ طے کرنا کہ اس شادی میں کس فریق نے دوسرے کو زیادہ تکلیف

دی بہت مشکل ہے یہ شادی ایک بزنس تھی ہم دونوں ہی نے اسے

نبھانے کی کوشش نہیں کی اور بمشکل ایک سال بعد ہماری ڈائیسورس

ہو گئی۔۔۔" وہ رکا۔

ایوا۔۔۔ اس شادی سے اگر کوئی اچھا آؤٹ کم آیا ہے تو وہ ایوا ہے " ان دنوں ہم نے اس بات پر بھی کبھی بحث نہیں کہ یہ بمشکل چند ماہ کی بچی کس کے ساتھ رہے گی۔۔۔ مونیکا نے ہی ہماری بیٹی کی پرورش کی اور میں بزنس میں ڈوب کر رہ گیا ہاں ہر ماہ چائلڈ ایکسپنز کے نام پر میں اسے ایک ملین ڈالر دینا کا پابند تھا اور شاید اسی پیسے کے لئے تو اس نے مجھ سے شادی کی تھی اب وہ سکون سے میرے پیسوں پر عیش کر رہی تھی پھر ابھی دو ماہ پہلے ایک ویک اینڈ پر وہ ایوا کو میرے پاس چھوڑ کر اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ ٹرپ پر گئی تھی وہاں ایک حادثے میں وہ ماری گئی۔۔۔ بس یہی میری کہانی ہے۔۔۔۔ " اس نے حور کو دیکھا جو اس کی باتیں دھیان سے سن رہی تھی۔

حور نے تاسف سے اسے دیکھا جو کف فولڈ کئے سکون سے کوئی پی رہا تھا ایسا شخص جو دنیا کی ہر چیز خریدنے کی طاقت رکھتا ہو مگر پھر بھی خوش نہ ہو ایسے شخص سے وہ ہمدردی کرے یا اگنور؟۔۔

مونیکا کیسی تھیں؟۔۔۔ "اس نے اپنے ذہن میں مچلتا ہوا سوال کیا "فریگی بہت زبردست فکر بلونڈ بال نیلی آنکھیں بہت خوبصورت "تھی وہ۔۔۔

کیا وہ۔۔۔۔ "حور جھجکی "

"کیا وہ مسلمان تھیں؟۔۔۔"

نہیں۔۔۔ "ڈی کے نے اطمینان سے جواب دیا۔"

"آپ مسلمان ہیں؟۔۔۔"

یس میں ہوں مگر صرف نام کا ویسے بھی مسلم مردوں کو اہل کتاب "عورتوں سے شادی کی اجازت ہے۔۔۔" وہ لا پرواہی سے بولا۔

کیا وہ ایک اچھی ماں تھی؟۔۔۔" حور نے سوچ سمجھ کر سوال کیا۔ "

"I can't critized her ...

میں نے ایوا کی پرورش میں سوائے پیسے دینے کے اور کچھ نہیں کیا ہاں مگر اتنا میں گارنٹی سے کہہ سکتا ہوں کہ ایوا کے اندر جو شائے نیس اور احساس کمتری ڈر اور خوف ہے وہ مونیکا نے کبھی بھی نوٹس نہیں کیا ہوگا۔

جسے تم نے ناصرف نوٹس کیا بلکہ اسے ڈیل بھی کیا اس کے لئے میں "تمہارا شکر گزار ہوں۔۔۔"

میں جانتی ہوں اگر آپ خوبصورت یا اٹریکٹیو نہ ہو تو یہ سب آپ کو "اندر سے کتنا ہرٹ کرتا ہے۔۔۔" وہ جواب بولی۔

کیا یہ تم اپنا تجربہ بیان کر رہی ہو؟۔۔۔" اس نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔

یس۔۔۔ ایو اتو بہت پیاری بچی ہے میں تو کافی عرصے تک عینک اور بریس پہنتی رہی ہوں اوپر سے میرا مباد آ اور انتہائی کم وزن سب تیلی دیا سلائی کہہ کر چھیڑتے تھے۔۔۔۔" حور نے سنجیدگی سے پرانے دن یاد کئے۔

مس حور۔۔۔" وہ کمنیوں کے بل میز پر آگے کو ہوا۔

کیا تم نے آئینہ دیکھا ہے؟ اگر نہیں تو میری آنکھوں میں جھانک کر خود کو دیکھو۔۔۔" وہ اس کی سرگوشیاں انداز میں کہی بات پر پزل سی ہو گئی۔

حور۔۔ میں نے پیک مین، اسپیس انویڈر اور پو کی مان کھیل لیا ہے "
 ابھی اور بھی بہت سے گیم ہیں کیا آپ میرے ساتھ کھیلیں گئی؟ پلیز
 ----"

ضرور ایوا۔۔۔۔ "اسے تو اٹھنے کا بہانہ چاہیے تھا وہ ایوا کا ہاتھ پکڑ کر "
 کھڑی ہو گئی۔

تم دونوں چلو میں بھی جوائن کرتا ہوں۔۔۔ "کچھ سوچ کر ڈی کے "
 بھی کھڑا ہو گیا۔

آدھے گھنٹے کے اندر اندر سارے گیمز ڈی کے سب بچوں کے لئے
فری کروا چکا تھا جس پر خوب شور مچا تھا اور ایوا کی واہ واہ ہوئی تھی اور یہ
سب دیکھ کر ایوا کے معصوم چہرے پر بے پناہ خوشی امنڈ آئی تھی۔

حور نے نوٹ کیا تھا کہ وہ ایک اور پروٹیکٹڈ باپ تھا اس نے ایک
بھی بچے کو ایوا کے نزدیک آنے نہیں دیا تھا صرف بچیاں الاؤ کی تھیں

کچھ دیر بعد وہ ایوا اور حور کو ساتھ لئے ریسٹورنٹ سے باہر نکل آیا اب
وہ تینوں واک کر رہے تھے یہ ایک بہت خوبصورت جزیرہ تھا سائیڈ پر
کینڈیز، آئس کریم اور رنگ برنگے غباروں کی بہت سی دکانیں موجود
تھیں۔

سیزن کی وجہ سے بہت سے ٹورسٹ موجود تھے خاصا رش تھا ڈی کے نے ایک ہاتھ سے ایوا کا چھوٹا سا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور اپنا دوسرا ہاتھ حور کے گرد پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لے کر وہ اطمینان سے واک کر رہا تھا۔

حور نے آہستگی سے اس کا بازو اپنے شانوں پر سے ہٹانا چاہا پر وہ الٹا گرفت مضبوط کر گیا تھا اور وہ پبلک میں تماشا بنے یہ سوچ کر خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی تھی۔

جو بھی تھا وہ جس طرح اسے اور ایوا کو لوگوں کی بھیڑ سے بچا رہا تھا اس سے وہ خاصا پوز سسٹم ثابت ہو رہا تھا حور نے چلتے چلتے اس پر نظر ڈالی گھنے شارٹ بال گھنی بھنویں جو کسی بھی مخالف جنس کو قریب آتے دیکھ کر تن جاتی تھیں اس کی لمبی انگلیاں نرمی سے حور کے شانوں پر گرفت لئیے ہوئیں تھیں۔۔۔ پتلی ناک اور مضبوط جبرے ہلکا ہلکا گھنا

شیو چوڑی پیشانی۔۔۔ عنابی لب وہ کسی یونانی دیوتا کے مجسمے جیسا تھا
اس کے ساتھ اس کے حصار میں چلتے ہوئے اسے اپنی نسوانیت کا
بھرپور احساس ہوا تھا ورنہ وہ تو بس مردوں کی طرح کام کرنے کی
عادی تھی۔

ایسے تو کسی نے بھی اس کی اس طرح کبیر نہیں کی تھی؟۔۔

گر لڑ آپ لوگ آئیں کریم کھائیں گئیں؟۔۔۔ "ایک شاپ کے "
آگے رکتے ہوئے اس نے آفر کی۔

بس ڈیڈی مجھے ونیلا فلیور چاہئے۔۔۔ "ایو اپر جوش ہوئی۔"

اور تم؟۔۔۔ "اس نے حور سے پوچھا۔"

چاکلیٹ کرینچ۔۔ "وہ بنا بحث کئیے بول گئی۔"

دلاور نے آئس کریم آرڈر کی اور دو کون ہاتھ میں لئیے ان دونوں کے پاس آیا۔

آپ نے نہیں لی؟۔۔ "حور نے کون تھامتے ہوئے سوال کیا۔"

نہیں تم ہوں نا تمہیں ٹیسٹ کروں گا اور کسی فلیور کی مجھے خواہش " نہیں ہے۔۔ "اس نے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے حور کے ہوا سے اڑتے بالوں کو اس کے کانوں کے پیچھے کیا جس پر وہ تیزی سے پیچھے ہوئی تھی۔

آئس کریم کے بعد وہ اپنے ڈرائیور سے گاڑی منگوا چکا تھا۔۔۔ ڈرائیور سے چابی تھام کر اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر اسے تھمایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ایوا جمپ لگا کر بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ ڈی کے نے فرنٹ ڈور حور کے لئے کھول دیا تھا وہ ہچکچاتے ہوئے آگے کی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ڈیڈی۔۔۔ اب ہم حور کے گھر جائیں گے؟۔۔۔ "ایوانے سوال کیا۔

نہیں! تمہارا بیڈ ٹائم پہلے ہی بہت لیٹ ہو گیا ہے یہاں سے ہوٹل بہت قریب ہے پہلے تمہیں ہوٹل میں تمہاری نینی کے پاس چھوڑ دوں گا پھر حور کو اس کے گھر ڈراپ کروں گا۔۔۔ "اس نے نفی کی۔

ڈیڈی میں بھی چلوں؟۔۔۔ "ایوانے ریکوئسٹ کی۔

نواپوا! تم اگر ابھی اچھے بچوں کی طرح سو گئیں تو پراس صبح تمہیں " "حور سے ضرور ملوانے لے کر چلوں گا۔۔۔"

اوکے ڈیڈی۔۔۔" ایوانے سر ہلایا ویسے بھی اس کی آنکھوں میں " "نیند بھری ہوئی تھی۔

ایواسو گئی ہے آپ اسے لے کر جائیں میں ہوٹل اسٹاف سے کہہ کر " "رائیڈار تیج کر لوں گئی۔۔۔" ہوٹل کے نزدیک پہنچ کر حور نے سنجیدگی سے کہا۔

حور کی بات کا جواب دیئے بغیر ڈی کے نے اپنا فون نکال کر کسی کو میسج کیا کچھ ہی دیر میں ایک سیاہ فام دراز قد معمر عمر کی ہٹی کٹی عورت نیچے آئی اور ایوا کو گود میں اٹھا کر لے گئی۔

کیا تم بچوں کے بارے میں ان کی سائیکسی کے بارے میں جانتی ہو؟ " --- "گاڑی کو واپس روڈ پر لانے کے بعد اس نے شیشے سے باہر دیکھتی حور کو مخاطب کیا۔

" نہیں مجھے بس میرے بچپن کی یادیں اور تھیو ریز یاد ہیں۔۔۔ " میں ایڈمٹ کرتا ہوں کہ ہر لحاظ سے اس دنیا میں سب سے مشکل " کام بچوں کی خاص کر لڑکیوں کی اچھی پرورش کرنا ہے۔۔۔ " کس لحاظ سے؟۔۔۔ " حور نے سنجیدگی سے پوچھا وہ چاہ کر بھی اسے " یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ اس کی اپنی بیٹی اس ڈرتی ہے اسے یقین نہیں کہ اس کا باپ اس سے پیار کرتا ہے اور جس قسم کا وہ آدمی تھا وہ یقیناً یہ تلخ حقیقت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ہر لحاظ سے مطلب ہر لحاظ سے؟۔۔۔ " وہ ہنسا۔ "

مجھے آج تک تم لڑکیوں کی ذہنی پیچیدگیوں کی سمجھ نہیں آئی تھی " مگر اب جب میں خود ایک گیارہ سال کی بیٹی کو ڈیل کر رہا ہوں تو " اندازہ ہو رہا ہے کہ تم لوگ کتنی پیچیدہ ہوتی ہو۔

ایوا اب بڑی ہو رہی ہے اس لئے وہ آپ سے جھجھکتی ہے وہ بہت " جلد ایک ٹین ایجر لڑکی ہو گی اور یہ تبدیلیاں کسی بھی بچے کے لئے آسان نہیں ہوتیں خاص کر ایوا جیسی حساس بچی کے لئے۔ " حور نے ڈھکے چھپے الفاظوں میں اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

جیسے شہد کی مکھی نے اس کے سینے پر کاٹ لیا اور اس پر وہ اتنا " ایمبیرس ہوئی کہ اپنے باپ سے بھی مدد نہیں مانگی؟ یہ غلط ہے باپ سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہئے... " وہ تلخ ہوا۔

مسٹر خان! آپ کی بیٹی بہت حساس اور شرمیلی ہے آپ اس کے " بارے میں ذرہ برابر بھی نہیں جانتے ہیں مگر جو میں نے محسوس کیا وہ " یہ ہے کہ وہ چاہتی ہے آپ اس پر فخر کریں۔۔۔

. حور کی بات سن کر ڈی کے نے گردن گھما کر اسے گھورا

" I am proud on her ..."

وہ جتاتے ہوئے لہجے میں بولا۔

وہ ایک ونڈر فل لٹل گرل ہے اور یقیناً بڑی ہو کر ایک سمجھدار "

" پیاری سی لڑکی کا روپ لے گی۔۔۔

حور کی بات سن کر وہ ہنس پڑا۔

تمہیں وہ ونڈر فل لگتی ہے اور اسے تم ونڈر فل لگتی ہو پھر کیا خیال " ہے؟... " وہ معنی خیزی سے بولا تو حور پہلو بدل کر دوبارہ شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔

گاڑی تیزی سے سڑک پر چل رہی تھی جب شیشے پر موٹی موٹی بوندیں پڑنا شروع ہوئیں جو دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش کا روپ اختیار کر گئیں تھیں۔

پہاڑوں سے ڈھکے اس چھوٹے سے جزیرے پر اس وقت طوفان آیا ہوا تھا ہوائیں بھی تیز تیز چل رہی تھی روڈ لائٹس جل جھجھج ہو کر بند ہو گئیں تھیں۔

حور کو اندھیرے اور طوفانی ہواؤں سے ڈر لگ رہا تھا۔

اس کے پاس بیٹھا ڈرائیو کرتا ہوا ڈی کے اس کے خوف سے بخوبی واقف تھا وہ گاڑی احتیاط سے چلاتا ہوا حور کی بلڈنگ تک پہنچ گیا تھا جو اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔

تھینک یو مسٹر خان۔۔۔ "حور جلدی سے اس کا شکریہ ادا کر کے " دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے کھولنے لگی تھی کہ دلاور کا ہاتھ اس کے شانوں پر سے ہوتا ہوا دروازے پر رکھے اس کی ہاتھ کی کلائی تھام گیا تھا۔

مس احمد! ایک جنٹلمین کبھی بھی کسی لیڈی کو رات کے اندھیرے " میں وہ بھی جب طوفان آیا ہوا ہوا کیلا دروازے پر چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔۔۔ "اس نے سختی سے کہا اور پہلے خود گاڑی سے اتر اباہر تیز موسلا دھار بارش نے اسے لمحوں میں بھگودیا تھا اس نے حور کی سائیڈ

کادر وازہ کھول کر اپنی ہتھیلی اس کے آگے پھیلانی اسی وقت زور سے بادلوں کی گرج چمک کے ساتھ بجلی چمکی اور حور نے گھبرا کر اپنا ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پر رکھا تھا۔

وہ دو سال سے اس جزیرے پر رہ رہی تھی پر اس نے آج تک ایسا طوفان نہیں دیکھا تھا تیز ہواؤں سے درخت کی شاخیں بری طرح سے ہل رہیں تھی اوپر سے بادلوں کی گڑ گڑاہٹ اور باہر چھایا اندھیرا --

حور کا ڈر کے مارے برا حال تھا اوپر سے بلڈنگ کی لائٹ بھی غائب تھی وہ ڈرتی کوئی اترنے لگی تھی جب ڈی کے نے اس کے دروازے پر رکھے ہاتھ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا۔

وہ گاڑی سے اتر کر اس کی سائیڈ پر آیا تھا اور اس کے آگے اپنی چوڑی شفاف مراد نہ ہتھیلی پھیلانی تھی وہ اس کے حوصلے مضبوط نہیں کرنا

چاہتی تھی اس لئے اس کا ہاتھ جھٹک کر اترنے کا سوچا تھا پر اسی وقت
اتنے زور سے بادل گرے تھے کہ وہ سب بھول بھال کر اپنا ہاتھ اس
کی ہتھیلی پر رکھ گئی تھی جسے اس نے فوری تھام لیا تھا۔

■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □

" Thank you for the honour my
Beautiful Lady ..."

وہ گھمبیر لہجے میں بولتا ہوا اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا ہوا
اس کے گرد اپنا بازو پھیلا گیا تھا۔

چلو تمہیں اوپر تک چھوڑ دوں۔۔۔ "وہ اسے اپنے حصار میں ساتھ
لئے آگے بڑھا جو بادلوں کی گرج سے ڈری سہمی اس کے ساتھ تھی
ورنہ وہ کہاں خود پر ہاتھ رکھنے دیتی تھی۔

میرا پرس۔۔ "چند قدم آگے چل کر حور کو اچانک یاد آیا۔۔"

صبح لے لینا جب ایوا کو ملوانے لاؤں گا۔۔ "وہ لا پر واہی سے بولا۔"

فلیٹ کی چابی پرس میں ہے۔۔۔ "حور کے کہنے پر وہ پلٹ کر واپس " گاڑی کے پاس آئے جہاں فرنٹ سیٹ کی سائیڈ پر حور کا پرس رکھا ہوا تھا۔

حور نے پرس اٹھایا اور پھر ڈی کے اسے ساتھ لئے بلڈنگ کے اندر داخل ہوا جہاں ایمر جنسی لائٹس سے نیم ملگجی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

میں اب آگے خود چلی جاؤں گی۔۔۔" حور نے اسے ساتھ آنے سے روکنے کی کوشش کی کہ وہ اتنی طوفانی رات کو ہرگز بھی اسے اپنے گھر میں لے جانا نہیں چاہتی تھی۔

کیوں؟ مجھ سے ڈر لگ رہا ہے یا اپنی فیملنگز سے ڈرتی ہو؟۔۔۔" ڈی کے نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"مسٹر خان دیکھئیے۔۔۔"

میں کب سے آپ کو دیکھنے کے لیے تیار ہوں مس حور۔۔۔" وہ برجستگی سے اس کی بات کاٹا ہوا بولا تھا۔

وہ خاموش ہو گئی کہ فضول میں سر پھوڑنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا یہاں خاموشی ہی بہتر تھی۔

وہ دونوں چلتے چلتے حور کے فلیٹ کے سامنے آکر رک گئے تھے۔

حور نے اپنا پرس کھول کر چابی نکالی اور دروازے میں لگائی۔

حور میں نے کچھ پوچھا تھا؟۔۔ "ڈی کے کی بات سن کر حور کا چابی " گھماتا ہاتھ ایک لمحے کو رکا۔

جواب دو حور کیا تم مجھ سے یا پھر اپنے جذبات مجھ پر عیاں ہونے " سے ڈرتی ہوں؟۔۔۔ "وہ دروازے پر ہاتھ رکھ کر اس کا راستہ روک کر اسے ٹھیک ٹھاک زچ کر گیا تھا۔

مسٹر خان! ہم یہ ساری باتیں آج دن میں پہلے ہی کر چکے ہیں اب " میں آپ کی ان باتوں سے تھک رہی ہوں میں نے آپ کو پہلے بھی کہا " تھا اور اب پھر سے کہہ رہی ہوں کہ۔۔۔۔

"ششش Be quite"

وہ سختی سے اسے ٹوکتا ہوا اس کو دونوں بازوؤں سے تھام کر اپنے
مقابل کرتا بنا اسے سنبھلنے کا موقع دیئے اس کے شکر فی لبوں پر جھک
گیا تھا۔

نرمی سے اس کے لبوں کو چھوتا ان کی نرم ہٹ محسوس کرتا ہوا وہ پیچھے
ہٹا۔۔۔

تم بولتی بہت ہو۔۔۔ "اس نے بھاری آواز میں بولتے ہوئے اسے "
دیکھا جس کا چہرہ بے پناہ سرخ اناری ہو گیا تھا پہلی بار اس نے کسی لڑکی
کو اپنے لمس سے یوں دھکتا ہوا دیکھا تھا حور کی گرین آنکھوں پر اٹھتی
گرتی پلکیں وہ مبہوت ہوا۔

تم سچ میں صرف پیار کرنے کے لئے اتاری گئی ہو۔۔۔ "وہ بے "
ساختم اس کی پلکوں کو چھو گیا تھا جس پر حور نے تیزی سے اپنا ہاتھ

اسے تھپڑ مارنے کے لئے اٹھایا تھا پر وہ اس کے ہاتھ کو روک کر اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔

حور کے جسم کا ایک ایک رواں اس کے لمس کی تپش سے جل اٹھا تھا۔۔۔ پہلی بار اسے کسی نے اس طرح سے چھوا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ڈی کے کا سر پھاڑ دے۔

حور مائی ڈار لنگ۔۔۔۔ "ڈی کے نے سر گوشی کرتے ہوئے آگے" بڑھ کر اس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں بھرا۔

تم ابھی بھی اپنے آپ میں ایک موٹے شیشوں والی گول سی عینک " پہننے، دانتوں میں بریس لگائے ایک دبلی پتلی سی ٹین ایجر کو دیکھتی ہو

کیوں ٹھیک کہانا؟۔۔۔" اس نے اپنی ہتھیلیوں میں بھرا حور کا چہرہ
اوپر کیا۔

کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ تم کس قدر پرکشش اور دل لبھانے والی
عورت ہو جس کی تمنا کوئی بھی مرد کر سکتا ہے؟۔۔۔" وہ پر تپش
لہجے میں بولتا ایک بار پھر اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب وہ ہوش میں
آئی اور اسے دھکا دے کر بمشکل پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی پر
کہاں وہ دہلی پتلی سی لڑکی اور کہاں وہ لمبا سکس پیک والا مرد۔۔۔ ناکام
ہو کر حور اپنا چہرہ پھیر گئی کچھ یہ بھی خوف تھا کہ اگر بلڈنگ میں کسی
نے دیکھ لیا تو؟

مسٹر خان۔۔۔۔" اس نے بمشکل اسے پکارا۔

ڈی کے! کال می ڈی کے۔۔۔ تمہارے لبوں پر زیادہ اچھا لگے گا
۔۔۔" وہ نرمی سے بولا۔

آپ۔۔۔۔"وہ پتی۔"

نام لو ورنہ بات مت کرو۔"ڈی کے نے اسے پھر سے اپنے " نزدیک کرتے ہوئے ٹوکا۔

ڈی کے۔۔۔"وہ چبا چبا کر بولی۔"

یس مائی سوئیٹ ہارٹ۔۔۔"بڑی توجہ سے جواب ملا۔"

پلیز آپ۔۔۔مجھے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا آپ ایسا مت کریں۔۔"

"حور نے التجا کی پر وہ ان سنی کرتا فلیٹ کا دروازہ کھول کر اسے ساتھ لئیے اندر آ گیا۔

آپ جائیں ورنہ میں پولیس کال کر دوں گی۔۔ "حور نے اسے دھمکی دی۔

کیوں؟۔۔ "اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

کیونکہ آپ مجھے ہر اس کر رہے ہیں میری اجازت کے بنا مجھے "۔۔۔ "وہ اپنی زبان دانتوں تلے دبا کر خاموش ہو گئی۔

مجھے پتہ تھا کہ تم ایسا ہی فیل کرو گی مگر مائی لو، میرا پیار تمہارے لئے "ریل ہے اگر میرے بس میں ہوتا تو اب تک میں ہزاروں بار تمہیں حاصل کر چکا ہوتا۔۔ اور... اس نے حور کو ایک جھٹکے سے اپنے نزدیک کر کے اس کی گرین آنکھوں میں اپنی اسٹیل گرے آنکھیں استحقاق سے ڈالیں۔

I want to Love you in every way a
man can love his women's ..."

وہ اس کے کانوں میں فسوں پھونک رہا تھا وہ واقعی بہت بڑا جادو گر
تھا۔

پر جو الفاظ اس نے بولے تھے کیا پتہ اب تک کتنی لڑکیوں سے بول
چکا ہو؟ کیا پتہ وہ یہ سب صرف اس لئے کہہ رہا ہو کہ میں اس کے
جال میں پھنس جاؤں اور پھر صبح تک سب ختم؟۔۔۔
مانا کہ ایک ہینڈ سم ڈیشننگ مرد سے اتنے پیشن کے ساتھ ایسے الفاظ
سننا بہت میجیکل تھا پر۔۔۔۔

حور نے آج تک مرد کے روپ میں اپنے پاپا اور ان کے بعد اپنے
ساتھ کام کرنے والے ورکرز کو ہی دیکھا تھا مگر یوں اس طرح کوئی

آدمی جو اس کا لوہور ہونے کا دعویٰ کرے یہ سب نیا تھا اور غلط بھی کہ
اگر وہ واقعی حور سے محبت کرنے لگا تھا تو شادی کر کے اسے حاصل
کیوں نہیں کرنا چاہتا تھا؟ یہ ناجائز تعلق وہ کیوں بنانا چاہتا تھا؟
وہ جانتی تھی کہ جب کوئی عورت مرد کو بنارشتے کے مل جاتی ہے تو وہ
کبھی بھی اس کی بیوی نہیں بن سکتی بس ایک گرل فرینڈ بن کر اس کی
عمیاشی کا سامان بن جاتی ہے اور اپنی عزت، اپنی عاقبت سچ تباہ و برباد
کر لیتی ہے۔۔

اتنا کیا سوچ رہی ہو؟۔۔۔۔" ڈی کے نے جو بڑے سکون سے اس "
کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا سوال پوچھ کر اسے چونکا دیا۔

آپ جائیں اب۔۔۔۔" وہ سختی سے بولی۔

کیوں آخر مجھے بھگانے کی تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے؟ ہمت ہے تو " مقابلہ کرو کم آن مائی لو۔۔۔۔ " وہ چیلنج کرتی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

شٹ اپ۔۔۔ "حور کا ضبط جواب دے رہا تھا پر مقابل کو پرواہ " کدھر تھی وہ اس آزاد معاشرے کا ایک امیر ترین آدمی تھا جہاں پیسے سے سب خریداجا سکتا تھا رشتے عزت نکاح یہ سب ان بڑے لوگوں کے لئے شاید کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔
"کم مائی لو۔۔۔۔ "

یہ کہہ کر اس نے حور کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اپنی بانہوں میں بھر کر اس کے لبوں پر قفل باندھ دیا تھا۔۔۔

اس کی مردانہ انگلیاں حور کے بالوں کو سہلا رہی تھی اور وہ بری طرح سے اس کی گرفت میں مچل رہی تھی کمرے میں معنی خیز سی خاموشی چھائی ہوئی تھی بس سانسوں کی آواز کا ردھم گونج رہا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد اس نے حور کو آزاد کیا۔۔

تو وہ بری طرح سے کانپتی ہوئی وہی فرش پر بیٹھ کر ٹانگیں جوڑ کر اپنا منہ ان میں چھپا گئی تھی۔

حور۔۔۔۔ "ڈی کے نے اسے پکارا۔"

حور مائی گرل۔۔۔ "وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا۔"

کیا تمہیں میری آواز سنائی دے رہی ہے؟۔۔۔ "پر حور نے کوئی " جواب نہیں دیا۔

حور مجھے دیکھو۔۔۔۔۔" اب کے اس نے زبردستی حور کا چہرہ اوپر کیا "
اور چونک گیا اس کا سرخ چہرہ اس وقت آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

وہ نفرت سے اسے اپنی آنسوؤں بھری آنکھوں سے دیکھ کر اپنا چہرہ
موڑ گئی تھی۔

حور سوئیٹ گرل! میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔" وہ پریشانی سے اسے "
دیکھ رہا تھا جس کا بیویئر اس کی سمجھ سے باہر تھا۔
حور۔۔۔۔۔" اس کی گھمبیر آواز ابھری۔ "

مجھے کبھی بھی یہ مت کہنا کہ تم خوبصورت نہیں ہو۔۔۔ سنا تم نے؟ "
۔۔۔" وہ اس کی تھوڑی پکڑ اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کر کے
اس کی گیلی پلکوں کو چھوتے ہوئے پوری توجہ سے بولا اس وقت سبز
آنکھوں میں سرخ ڈورے، بھیگی پلکیں سرخ ناک اور گال لئیے حور

اسے بری طرح سے اپنی طرف کھینچ رہی تھی پر اب وہ بے اختیار ہو کر دوبارہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا جس سے یہ لڑکی مزید ہرٹ ہوتی حور کی طرف اٹھتے ہاتھ کو اس نے سختی سے مٹھی بنا کر پیچھے کر لیا تھا۔

کیا میں تمہیں چھو سکتا ہوں؟۔۔۔" اب کے اس نے اجازت مانگی جس پر حور کے کاٹ دار نگاہوں سے اسے دیکھا۔

کیا ہوا؟۔۔۔" وہ تو ایسے پوچھ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہو۔

گیٹ آؤٹ۔۔۔" حور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی پیچھے کی طرف کھسکی۔

مس حوریہ بلڈنگ بھی میں اون کرتا ہوں اور یہ فلیٹ بھی یہاں " تک کہ اس فلیٹ کی ایک ایک شے میری کمپنی یعنی میں اون کرتا ہوں --- "اس نے جتاتے ہوئے انداز میں کہا۔

اوکے آپ مجھے ایک ہفتے کا وقت دیں میں یہ جگہ خالی کر دوں گی " --- "وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

آخر تمہارا پر اہلم کیا ہے لڑکی؟ --- "وہ زچ ہوا۔ "

مسٹر خان آپ نے ابھی میرے ساتھ جو کیا وہ --- "اس کی آواز " رندھ گئی۔

ڈونٹ ٹیل می کہ تم ایک کس کو بھی سیکس ہراسمنٹ سمجھتی ہو " --- "ڈی کے کاموڈ سخت خراب ہوا۔

تم شاید ابھی تک سولہویں صدی میں رہ رہی ہو! کم آن بے بی "

اوپن یور آئیز یہاں یہ سب کا من ہے شادی سے پہلے کورٹ شپ

ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے نزدیک آنا ڈیٹ کرنا یہ نارمل ہے

--- تم مجھے اچھی لگیں اور میں بھی تمہیں اچھا لگا تم بھی جوان ہو اور

میں بھی تو اگر کچھ وقت ہم ایک ساتھ اچھا گزار لیں تو اس میں برائی

کیا ہے؟ --- "وہ سختی سے بولا۔

برائی؟ --- "وہ دیوار پکڑتی ہوئی کھڑی ہوئی۔"

آپ کے ایمان کا مجھے نہیں پتہ لیکن میرا مذہب مجھے حرام رشتے "

"بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔---

مذہب کارڈ؟ واہ۔۔۔" ڈی کے نے سردھنا۔"

میں دودن سے تمہیں آبرو کر رہا ہوں میں نے تو ایک بار بھی " تمہیں نماز پڑھتے نہیں دیکھا غیر مردوں سے تم بات کرتی ہوں ہاتھ ملاتی ہو اور۔۔۔" اس نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

" Where is your hijaab ? ..

اگر تم ڈھکی چھپی ہو تیں تو شاید میں کیا کسی بھی مرد کے اندر تمہیں چھونے کی، محسوس کرنے کی، ان سرخ لبوں کا رس پینے کی، ایک رات ساتھ گزارنے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔۔۔۔" وہ بلا کے تلخ لہجے میں اس کے ہونٹوں کو اپنی شہادت کی انگلی سے رگڑتے ہوئے بولا۔

" You have no right to judge me

حور اس کی انگلی اپنے لبوں سے ہٹاتی ہوئی چلائی۔

مجھے سب رائٹس ہیں اور یہ رائٹ اس طرح دعوت نظارہ بن کر تم " جیسی عورتیں خود دیتی ہو مسلم تھی تو پھر مسلم بن کر رہتیں ڈونٹ پلے مذہب کارڈ۔۔۔۔۔ " وہ بولتا ہوا ایک بار پھر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

" Listen Women ...

میں جو چاہتا ہوں اسے حاصل کرتا ہوں جنونی ہوں اس معاملے میں اور تم اب میری خواہش سے زیادہ ضد اور انا کا مسئلہ بن چکی ہو اس لئے اپنی پرائس بولو۔۔۔۔۔ " وہ سنجیدگی سے برف لہجے میں اسے آفر کر رہا تھا۔

اس کا انداز چہرے پر چھائی ضد۔۔ حور سمجھ چکی تھی کہ اس شخص سے پیچھا چھڑانا آسان نہیں ہوگا اگر وہ اکڑتی ہے تو اس کا اپنا ہی نقصان ہوگا بہتر تھا چالاکی سے اسے ڈیل کر کے اپنی جان چھڑا کر صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل جائے اس کے پاس کوئی اور جگہ نہیں تھی مگر وہ نور کے پاس کچھ عرصے ٹہر سکتی تھی۔

مسٹر خان میں ایک مسلم لڑکی ہوں مانا کہ مذہب سے اتنی قریب " نہیں ہوں جس پر آج شرمندہ بھی ہوں، شرمسار بھی اگر آپ کو اتنی ہی میری خواہش ہو رہی ہے تو آپ نکاح کر لیں تاکہ مجھے گناہ کا بوجھ نہ اٹھانا پڑے اور اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو میرا پیچھا چھوڑ دیں۔۔۔" وہ دھیمے مگر مضبوط لہجے میں بولی۔

" Nikha? You mean marriage ?

وہ زور سے ہنسا۔

میری پہلی بیوی ایک سال بھی میرے ساتھ نہیں رہی اس نے مجھ سے شادی ہی صرف میری دولت کے لئے کی تھی میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں کہ دوبارہ شادی کر کے پھر کسی چنگل میں پھنس جاؤں۔۔۔ "وہ اسے دوبارہ کندھوں سے تھام چکا تھا

اس آر لینڈ کا مالک ہوں میں اور جانتی ہو لائٹ کب آئے گی؟ "۔۔۔ اس کی بات پر نا سمجھی سے حور نے اسے دیکھا جو تنفر سے اسے دیکھ رہا تھا۔

جب میں چاہوں گا۔۔۔ سارے سیکورٹی کیمرے بند ہیں اگر " میں ابھی اسی وقت اپنی خواہش پوری کر لوں تو تم کیا کر سکو گی؟

کیسے پروف کرو گی کہ میں نے تمہارے ساتھ زیادتی کی؟۔۔۔" اس کی بات سن کر حور لرزا اٹھی۔

آپ شرعی نکاح کر لیں کسی کو نہ بتائیں نہ اسے کورٹ میں رجسٹر " "کروائیں مگر یہ گناہ نہ کریں۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔

ورنہ کیا؟۔۔۔" ڈی کے نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

ورنہ آپ تو اپنی درندگی دکھا کر چلے جائینگے لیکن میں سوسائٹیڈ " کر لوں گی۔۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اٹل لہجے میں بولی۔

ہمم۔۔۔۔"وہ اس کے کندھوں پر سے ہاتھ ہٹاتا ہوا اسے بغور دیکھتا"
دو قدم پیچھے ہٹا۔

یعنی اگر میں نکاح کرتا ہوں تو جب تک چاہے تمہیں ایز گرل فرینڈ "
استعمال کر سکتا ہوں؟ اور یہ نکاح میرے پیروں کی زنجیر نہیں بنے گا
میں جس عورت سے چاہے تعلق رکھوں تمہیں مجھ سے کسی بھی
طرح کی جواب طلبی کا کوئی رائٹ نہیں ہوگا؟۔۔۔۔"وہ پوچھ رہا تھا
کہ بتا رہا تھا حور کی سمجھ میں نہیں آیا۔

اوکے ڈیل! میں تم سے نکاح کروں گا لیکن یہ لیگل سٹیٹس نہیں "
ہوگا۔۔۔۔"اس کے ہامی بھرنے پر حور نے سکون کا سانس لیا کہ اب
کم از کم جب تک نکاح نہیں ہوتا وہ محفوظ تھی اور اسی وقت میں اسے
یہاں سے نکل کر نور کے پاس پہنچنا تھا پھر آگے کا بعد میں دیکھا جاتا۔

میں اوکے ہوں اب آپ جائیں یہاں سے۔۔۔" حور نے بمشکل " کہا۔

اب جب ہم نکاح کر رہے ہیں تو پھر دوری کیوں؟۔۔۔" وہ پھر " سے اس کے نزدیک ہوا۔

نکاح اسی گناہ سے بچنے کو کیا جا رہا ہے اب آپ جائیں۔۔۔" وہ " اکھڑے ہوئے انداز میں بولی۔

یہاں تو جزیرے پر کوئی مسجد بھی نہیں نا ہی اسلامک سینٹر ہے۔۔۔"

"

ڈی کے نے شاطرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے اپنا سیل نکالا۔
وہ عرب امارت کال کر رہا تھا جہاں اس وقت دن کا وقت تھا۔

یہ دنیا پیسے والوں کی ہے اور یہاں پیسہ بولتا ہے جس کی جیب میں پیسہ ہے وہ سب کا خدا بن بیٹھتا ہے۔

کچھ ہی دیر میں فون پر ایک مشہور و معروف مسجد کے عربی مولانا وہی گواہوں کی موجودگی میں ان دونوں کا نکاح پڑھوا چکے تھے۔

نکاح نامہ آپ کو ای میل کر دیا جائے گا آپ دونوں سائن کر کے
رکھ لیجئے گا۔۔۔" مولانا نے عربی میں کہا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے اس نکاح کا کوئی ثبوت نہیں چاہئے "
یہ صرف ایک شرعی نکاح ہے۔۔۔" وہ بات ہی ختم کر گیا تھا۔

فون بند ہو گیا تھا اور حور شا کڈ سی ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ سکون سے اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا پھر ایک جھٹکے سے اسے
دونوں بازوؤں سے تھام کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

" Kiss me"

وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

حور نے بیچارگی سے اسے دیکھا وہ اس کے ہاتھوں کا کھلونا نہیں بننا
چاہتی تھی۔

حور۔۔۔۔ "اس نے اس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں بھرا۔"

تمہیں میری آواز سنائی دے رہی ہے نا؟۔۔۔۔ کس می گرل "

۔۔۔ "اس نے ڈیمانڈ کی تو حور نے آنکھیں بند کر کے بڑی مشکل سے
اس کے لبوں کو چھوتے ہی چھوڑ دیا جبکہ وہ سکون سے اس کی شرٹ
سے چھیڑ چھاڑ کرتا اس کا دل دہلائے جا رہا تھا۔

میرے خیال سے اب مجھے چلنا چاہیے کہ اب اگر میں یہاں سے " نہیں گیا تو اپنا وعدے پر قائم نہیں رہ سکوں گا۔ " وہ اسے آزاد کرتا پیچھے ہٹا۔

کون سا وعدہ؟۔۔ " حور کی آنکھوں کا سوال وہ سمجھ گیا تھا۔ "

میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ تم خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ " ریلیشن بناؤ گی خوشی خوشی اور ڈی کے کو اپنا وعدہ رکھنا آتا ہے۔۔۔ مگر۔۔۔۔ " اس نے ایک بار پھر اس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں بھرا۔

" Good God , you're damn delicious

....

اس نے حور کے لبوں کا شدت سے بوسا لیا۔

" Good Night my Love"

وہ اسے ساکت کھڑا چھوڑ کر فلیٹ سے باہر نکل کر پیچھے دروازہ بند کرے وہاں سے نکل گیا تھا۔

بلڈنگ سے اس کی گاڑی نکلنے کی پانچ منٹ بعد ہی لائٹ آگئی تھی۔

اس کے جانے کے بعد کافی دیر تک حور شاکڈ سی کھڑی رہی تھی یہ سب جو ہوا تھا وہ اس کے اعصاب کے لیے بہت زیادہ تھا وہ اسے استعمال کیے بغیر چلا گیا تھا تو اگر اسے اپنے وعدے کا اتنا ہی احساس تھا تو اس نے نکاح کیوں کیا؟ دیتا نا اسے وقت کیوں اسے اتنا ہراس کیا کہ وہ نکاح پر اتر آئی؟ اور اب اس نکاح کا اس کے پاس کوئی ثبوت کوئی .. گواہ نہیں تھا

کیا وہ واقعی اتنا ظالم تھا؟

اگر یہ سب وہ ہوس میں کر رہا ہے تو پھر اس نے اسے مائی لو کیوں کہا؟
اب وہ کیسے اس سب سے خود کو نکالے گی؟

سوالات ہی سوالات تھے پر جواب ایک کا بھی نہیں تھا

□ □ □ □ □ □ □ □ □ □

صبح وہ آفس میں موجود تھی اس نے آفس اکاؤنٹنٹ سے اپنے پینڈنگ
فنڈز ہالٹیڈے پے سب اکاؤنٹ مینجر سے بہانہ بنوا کر چیک بنوا لیا تھا
دوپہر لنچ کے بہانے اس کا ارادہ یہ جزیرہ چھوڑ کر چلے جانے کا تھا پھر
بعد میں سیف جگہ پر پہنچ جانے کے بعد اس نے ڈی کے پر قانونی
کارروائی کا سوچا ہوا تھا۔

اس کی ڈیسک پر رکھا فون بیل دے رہا تھا۔

گیسٹ ریلیشنز مس احمد اسپیکنگ۔۔ "وہ فون اٹھا کر پروفیشنل"
انداز میں بولی۔

"گڈ مارنگ مس احمد۔۔ گیس کرو کون ہے فون پر؟۔۔۔"

اسے گیس کرنے کی ضرورت نہیں تھی یہ آواز تو وہ اب لاکھوں میں
پہچان سکتی تھی اسی آواز کے مالک نے تو اس کی زندگی کو تباہی کے
دہانے پر پہنچا دیا تھا۔

میں یہاں آواز پہچاننے کی جاب نہیں کرتی آپ کون ہیں اپنا "
تعارف خود کروائیں۔۔ "وہ رکھائی سے بولی کہ یہ کہنا وہ پہچان گئی ہے
اسے اور خوش فہم کر دیتا۔

گیس کرو میڈم ورنہ میں اگر آکر پہچان کر اوگاتو تمہیں ہی تکلیف " ہوگی۔۔ "ڈی کے نے ٹوکا۔

او کے کیا تم اخبار والے ہو؟۔۔۔ "وہ دانت پیستی ہوئی بولی کہ اس " کا نام لینا اسے گوارا نہیں تھا نہ ہی وہ اسے یہ سیٹیفیکیشن دینا چاہتی تھی کہ وہ اسے اس کی آواز سے پہچان جاتی ہے۔

نہیں۔۔۔۔ "دوسری طرف سے مسکراہٹ دبا کر کہا گیا۔ "

او کے پھر کیا تم کارپٹ کلینر ہو؟۔۔۔۔ "اس نے تپ کے کہا۔ "

"Wrong again ..."

اس کی محفوظ ہوتی آواز ابھری۔

اچھا سوری اب پہچانی تم وہی ہونا جس کے ساتھ لاسٹ ٹائم میں " مووی پر گئی تھی؟۔۔ " وہ جان کر خوشی سے بولی۔

کس کے ساتھ تم مووی پر گئی تھی؟۔۔ " ڈی کے کالہجہ کرخت ہوا "۔

جب مذاق برداشت کرنے کی ہمت نہ ہو تو مذاق کرنا بھی نہیں " چاہئیے۔۔۔ " حور نے سنجیدگی سے ٹونٹ کیا۔

گڈ مارننگ حور۔۔ " اب کے وہ نرم لہجے میں بولا۔ "

گڈ مارنگ۔۔۔" حور نے سنجیدگی سے کہا۔"

اگر میں کہیں چلا گیا تو کیا تم مجھے مس کرو گی؟۔" اس کی بات سن کر حور کا دل ایک لمحے کو رکا اس نے فون پر گرفت سخت کی۔

آپ واقعی۔۔۔" وہ سنبھلی۔"

"میرا مطلب آپ کہیں جارہے ہیں؟۔۔۔"

یس! گاڑی میں ہوں، مجھے اٹلانا جانا ہو گا کچھ دنوں کے لئے بہت اہم بزنس میٹنگ اچانک سے آگئی ہے سو چا جانے سے پہلے تمہیں اطلاع کر دوں ڈوک پر پلین میرا ویٹ کر رہا ہے اگر جلدی میں نہیں ہوتا تو تم سے ملے بغیر ہر گز نہیں جاتا۔۔۔" اس کی بات سن کر حور کو

اپنے اعصاب سے پہاڑ سا سر کتا ہوا محسوس ہوا تھا اب وہ سکون سے
یہاں سے نکل سکتی تھی۔

کوئی بات نہیں کام اہم ہے آپ آرام سے جائیں۔۔۔ "حور نے"
سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے جواب دیا۔

میں ایوا کو تمہارے پاس تمہاری نگرانی میں چھوڑ رہا ہوں میری"
واپسی تک اس کا خیال رکھنا باہر گھمانے لے جانا اسے کمپنی دینا
۔۔۔۔ "اس کی بات سن کر حور کو لگا جیسے وقت تھم سا گیا ہو اس کا سر
چکرانے لگا تھا وہ گیارہ سال کی معصوم ایوا کو کس طرح اکیلا چھوڑ کر
یہاں سے جاسکتی تھی؟

حور۔۔۔ تم میری بات سن رہی ہو؟۔۔۔ "ڈی کے کی آواز ابھری۔"

یس۔۔۔" وہ ٹھہرے پر سکون پر اعتماد لہجے میں بولی۔
" میں آپ کی بات سن رہی ہوں مسٹر خان۔۔۔"

اس کی نینی تمہارے ڈیوٹی آورز ختم ہونے کے بعد چلی جایا کرے
گی ویسے بھی ایوا اور تم ایک ساتھ خاصے کفر ٹیبل ہو۔۔۔" وہ رکا۔
" You are good for her ..."

اس کا کہا ایک ایک لفظ حور کے دل میں بر چھی چلا رہا تھا وہ جاتے
جاتے اس پر ایوا کی زمہ داری ڈال کر اسے پابند کر گیا تھا۔

مجھے بچوں کو بے بی سٹ کرنے کا تجربہ نہیں ہے اور جاب کے " ساتھ یہ مشکل ہو گا۔۔۔ " وہ الفاظ منتخب کر کے سلیقے سے انکار کرنے لگی تھی۔

جاب کی فکر مت کرو اب سے صرف ایوا کے ساتھ وقت گزارو "۔۔۔ " اس نے بات کاٹی۔

ویسے رات تمہیں نیند آگئی تھی۔۔۔ " اب وہ پٹری سے اتر۔ "۔۔۔

مجھے اور بھی کام ہیں اور آپ بھی لیٹ ہو رہے ہیں ایوا کی فکر مت " کریں میں دیکھ لوں گی۔ گڈ بائے۔۔۔ " وہ فون بند کر چکی تھی۔

اللہ کرے تم جہنم میں سڑو۔۔۔ "فون بند کر کے وہ دانت پیستی"
ہوئی بڑ بڑائی۔

اس وقت وہ غصے میں تھی کہ وہ جاتے جاتے اس کے بھاگنے کے پلانز
پر پانی پھیر گیا تھا اپنا غصے سے پھولتا سانس ہموار کر کے وہ آفس سے
باہر نکلی۔

شارلین۔۔۔۔ "اس نے اپنی اسٹنٹ کو مخاطب کیا۔"
میں کچھ چیک کرنے کے لیے باہر جا رہی ہوں تم میری فون کالز
لے لینا۔۔۔ "وہ اسے کہتی ہوئی باہر نکل آئی

باہر ایمیزونٹ پارک میں ایک الگ رنگ برنگی دنیا آباد تھی وہ غائب
دماغی سے بس چلی چلے جا رہی تھی۔

وہ اتنی احمق کیسے ہو سکتی تھی؟ جو اتنی آسانی سے ڈی کے کے جال میں
پھنس گئی؟

اسے تو اس وقت ہی الرٹ ہو کر یہاں سے نکل جانا چاہیے تھا جب اس نے اسے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی تھی وہ تو سمجھی تھی کہ وہ اس کا اپنی ور کر سمجھ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ یہ کیسے بھول سکتی تھی کہ دلاور خان عرف ڈی کے ایک مشہور خردماغ دم بزنس مین کے طور پر مشہور تھا۔

وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتا وہ سونے کا ہو جاتا تھا اس جیسا ہارڈ ورکنگ اپنے کام کا جنونی انسان کسی بھی طرح اپنی سیکریٹریز یا ورکرز کے چکر میں نہیں پڑ سکتا تھا اس کا آج تک کوئی سکینڈل سننے میں نہیں آیا تھا تو پھر-----

اسے اپنی بیٹی کے لئے ایک نینی کی تلاش تھی کیونکہ خود وہ بہت مصروف تھا اور خود غرض بھی کیونکہ وہ خود اپنی بیٹی کی کیئر نہیں کر سکتا جب ہی تو وہ بچی پیدائش سے لے کر گیارہ سال تک اپنی ماں کے پاس رہی تھی وہ تو بد قسمتی سے اس کی ماں کا انتقال ہو گیا تو ڈی کے

کو اسے اپنے پاس رکھنا پڑا اور نہ اس کے نزدیک باپ ہونے کا فرض
ماہانہ ایک خطیر رقم دے کر ادا کر دیا جاتا تھا۔۔۔۔۔
جس طرح وہ ایوا سے ملی تھی اور اس ادا اس بچی نے اپنا خول اس کے
آگے توڑا تھا وہ شاید اسی وقت اسے نینی کی حیثیت سے سلیکٹ کر چکا
تھا لیکن یہ وہ اچھی طرح سے جان گیا تھا کہ میں ایک کنیئر اور مینسٹڈ
وو مین ہوں تو یوں اس نے پہلے مجھے سیڈ یوز کرنے کا ڈرامہ کیا اپنے
من پسند نتائج حاصل کیئے اور اب مجھے اپنا پابند کر کے ایوا کو میرے
ذمہ لگا کر چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ کڑھتی ہوئی سوچے چلی جا رہی تھی۔
اگر وہ میرے پاس آکر کہتا کہ اس کی بیٹی میرے ساتھ کفر ٹیبل فیل
کر رہی ہے کہ اپنی ماں کے مرنے کے بعد سے وہ خاصی اموشنل اور
حساس ہو رہی ہے تو یقیناً وہ اپنی ہمدردی جتاتی اور ایوا سے کبھی کبھار
اپنے فری ٹائم میں ملنے کے لئے راضی ہو جاتی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔
اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

اس نے اس کی نسوانیت کو اپنا ٹارگٹ بنایا ظاہر ہے وہ ایک کائیاں آدمی
تھا جانتا تھا اپنی تعریف سننا، چاہے جانے کی خواہش رکھنا ہر صنف
نازک کی خواہش ہوتی ہے وہ جانتی تھی کہ وہ خوبصورت نہیں تھی پر
وہ اسے یقین دلارہا تھا کہ وہ خوبصورت ہے اور وہ اس کی بات پر یقین
کر بیٹھی؟ کیوں؟۔۔

کتنی بڑی احمق ہوں میں۔۔۔ "اس نے آنکھوں میں آئی نمی صاف"
کی۔

وہ رات اسے اس لئے نہیں چھوڑ کر گیا تھا کہ وہ اس کی عزت کرتا "
تھا اور اس سے کئی وعدے کا پاس رکھنا چاہتا تھا وہ اس لئے گیا تھا کہ
اب وہ اس کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بن چکی تھی جسے وہ اپنے مقاصد کے
لئے استعمال کر سکتا تھا۔۔۔

" To hell with you MR Khan"

وہ اسے دل میں صلاواتیں سنارہی تھی۔

وہ واک کرتی کرتی بہت دور تک نکل آئی تھی ہواؤں میں ٹھنڈ کا
عنصر بڑھنے لگا تھا۔۔۔

لیڈیز روم کی عمارت کے آگے سے گزرتی ہوئی وہ ٹھٹک کر رکی۔
یہ وہ جگہ تھی جہاں پہلی بار وہ اس اسٹیل گرے آنکھوں والے اس
ضدی مرد سے ملی تھی۔۔۔
حور کی آنکھوں میں اب غصے سے سرخی اترنے لگی تھی۔

مسٹر خان۔۔۔ "اس نے اس کی اسٹیل گرے آنکھوں کا تصور کیا"

آپ نے مجھے استعمال کرنے کا کیوں سوچا؟ آپ ایک سے بڑھ کر " ایک پرفیشنل نینی ہائر کر سکتے تھے یا مجھ سے صاف بات کر کے مجھے یہ جاب آفر کر سکتے تھے اس میں اتنا ڈرامہ کرنے کی، مجھے ڈرانے کی سہا کر سڈیوز کرنے کی کیا ضرورت تھی؟۔۔

وہ اب آفس کی طرف واپسی کے لئے پلٹ گئی تھی غم، اپنی ہار کا، اپنی اہانت کا احساس اس کے اعصاب پر اتنا سوار ہو گیا تھا کہ اس نے نوٹ بھی نہیں کیا کہ آس پاس سے گزرتی عورتیں اور مردوں کی آنکھوں میں اس کا لمبا سلم سانچے میں ڈھلا سراپا دیکھ کر کتنی ستائش اتر آتی تھی۔۔

وقت اسے بدل چکا تھا وہ اب ایک دہلی سوکھی سی موٹی عینک اور دانتوں میں تار لگائے والی لڑکی نہیں تھی مگر اسے آئینے میں ابھی اپنا آپ ویسا ہی لگتا تھا۔

ڈیڈی نے کہا تھا کہ اگر مجھے کوئی بھی پر ابلم ہو تو میں آپ کو کال " کر لوں مگر وہ کہہ رہے تھے کہ میں آپ کو زیادہ پریشان نہیں کروں --- حور کیا میں آپ کو پریشان کرتی ہوں؟ --- " اس معصوم بچی کی نرم آواز سے جھلکتا کیلے پن کا احساس حور کے دل پر جا کر لگا تھا وہ ہر گز بھی اس کے خبیث باپ پر آیا غصہ اس بچی پر نہیں نکال سکتی تھی۔

" Of course not ..

اب یہ بتاؤ تمہیں کوئی پر اہلم ہے؟ "حور نے پوچھا کہ وہ بتا چکی تھی
ڈیڈی نے کہا کوئی پر اہلم ہو تو حور کو کال کرنا۔

شاید ایک پر اہلم ہے۔۔۔ "ایوا کی سوچتی ہوئی باریک آواز ابھری تو"
حور فوری سمجھ گئی کہ اس نے بہانہ بنا کر اسے کال کی ہے اور اب وہ
سوچ رہی ہے کہ کیا بتائے۔

حور کیا میں اپنے بال کٹ کروالوں بالکل آپ کے جیسے۔۔۔؟ "
۔۔۔ "بہت سوچ سمجھ کر ایوانے کہا۔

اس کی بات سن کر حور نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔
میرے خیال سے ہم یہ بات آج رات ڈنر پر ڈسکس کرتے ہیں "
۔۔۔

"You mean it Hoor ?

ہم مل کر ڈنر کریں گے بہت مزا آئیگا۔" ایوا پر جوش ہوئی۔

یہاں آگے پڑا ہٹ ہے ادھر چلیں؟۔۔" حور نے آفر کی۔"

پڑا، میک اینڈ چیز ہممم ساؤنڈ زیبی۔۔۔" ایوا نے فوری ہامی بھری "

پھر اسے اگلی فکر نے گھیر لیا۔

حور میں کیسا ڈریس پہنوں؟۔۔" وہ بڑی لڑکیوں کی طرح سنجیدگی "

سے اس سے ایسے پوچھ رہی تھی جیسے وہ اس کی ماں ہو۔

ہم ایزی ہو کر چلیں گے جینز اور شرٹ میں اور ڈنر کے بعد ہم " دونوں دو دو سوئیٹ ڈش آرڈر کریں گے۔ " اس کی بات سن کر ایوا کی ہنسی ابھری۔

پھر ہم دونوں ہی فیٹ ہو جائیں گے اور جب ڈیڈی واپس آئیں گے تو وہ " ہمیں نہیں پہنچانے گے۔۔ " ڈی کے کا ذکر سن کر حور کے منہ کا ذائقہ تلخ ہو گیا تھا۔

تم سات بجے تک ریڈی رہنا میں ٹھیک سات بجے تمہیں پک " کر لوں گی۔۔ " حور نے پروگرام فائنل کر کے فون بند کر دیا تھا۔

■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □

شام پانچ کے قریب اپنے فلیٹ پہنچ کر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ سادہ سی جینز پر پنک ٹاپ پہن کر تیار ہوئی ڈریسنگ مرر کے آگے

کھڑی ہو کر وہ اپنے شولڈر کٹ بالوں کو پین اپ کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ ر کے تھم سے گئے۔
اسے سامنے مر میں وہ اسٹیل گرے آنکھیں نظر آرہی تھیں۔۔

" Where is your hijaab ? ..

اگر تم ڈھکی چھپی ہو تیں تو شاید میں کیا کسی بھی مرد کے اندر تمہیں چھونے کی، محسوس کرنے کی، ان سرخ لبوں کا رس پینے کی، ایک "رات ساتھ گزارنے کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔۔۔۔

ڈی کے الفاظ اس کے ذہن میں ابھرے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا برش مر پر دے مارا اور خود بیڈ پر جا کر گر گئی۔

کچھ دیر بعد وہ کالم ڈاؤن ہوئی اور بستر سے اٹھ کر شرٹ کی شکنیں درست کر کے بالوں کو ہاتھ سے درست کیا اور جاگرز پہن کر ایوا کو پک کرنے کے لئے نکلنے لگی مین ڈور کی ناب پر ہاتھ اس کا رکا۔

To hell with you MR Khan ...

وہ پلٹی اور الماری سے اپنی لیڈر جیکٹ نکال کر پہننے کے بعد باہر نکل گی

--

ایوا کو ہوٹل سے پک کرتے کرتے اس کا موڈ بہت حد تک بہتر ہو چکا تھا۔

ان دونوں گرلز نے ایک اچھی شام ساتھ گزار لی تھی وہ پہلے ایوا کو بچوں کے گولف ایریا میں لے کر گئی تھی ادھر انجوائے کرنے کے بعد وہ پزاہٹ آگئیں تھیں ایوا کی معصوم شرارتیں کھلکھلاہٹیں اب حور اس بچی کو انجوائے کر رہی تھی۔

ایوا اس کے ساتھ بہت کمفرٹیبل ہو چکی تھی اور اب وہ اس سے بنا جھجکے باتیں کر رہی تھی اس کی اپنی باتیں اس نے کیا کیا فیل کیا اس کے کتنے خیالی دوست ہیں جو کسی کو نظر نہیں آتے۔

وہ ساری باتیں جو وہ کسی سے بھی نہیں کرتی تھی آج وہ حور سے
کر رہی تھی۔

حور بھی غور سے اس کی باتوں کو سن رہی تھی اور اسے اندازہ ہو گیا تھا
کہ اس بچی کو آج تک کسی نے یہاں تک کے اس کی مرحومہ ماں نے
بھی کبھی اتنی توجہ نہیں دی تھی جتنی اسے حور سے مل رہی تھی حور
کے سامنے ایوا کا معصوم دل ہلکا ہو رہا تھا مگر بس ایک پر اہلم تھی۔
ایوا کا بار بار اپنے ڈیڈی کا ذکر کرنا ایوا کے نزدیک اس کے ڈیڈی سے
زیادہ اچھا ہینڈ سم اور انٹیلیجنٹ آدمی دنیا میں کوئی نہیں تھا اور صرف
اس بچی کی خاطر حور خون کے گھونٹ پیتی ہوئی بس اثبات میں سر ہلا
رہی تھی۔

وہ اس ڈیڈی نامے سے تنگ آ کر ڈنر کے بعد اسے ایمپوزمنٹ پارک
کے بچوں کے سوئمنگ ایریا میں لے آئی۔

تمہیں سوئمنگ آتی ہے؟... "اس نے ایوا سے پوچھا۔"

یس حور مگر میں سو نمٹ کا سٹیوم نہیں لائی میرے پاس ہے ہی " نہیں وہ تو مئی کے گھر رہ گیا۔۔۔ " ایوانے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اداسی سے جواب دیا۔

حور ایوان کی انگلی تھامے پہلے سائیڈ پر بنی شاپس کی طرف بڑھی جہاں کھلونے بچوں کی پلاسٹک بولز اور بہت کچھ تھا ایک ڈور اسٹائل سو نمٹنگ ڈریس ایوان کی پسند سے اس نے خریدا اور پھر اسے لے کر چینجنگ روم میں آگئی۔

ایوان کو ڈریس بدلوا کر وہ دونوں باہر آئیں اور ایوان پانی میں اتری حور اسی سائیڈ پر اپنی جیکٹ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھی اڑتے بال سمیٹ کر جوڑے کی شکل میں رف سے لپیٹ دیئے اور اپنے جاگرز موزے اتار کر جینز کے پائچوں کو ٹخنوں سے اوپر گھٹنوں تک فولڈ کر کے بعد پول میں ٹانگیں ڈال کر بیٹھ گئی۔

ایو اپنی میں کھیل رہی تھی وہ اپنا سیل فون نکال کر کنڈل پر اپنا آدھا
چھوڑا ہوا ناول پڑھنے لگی۔

ڈیڈی۔۔۔ "ایو کی چہکتی ہوئی آواز ابھری۔"

یقیناً اب اسے کچھ اور یاد آ گیا ہو گا۔ "حور نے کوفت سے سوچا۔"
یہ ڈیڈی لفظ آج اس نے اتنی بار سنا تھا کہ وہ ایو کی آواز کو اگنور کر گئی
اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ وہ اس وقت ادھر اس کے عین سامنے کھڑا
اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
"ڈیڈی ادھر۔۔۔۔"

فون سے ناول پڑھتے پڑھتے اس نے نظریں اٹھائیں اور اس کا دل
دھک سے رہ گیا دونوں کی نظریں ملی تھیں ایک اسپارک سا ہوا تھا حور
کی آنکھوں میں شعلے لپک رہے تھے چند لمحے ایک دوسرے کو
آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ دونوں گھورتے رہے تھے پھر ڈی کے نے

نظریں ہٹائیں اور ایوا کو مخاطب کیا جو پانی میں بہت خوش نظر آرہی تھی۔

یہ اتنی گریس فل مر میڈ کون ہے؟ جو مجھے ادھر سوئمنگ کرتی نظر " .. آرہی ہے

اوہ ڈیڈی۔۔۔ "ایوا کے گال بلش کرنے لگے تھے۔ "

"Daddy Watch me ...watch me now

....

ایوانے اسے ہاتھ ہلایا پھر ایک ڈپ لگا کر پانی میں قلابازی کھا کر الٹی سوئمنگ کر کے دکھائی وہ بڑی مہارت سے گول گھوم رہی تھی ڈی کے کی آنکھوں میں ستائش اتر آئی۔

ایوا تم کب سے اس کی پریکٹس کر رہی تھی یو آر ٹو گڈ مائی ڈاٹر۔ "

۔۔ "وہ اسے دل سے سراہتا ہوا پانی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرتا حور کے پاس آ کر رکاوٹ نکھیں پھاڑ کر اسے گھور رہی تھی۔

تم کب سے یہاں سب کو آنکھیں سینکنے کا موقع دینے کے لئے " اتنے غیر مناسب حلیے میں بیٹھی ہوئی ہو؟ " اس نے پانی میں چمکتی ہوئیں اس کی دودھیاشپ میں ڈھلی ٹانگیں، بال اونچے ہونے کی وجہ سے نازک سی نظارہ دیتی گردن اور اڑتی نم ہوا سے چپکتی اس کی شرٹ جو اس کے جسم کے سارے خدوخال واضح کر رہی تھی کو دیکھتے ہوئے دانت پیسے۔

وہ اسے نظر انداز کرتی ہوئی سیدھی ہوئی اپنی ٹانگیں پانی سے نکال کر فولڈ کی ہوئی جینز کو سیدھا کرتے ہوئے نیچے کر کے اپنے بالوں کا ڈھیلا ہوتا ہوا جوڑا کھول کر انہیں دوبارہ لپیٹا۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔۔ "ڈی کے نے سوال دہرایا۔"

اوہ آپ۔۔۔"حور نے چونکنے کی ایکٹنگ کیں۔"

آپ کا ٹرپ کیسا رہا؟ اور اتنی جلدی آٹھ گھنٹوں میں ہی ختم ہو گیا؟"

۔۔۔"حور نے فارمل انداز میں دریافت کیا اور نہ اندر ہی اندر تو وہ اسے اچانک سے اپنے سامنے دیکھ کر ڈر گئی تھی

بورنگ بزنس میٹنگز بھگتا کر آ رہا ہوں رکنے کا پروگرام کینسل"

کر دیا۔۔۔"وہ اسے جواب دیتے ہوئے ایوا کی طرف متوجہ ہوا جو پول سے باہر نکل آئی تھی۔

سائیڈ پر رکھا تولیہ اٹھا کر ڈی کے نے ایوا کے بال صاف کیے اتنے میں وہ اپنا پرس اٹھا کر جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔

حور آپ کدھر جارہی ہیں؟۔۔" ایوانے فوری پوچھا وہ اس وقت " پوری بھیگی ہوئی تھی اور ہوا لگنے سے سردی سے کپکپا رہی تھی۔

میں اب گھر جارہی ہوں صبح جاب کے لئے ابھی اٹھنا ہے تھوڑا " ریسٹ کروں گی۔۔" وہ نرمی سے بولی۔

مگر حور ہم تو۔۔۔" ایوا بات کر رہی تھی کے ڈی کے نے بات کاٹی "۔

ایوامائی ڈاٹر آپ لوگوں کا کیا پروگرام تھا؟۔۔۔" حور سے پوچھنے " کی بجائے اس نے ڈائریکٹ ایوا سے پوچھا۔

ڈیڈی ہم نے پڑا ہٹ میں سنیک کھائے تھے اس کے بعد سوئمنگ " اور پھر ہم نے ڈنر کے لئے جانا تھا۔ " ایو اما یو سی سے بولی کہ اسے لگ رہا تھا کہ اب حور شاید نہیں جائے گی۔

" Sounds good to me"

ڈی کے نے ایو کے گال تھپتھپائے۔

ایو اجاؤ شاو رلے کر اپنا ڈریس چینج کر کے آؤں میں تب تک حور " سے بات کر کے پروگرام فائنل کرتا ہوں۔۔۔

اس نے ایو کو چینج رومز کی طرف بھیجنا چاہا پر وہ حور کو دیکھ رہی تھی اسے ڈر تھا کہ جب وہ کپڑے بدلنے جائے تو حور اسے چھوڑ کر واپس نہ چلی جائے۔

حور آپ ہمارے ساتھ ڈنر پر چلیں گی نا؟۔۔ "وہ آنکھوں میں " امید لئیے اسے دیکھ رہی تھی جس پر حور ناچاہتے ہوئے بھی صرف اس بچی کی خاطر اثبات میں سر ہلا گئی۔

تم آرام سے شاوور لیکر چینج کر کے آؤں تب تک میں بھی ایک ڈپ " لگا لیتا ہوں۔۔۔ "ڈی کے خوشدلی سے بولا تو ایو اسر ہلاتی ہوئی آگے چلی گئی۔

حور کو دیکھتے ہوئے ڈی کے نے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے ٹائی اتار کر اس کی طرف بڑھائی تو حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

تم ادھر بیٹھ جاؤ۔۔۔" اس نے پاس پڑی پلاسٹک چیمیر پر اسے "شانوں سے پکڑ کر بٹھایا پھر ایک ایک کر کے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے شرٹ پھر اس کے بعد بنیان اتار کر حور کو تھمائی جو اسے یوں دیکھ کر نظریں چرا گئی تھی۔

اب وہ پینٹ اتار رہا تھا جسے دیکھ کر حور نے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا تھا۔
پینٹ کے نیچے اس نے کیلون کلائن کے شارٹس پہن رکھے تھے ظاہر
ہے بلین ایئر آدمی تھا انڈرویئر بھی برانڈ ڈپہنتا تھا۔

پینٹ بھی حور کے پاس رکھ کر وہ سوئمنگ پول کی طرف بڑھ گیا تھا۔
اس کے جاتے ہی حور نے ایک گہری سانس لی پھر چور نظروں سے
اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں جم سی گئیں۔

اس کی فزیک بہت زبردست تھی چوڑے شولڈرز اور سینہ، ورزشی
بائسپ، سکس پیک ایب وہ بہت ہی پاور فل لگ رہا تھا اس کی کمر ٹرم
اور شپ میں تھی مگر اسے پتلا ہر گز نہیں کہا جاسکتا تھا۔

ڈی کے نے پول میں چھلانگ لگانے سے پہلے اچانک سے مڑ کر خود کو
تکنتی ہوئی حور کو دیکھ کر اسمائل پاس کرتے ہوئے آنکھ ماری جس پر
حور کا چہرہ سرخ پڑ گیا وہ جلدی سے نظریں جھکا گئی۔

وہ دو چکر پول کے کاٹ کر اپنے گیلے بال جھٹکتا ہوا باہر نکلا اور پول کے کنارے پر بجھیں پلاسٹک چمیر زپر حور کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

اس کے گھسنے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا پر وہ لا پر واہی سے بیٹھا ہوا تھا۔

میں تمہارے دماغ میں گھس کر جانا چاہتا ہوں کہ تم مجھے دیکھ کر " جیسا فیل کرتی ہوں۔۔۔ " وہ رکا۔

انفیکٹ میں اس پول میں تمہارے ساتھ سوئمنگ کرنا چاہتا ہوں " تمہیں اپنی بانہوں میں تھام کر سوئمنگ کا مزہ ہی کچھ اور ہو گا۔۔۔ " اس کی بے باک بات سن کر حور تپ اٹھی تھی۔

مجھ سے اس طرح بات مت کریں۔۔۔" وہ آس پاس لوگوں کا " خیال کرتی ہوئی آہستہ آواز میں بولی۔

کیوں؟۔۔۔" ڈی کے نے مسکرا کر سوال کیا۔ "

کیونکہ ہم اس وقت پبلک پلیس پر ہیں۔۔۔" وہ تپ کر بولی ورنہ " دل تو تھا کہ صاف صاف کہہ دے کہ کیا وہ اپنی بے عزتی اتنے لوگوں کے سامنے برداشت کر لے گا؟

یہاں تو ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے حور پھر یہ پابندی کیوں؟"۔۔۔" اس کے کہنے پر حور نے نظریں اٹھا کر چاروں جانب کوئی بھی نہیں تھا وہ دونوں واقعی اکیلے تھے۔۔۔

سب لوگ کدھر گئے؟ اور ایوا ابھی تک آئی نہیں۔۔۔۔۔ "وہ" پریشان ہوئی۔

سب چلے گئے مگر تم تو مجھ میں کھوئی ہوئیں تھیں اس لئے تمہیں "پتہ نہیں چلا اور ایوا دھردیکھوں جھولا جھول رہی ہے اسے ہماری آواز نہیں جائیگی۔۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا پبلک پلیس پر اس کی یہ بولڈ نیس حور کو شاکڈ کر گئی تھی۔

مسٹر خان پلیزیہ سب مت کریں۔۔۔۔۔ "اس نے ناگواری سے اس" کا حصار توڑنا چاہا۔

مگر کیوں نہ کروں جب کہ نکاح اسی لئے کیا ہے تو کیوں نہ کروں؟ "
 --- "

کیونکہ۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ "حور کا دماغ مناسب الفاظ ڈھونڈنے "
 لگا وہ انکار کا سولڈ بہانہ تراشنا چاہتی تھی پر اسے کوئی بہانہ سوچھ نہیں رہا
 تھا اور ڈی کے کی دست درازیاں بڑھتی جا رہی تھیں وہ اس کے بازو پر
 انگلی پھیرتے ہوئے اس کی گردن تک پہنچ گیا تھا پر وہ اس کے آگے
 سرنڈر نہیں کرنا چاہتی تھی نا ہی اس کے نزدیک ڈی کے کو اسے ہوں
 استعمال کرنے کا کوئی حق تھا۔

کیونکہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ "وہ تپ کر اس کی انگلی کو "
 پکڑ گئی تھی۔

کیوں؟ اچھا ایسا کرو تم میری باڈی کے جس حصے کو چاہوں چھولو " مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔ "اس کی بات سن کر حور کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

" Let me go Mr Khan"

وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے وجود پر سے جھٹکتی ہوئی پیچھے ہٹی۔

اب سے آپ اپنے ہاتھوں کو اپنی حد تک رکھیں اور اپنی حد سے تجاوز نہ کریں ورنہ میں کسی کا آپ کی بیٹی تک کا لحاظ نہیں کروں گی۔۔۔ "وہ زہر خندانہ انداز میں پھنکاری۔

ایوا۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ "اس نے پلٹ کر جھولا جھولتی ہوئی ایوا کو " زور سے آواز دی جو لباس بدل کر اس کے پاس آنے کی بجائے

جھولے میں لگ گئی تھی اگر وہ اس کے پاس ہوتی تو اس کا یہ خبیث
ڈیڈی کبھی بھی اس کے ساتھ اتنی نازیبا حرکات نہیں کر سکتا تھا۔

یس حور۔۔۔" ایوا جھولے سے اتر کر دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی "

ڈنر پر نہیں چلنا کیا؟" حور نے اس سے پوچھا۔ "

سوری حور وہ ڈیڈی سوئمنگ کر رہے تھے تو میں نے سوچا جھولا "

جھول لوں۔۔۔" وہ شرمندگی سے بولی۔

چلو ہم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔" اس نے آگے قدم بڑھائے "

حور میرا بیگ تو چینج روم میں رہ گیا میں ابھی لائی۔۔۔ "وہ حور کا " ہاتھ چھوڑ کر بھاگی حور اس کے پیچھے جارہی تھی جب اس کا ہاتھ ایک سخت گرفت میں آیا۔

ڈی کے نے اس کی کلائی تھام کر اسے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ کر اسے پول کی سائڈ دیوار سے پن کر کے اپنے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں رکھ کر اسے باؤنڈ کر دیا۔

لیٹس ڈواٹ ناؤ۔۔۔ "وہ برف لہجے میں بولتا ہوا اس کی گردن میں " منہ چھپانے لگا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ "وہ چلائی۔"

تمہیں چھوڑ دوں؟۔۔۔" اس کی گردن پر لو بائٹ کر کے اس نے "سراٹھایا۔

جب تک تمہارے اس خالی دماغ میں کیا کچھڑی پک رہی ہے یہ پتہ نا "چل جائے میں تمہیں چھوڑ دوں اس کا تو چانس ہی نہیں ہے۔۔۔" وہ بے پناہ سنجیدہ تھا۔

مجھے نہیں پتہ آپ کا کیا مطلب ہے بس آپ مجھے چھوڑ دیں ابو آتی "ہوگی۔۔۔" حور نے نظریں چرائیں اسے لگا جیسے ڈی کے کو اس کے بھاگنے کی پلاننگ کا پتہ چل گیا ہے۔

واٹ دا ہیل۔۔۔ مجھے صبح ہی جب میں اٹلا نٹک کے لئے نکلا تھا "فون پر تمہارے انداز و اطوار سے پتہ چل گیا تھا کہ تم کچھ الٹا کرنے

والی ہو پر اس وقت میرے پاس وقت نہیں تھا کہ میں آ کر تم سے باز
پرس کرتا صرف تمہاری وجہ سے میں پانچ دن کا کام مشین کی طرح
آٹھ گھنٹوں میں نبٹا کر آیا ہوں اور تم۔۔ نکاح کے بعد بھی ایسا بیسیو
کر رہی ہو اور تمہاری یہ گرین آنکھیں مجھے دیکھ کر شرم سے جھکنے کی
 بجائے شعلے اگل رہی ہیں۔۔ میں جاننا چاہتا ہوں ایسا کیوں ہے رات
تک تم ٹھیک تھیں نکاح تمہاری خواہش پر ہوا تو اب یہ سب کیوں؟ تم
بچی تو نہیں ہو جو ایک مرد کے تقاضوں کو سمجھ نہ سکو؟۔۔۔" وہ
پھنکارا۔

مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔۔" حور نے پورا زور لگایا خود کو چھڑانے کے "
لئیے پر وہ اپنی گرفت مزید ٹائٹ کر گیا۔

کس می حور۔۔۔ اسی شدت سے مجھے کس کرو جتنی شدت سے " " میں تمہیں کس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ "وہ بے باکی سے اس کے لبوں کو چھوتا ہوا بولا تو وہ چہرے کا رخ موڑ گئی۔

" Okay My Stubborn Lady ...

ڈی کے نے سختی سے اس کا جبرٹا پکڑ کر اس کے چہرے کا رخ اپنے سامنے کیا۔

تم چاہتی ہو پہل میں کروں تو اس فائن ودی میں تمہیں مایوس " " نہیں کروں گا۔۔۔۔ "وہ اس کے چہرے پر جھکا ساری دنیا بھلا گیا تھا۔

آئی مسڈ ہو ضدی لڑکی۔۔۔ آئی مسڈ یو لائک آہیل۔۔۔۔ "وہ " سرگوشی کر رہا تھا۔ حور نے اپنا سانس تک روک لیا تھا وہ اس کے

ساتھ مگن تھا جب موقع دیکھ کر حور نے اس کے بازوؤں کا حصار توڑنا
چاہا پر وہ اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کی یہ کوشش ناکام بنا گیا۔

اتنی جلدی کیا ہے حور؟۔۔۔ "اس کی جذبوں سے بو جھل آواز "
ابھری اب حور کے اعصاب مکمل جواب دے چکے تھے وہ کب تک
ایک جوان تو انامرد کا مقابلہ کرتی؟
وہ اس کی شدتوں سے گھبرا کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

ڈونٹ ویپ مائی لو۔۔۔ ڈونٹ۔۔۔ "اس سے الگ ہو کر ڈی کے "
نے اس کے آنسو صاف کئے۔

سارے راستے میں تمہیں سوچتا رہا تمہارا یہ خوبصورت وجود۔۔۔"

حور مائی ڈار لنگ میں تمہیں اپنے بیڈ روم میں اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ اپنی خواہش بیان کر رہا تھا۔

دلاور۔۔۔۔" وہ سسکی اپنا نام پہلی باریوں اس کی زبان سے سن کر " وہ حیران ہوا اس سے پہلے اسے اپنا نام کبھی اتنا اچھا نہیں لگا تھا۔

آپ۔۔۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے وقت دیں گے۔۔۔" حور نے اسے یاد دلایا۔

ہمم تو۔۔۔" ڈی کے نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا "۔

پلیز ابھی مجھے چھوڑ دیں میں ابھی اس سب کے لئے تیار نہیں ہوں "۔۔۔" اس نے ریکوئسٹ کی۔

او کے۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ ہٹاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ "

وہ حور پر سے اپنے ہاتھ ہٹا چکا تھا پر راستہ دینے کی بجائے اس کے سامنے کسی پہاڑ کی طرح تن کر کھڑا تھا۔

راستہ دیں۔۔۔۔" حور نے سنجیدگی سے کہا۔ "

پہلے یہ تسلیم کرو کہ تم بھی مجھے پسند کرتی ہوں میرے ساتھ "

ریشٹن میں رہنا چاہتی ہو۔۔۔" وہ الگ ہی ڈیمانڈ کر رہا تھا حور کو ایسا لگا

کہ جیسے اس نے اس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ مارا ہو آخر کس

اینگل سے اسے لگا کہ وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے؟ آخر وہ کمزور ہی

کیوں پڑی کہ اس کی جرات بڑھ گئی؟ آخر وہ رکی ہی کیوں؟۔۔۔۔

اس نے نظریں چراتے ہوئے خود کو کمپوز کر کے سائیڈ پر رکھا اپنا پرس اٹھایا۔

کیا آپ اپنی ہر بے بی سٹر کو اسی طرح پے کرتے ہیں؟۔۔ "وہ" ٹھنڈے لہجے میں بولی۔

اس کی بات سن کر ڈمی کے خاموش ہو گیا اور بلا کی سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

راستے سے ہٹیں۔۔۔۔ "وہ کسی بھی قیمت پر اب یہاں رک کر" اس آدمی کے ساتھ وقت گزارنا نہیں چاہتی تھی ایوا کی خاطر بھی نہیں وہ جانتی تھی کہ ایوا کی فیلنگز ہرٹ ہو نگلیں پر اب وہ مزید سہنے کو تیار نہیں تھی۔

ایوا۔۔۔"ڈی کے نے اسی جگہ کھڑے کھڑے ایوا کو آواز لگائی۔"

یس ڈیڈی۔۔۔"وہ بچی بھاگتی ہوئی آئی اس کا سانس بھاگنے کی وجہ سے پھول گیا تھا۔"

ڈنر پر نہیں چلنا؟۔۔۔"وہ حور پر نظریں جمائے ایوا سے سوال کر رہا تھا۔"

ون منٹ ڈیڈی۔۔۔۔"ایوار کی۔"

حور کیا آپ میرے بالوں کی فرنیچ ناٹ بنا دینگی؟ دیکھیں یہ شاور " لیکر خراب ہو گئے ہیں۔۔۔۔ " وہ حور کا ہاتھ پکڑ کر اس سے فرمائش کر رہی تھی۔

حور انکار کرنا چاہتی تھی پر ایوا جس طرح اپنی آنکھوں میں ایک امید لئیے اسے دیکھ رہی تھی وہ منع نہیں کر پائی۔

آف کورس۔۔۔۔ " وہ ایوا کو ساتھ لئیے وہیں پلاسٹک چیئر پر بیٹھ گئی " پھر اس نے اپنا پرس کھول کر اس میں سے برش نکالا اور ایوا کے گیلے الجھے سنہری بالوں کو دو حصوں میں کر کے نرمی سے سلجھانے لگی۔

ڈی کے ان دونوں کو مصروف دیکھ کر فریش ہونے چینیج روم میں چلا گیا تھا۔

بال سلجھا کر اس نے ایوا کی دو فرنیچ چوٹیاں باندھ دی تھیں۔

ای بی بی سیسی حور آپ نے کتنی اچھی چوٹی بنائی ہے کاش میں بھی یہ " خود سے بنانا سیکھ سکوں۔۔۔ " وہ اپنے بالوں کو فرنیچ اسٹائل میں بندھا دیکھ کر خوش ہوئی۔

فرنیچ ناٹ کو خود سے بنانا امپو سیبل ہے میں نے بھی اپنی سسٹرنور " کے بالوں پر بنانا سیکھی تھی۔۔۔۔۔ " حور نے نرمی سے کہا۔

حور اب آپ جلدی سے کھڑی ہو جائیں ڈیڈی ویٹ کر رہے ہیں " اور پتہ ہے۔۔۔ " وہ آگے کو کھسکی۔

ڈیڈی کو ویٹ کرنا پسند نہیں ہے۔۔۔" ایوانے حور کے کان میں " سرگوشی کی۔

ایوانے بات سن کر حور نے اسے دونوں کندھوں سے نرمی سے تھام کر اپنی طرف اس کا رخ کیا۔

ایوانے تمہیں برا تو نہیں لگے گا اگر میں ڈنرا سکپ کر کے اپنے گھر چلی " جاؤں؟ میں بہت تھک گئی ہوں اور ابھی مجھے گھر جا کر لانڈری بھی کرنی ہے ورنہ صبح جاب پر جانے کے لئے میرا یونیفارم گندہ ہوگا۔ تم سمجھ رہی ہو نا میری بات؟ میری پر اہلم۔۔۔" وہ اپنی مجبوری اس گیارہ سال کی بچی کو بتا کر یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

ایوانے کا چہرہ اس کی بات سن کر اترنے لگا تھا بس رونے کی کسر رہ گئی تھی وہ حور کی بات نہیں سمجھی تھی بس اسے اچانک سے یوں حور کا پلان بدلنا سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

دیکھوں تین دن سے تم نے اپنے ڈیڈی کے ساتھ وقت نہیں " گزارا ہے کہ تمہاری طبیعت خراب تھی میرے خیال سے اگر آج کی ایوننگ تم اپنے ڈیڈی کے ساتھ اکیلے گزارو گی تو تمہارے ڈیڈی کو بھی اچھا لگے گا۔۔۔" اس نے اب دوسری طرح سے سمجھایا۔

" I don't know Hoor but truth is ڈیڈی کو آپ سے بات کرنا اچھا لگتا ہے کیونکہ آپ بڑی ہیں نا میں تو بچی ہوں مجھ سے وہ بات نہیں کرتے۔۔۔" ایوانے الجھے الجھے انداز میں سوچتے ہوئے کہا۔

ایوانے کی بات اس کا تجزیہ سن کر حور ساکت رہ گئی تھی وہ گیارہ سال کی بچی بھی اپنے باپ کا اس کی جانب جھکاؤ نوٹ کر چکی تھی۔

ایوا۔۔۔ ابھی میرا جانا ضروری ہے اور تمہارے ڈیڈی کو میرے " جانے کا پتہ ہے وہ جانتے ہیں کہ میں تم لوگوں کے ساتھ ڈنر پر نہیں آرہی۔۔۔ " حور نے صاف جھوٹ بولا اتنا تو وہ بھی جانتی تھی کہ ڈی کے اپنی بیٹی کے آگے اس کے جھوٹ کو جھوٹ نہیں کہے گا۔

میں کل تم سے فون پر بات کروں گی اوکے۔۔۔۔ " حور نے اسے " تسلی دی اور کھڑی ہو گئی۔

اوکے۔۔۔ " ایوا ادا سی سے بولی پھر اچانک سے اسے جیسے کچھ یاد آیا " -

حور آپ کو کیا لگتا ہے کیا ڈیڈی میرا یہ فرینچ ناٹ والا ہسٹیراسٹائل " لائک کریں گے۔۔۔ " اس کی بات سن کر حور مسکرائی اور تھوڑا جھک کر ایوا کے گالوں پر پیار کیا۔

انہیں تم اس ہسٹیراسٹائل میں بہت پیاری اور کیوٹ لگو گی اوکے "۔۔۔ اب اپنے ڈیڈی کے ساتھ اچھا ٹائم اسپینڈ کرنا اور جب تک ڈیڈی باہر نہیں آجائیں یہاں سے ہلنا نہیں میں جاتے جاتے سیکورٹی گارڈ کو بھی تمہاری پروٹیکشن کا کہہ دوں گی۔۔۔ " وہ نرمی سے بولی۔

بائے ایوا۔۔۔ کل بات کریں گے۔۔۔ " وہ ہاتھ ہلاتی وہاں سے واپسی کے لئے چلنا شروع ہو گئی سائیڈ پر کھڑے سیکورٹی گارڈ کو ہدایت دے کر وہ تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

آدھے راستے تک اس نے کھل کر سانس نہیں لیا تھا وہ بار بار پلٹ کر پیچھے دیکھتی رہی تھی کہ کہیں ڈی کے کی لنکن اس کا پیچھا نہ کر رہی ہو۔

گھر پہنچ کر اس نے اپنا بیگ سائیڈ پر رکھا اور خود آنکھیں بند کر کے کاؤچ پر گر گئی جیسے بہت لمبا سفر طے کر کے آرہی ہوں۔
ڈی کے کو کیا پرواہ کہ میں ساتھ ڈنر کروں یا نہ کروں۔۔۔ اسے تو "کوئی بھی اور لڑکی جو اس کی ڈیمانڈز پوری کر سکے آرام سے مل جائے گی۔۔۔" وہ بہت نیگیٹیو سوچ رہی تھی پر وہ ڈی کے کو کسی دوسری لڑکی کے ساتھ امیجن کر کے تھرا گئی۔۔

کیا وہ دوسری لڑکیوں کو بھی ایسے ہی چھوٹا ہو گا جیسے مجھے چھوٹا؟"
۔۔۔۔ "حور کا چہرہ اس کی بے باکیاں یاد کر کے بری طرح سے بلش ہوا۔

وہ کسی کو بھی چھوئے، کیسے بھی چھوئے مجھے فرق نہیں پڑنا چاہئے۔"
۔۔ "وہ خود کو ڈپٹی ہوئی کاؤچ پر سے اٹھی۔

ایو ایک گیارہ سال کی معصوم بچی تھی جو اپنی ماں سے محروم ہو چکی
تھی اور اس کا باپ ایک نمبر کا کائیاں چالاک آدمی تھا اس سے پہلے
اس کا ضمیر اسے ایو اسے جھوٹ بولنے پر ملامت کرتا وہ اپنی بات کو سچ
ثابت کرنے اور اپنا دماغ ان باپ بیٹی پر سے ہٹانے کے لئے کام کرنے
کے لئے کمر کس چکی تھی۔

پہلے اس نے اپنے میلے کپڑوں کی لانڈری کی پھر پورے فلیٹ کی
ڈسٹنگ اور ویکو منگ کر کے شاور لینے چلی گئی فریش ہو کر اس نے
اپنے بال سلجھائے پھر نیل کٹر لے کر اپنے ناخن شپ کرنے لگی اس
سب سے فارغ ہو کر اس نے اپنا لیپ ٹاپ اوپن کر کے بلز کی پیمنٹ

کی ان سب کاموں میں خود کو مصروف کرنے کے باوجود اس کا ذہن
ڈی کے میں اٹکا ہوا تھا جس سے جتنا وہ جان جھڑانا چاہ رہی تھی اتنا ہی
وہ گلے پڑ رہا تھا۔

تنگ آکر وہ کچن میں آئی کچھ پکانے کا موڈ تو تھا نہیں اس نے فرج کھول
کر مشروم سوپ کا کین نکالا اور پلٹ کر کاؤنٹر پر آکر کین اوپنر سے
اسے کھول کر گرم کرنے کے بعد پیالی میں نکال کر ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی

ڈی کے اس وقت ایوا کو لے کر کون سے ریسٹورانٹ گیا ہوگا؟

ایوا کا موڈ اسپانسی کھانا ٹرائے کرنے کا تھا کیا ڈی کے نے اس کی پسند
کا آرڈر کیا ہوگا؟

وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان دونوں باپ بیٹی کے بارے میں سوپ میں
چمچہ ہلاتے ہوئے سوچے جا رہی تھی۔

جب ڈی کے باہر نکلا ہوگا تو اسے ناپا کر اس نے کیا کیا ہوگا؟
کیا اسے غصہ آیا ہوگا؟ یا اسے کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔۔۔۔
وہ سوپ کو اسی طرح میز پر چھوڑ کر اٹھی اور کچن کی لائٹس بند کر کے
اپنے بیڈ روم میں آکر سونے کے لیٹے لیٹ گئی سائیڈ لیپ آف کر کے
اس نے لحاف میں منہ چھپایا ہی تھا کہ اس کا سیل فون رنگ کرنے لگا۔
فون کی بیل سن کر حور کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا وہ ذرا سا اونچی
ہوئی اور سائیڈ میز پر رکھا فون اٹھایا۔

پرائیوٹ نمبر؟۔۔۔۔ کہیں یہ ڈی کے تو نہیں؟۔۔۔۔ "وہ پریشان "
ہوئی فون اس نے واپس رکھ دیا تھا پر کرنے والا بھی ڈھیٹ تھا کال پر

کال کئیے چلا جا رہا تھا اس نے فون اٹھایا ایک گہری سانس بھر کر خود کو
ڈی کے کی آواز سننے کے لیئے تیار کرتے ہوئے کال رسیو کی۔

حور میں ہیری۔۔۔۔ "اس کے کو لیگ کی آواز ابھری۔"

اوہ۔۔۔۔ "وہ چونکی۔"

ہیلو ہیری۔۔۔۔ "اس نے سنبھل کر اسے مخاطب کیا۔"

سوری اگر میں نے تمہیں جگادیا یا وہ سائیکو باس جہاں کہیں بھی "
گیا تھا واپس آگیا ہے اور بہت تپا ہوا لگ رہا تھا اس نے کل صبح ٹھیک

آٹھ بجے سارے ڈپارٹمنٹ ہیڈز کو میٹنگ میں بلایا ہے اور سنو الارم

لگالینا میں مشورہ دوں گا کہ کچھ بھی ہو جائے لیٹ مت ہونا وہ اچھے

موڈ میں نہیں ہے فضول میں سنا دے گا۔۔۔۔ "ہیری نے اسے پیغام

پہنچاتے ہوئے مشورہ دیا۔

ک کیا تمہیں پتہ ہے کہ باس کو کس بات نے اپ سیٹ کیا ہے؟ "۔۔ "حور کے گلے میں گلتی سی ابھری۔

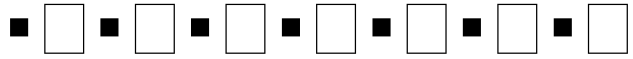
اپ سیٹ؟ نو حور یہ تو بہت چھوٹا لفظ ہے اس نے مجھ سے آگ " اگلے لہجے میں کال کر کے فوری میٹنگ اریج کرنے کا حکم دیا ہے اب مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں مجھ سے تو کوئی غلطی نہیں ہوگئی خیر تم سو" جاؤں اور صبح وقت سے پہنچ جانا

وہ فون بند کر کے پریشان سی ہوگئی تھی اور اب بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی اپنا نچلا لب دانتوں میں دبائے اپنی انگلیوں کے ناخنوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔

ہیری کو تو نہیں پراسے اچھی طرح سے پتہ تھا کہ ڈی کے کو کس بات پر اتنا غصہ آیا ہے اب اسے ڈر تھا کہ اگر ڈی کے سب کے سامنے اس پر بھڑک اٹھایا اسے جاب سے نکال دیا تو اس سب سے اس کا کوئی بھی

کو لیگ یا کوور کر اس کے اور ڈی کے کے بارے میں کچھ نہ جان جائے

وقت گزر رہا تھا اتنی پریشانی میں اب نیند کسے آنی تھی وہ پریشان سی
بس اب صبح ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔



لبی گول کا نفرنس ٹیبل پر کے گرد سب ہی لوگ ٹینشن اور پریشان
سے بیٹھے ہوئے تھے سب کو اپنی اپنی نوکری کی فکر لگی ہوئی تھی اتنے
عرصے سے تو کبھی بھی ڈی کے اس ایسیوز منٹ پارک کی طرف آیا
ہی نہیں تھا اور اب یوں اس طرح اچانک سے رات کو کال کر کے ان
سب کو میٹنگ کے لئے بلانا اور بقول ہیری وہ غصے میں بھی تھا۔۔
ان سب کی انزائٹی گھڑی کی ٹک ٹک کے ساتھ بڑھ رہی تھی وہ سب
کی آدھا گھنٹہ پہلے ادھر آگئے تھے۔

میں کافی بناتی ہوں۔۔۔" سب کے اترے ہوئے چہروں کو دیکھتی " ہوئی نینسی اٹھی اور کچھ دیر بعد ان پانچوں کے لئے کافی بنالائی یہ چھ کے چھ اس بڑے سے جزیرے اور اس جزیرے کے طول و عرض پر بنے اینیوزٹ پارک ہوٹلز وغیرہ کے ایگزیکٹو تھے۔

سب بس ایک ہی بات سوچ رہے تھے کہ آخر غلطی کس سے ہوئی ہے؟ کیا ڈی کے ان سب کو فائر کر دے گا؟ آخر اتنی صبح بلانے کا مقصد کیا تھا؟

آٹھ بجتے ہی کانفرنس روم کا دروازہ کھلا اور بلا کا سنجیدہ ڈی کے اندر داخل ہو کر سیدھا کانفرنس ٹیبل کے ہیڈ چئیر کے پاس آ گیا۔ حور نے اپنی نظریں میز پر رکھے کافی پاٹ کر جمادی تھی پر کن اکھیوں سے اس نے ڈی کے کو دیکھا اور حیران رہ گئی۔

یہ ایک آفیشیل میٹنگ تھی اسے لگا تھا کہ وہ پرفیکشنسٹ پسند بندہ سوٹ ٹائی میں ڈریس اپ ہو گا پر وہ تو کیزنوئل سی جینز کے اوپر لائٹ

سافٹ یلو کلر کی سپورٹس شرٹ پہننے ہوئے تھا جو اس کے چہرے کی رنگت پر بہت سوٹ کر رہی تھی۔

وہ بس کن اکھیوں سے اسے دیکھنے کے بعد واپس اپنا فوکس کافی پاٹ پر کر چکی تھی جیسے اس سے اہم ادھر اور کچھ نہ ہو۔

وہ کانفرنس ٹیبل میں سربراہی کرسی کے نزدیک پہنچ کر سب کو دیکھ رہا تھا وہ چھ ڈائریکٹرز اسے دیکھ کر تعظیم میں کھڑے ہو گئے تھے حور کھڑی تو ہو گئی تھی پر اس نے اپنی نظریں کافی پاٹ پر سے نہیں ہٹائیں تھیں۔

" Good Morning Sit down every one
.."

اس کی بھاری گھبیر آواز ابھری تو وہ چھ اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئے ان سب کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈی کے جج ہو اور وہ ابھی انہیں ان کی خامیاں اور غلطیاں بتا کر فائر کرنے والا ہو۔۔

" We have a problem"

ڈی کے نے بے حد سنجیدگی سے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑے فولڈر سے کچھ رول کٹیے ہوئے پیپرز نکال کر میز پر رکھے۔ اس کا یہ کہنا کہ کوئی پرابلم ہے ان سب کی سانسیں روک گیا تھا اور وہ بڑے سکون سے اپنے کہے الفاظ پر ان سب کے چہروں کے اتار چڑھاؤ نوٹ کر رہا تھا ان چھ کی چھ ڈائریکٹرز کی نظریں اب میز پر رول کٹیے ہوئے پیپرز کے اوپر تھیں کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلاتھا۔ ڈی کے ایمپوز منٹ پارک میرے لیئے ضرورت سے زیادہ پرافٹ " کما رہا ہے۔۔۔" اس کی آواز سن کر سب نے ہی چونک کر اپنی نظریں ان پیپرز پر سے ہٹا کر ایک ساتھ اسے دیکھا ان سب کے چہروں پر بے

یقینی تھی وہ تو ناجانے کیا کیا سوچے بیٹھے تھے نینسی نے تو نئی جاب ڈھونڈنے کی تیاری تک کر لی تھی۔

آپ سب کی محنت سے اس سیزن ہم نے بہت زیادہ منافع کمایا " ہے جس کے لئے آپ سب کا بہت شکریہ اب پر اہلم یہ ہے کہ اتنا سارا پرافٹ گورنمنٹ کو ہضم نہیں ہو گا اور وہ ضرورت سے زیادہ ٹیکس لگا دیں گے ہاں اگر یہ پرافٹ دوبارہ اسی آئیر لینڈ بزنس میں انویسٹ کر دوں تو بچت ہو سکتی ہے۔۔۔ " وہ گول میز کے گرد گھومتا ہوا بات کر رہا تھا۔

میں یہ رقم کیسے خرچ کروں؟ کل سے یہی سوچ رہا تھا۔۔۔ " وہ " اب میز پر پڑی پینسل اٹھا کر اس سے کھیلتا ہوا اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" Get Creative ...

مجھے آپ لوگ اپنے اپنے کری ایٹیو ایڈیاز دیں۔۔۔۔" اس نے
پینسل واپس میز پر رکھ کر کرسی سے ٹیک لگالی جیسے کہہ رہا ہو کہ
شروع ہو جاؤ۔

آپ نے جو نئی رائٹرز لگانے کی بات کی تھی وہ اس پرافٹ سے ہٹ
کر تھی یا وہ اس میں شامل ہے؟۔۔" ڈاریکٹر آف آپریشن نے سوال
کیا۔

اگلے سال میں نئے سیزن کے لئے میں پہلے ہی جرمنی کی ایک
کمپنی سے نیورائٹرز خرید چکا ہوں اور ان کی پیمینٹ بھی ادا کر دی گئی
ہے ہیرلسن۔۔۔" ڈی کے نے مسکرا کر جواب دیا پھر اپنا رخ
بیمیننس ڈاریکٹر کی طرف کیا۔

جنوری میں یہ رائٹرز یہاں آئرلینڈ میں ڈیلور ہو جائینگے اس کے بعد
ان کا سیٹ اپ سیفٹی آڈٹ لینڈ اسکیپ سب تم نے کروانا ہے اور اس

کے لئے تمہیں جس کمپنی کو ہائر کرنا ہو جس ڈیزائنر کو کانٹریکٹ دینا
"ہو اس پر کام شروع کروادو۔۔۔"

یس سر۔۔۔ "وہ ڈائریکٹر جلدی سے بولا۔"

اوکے اب باقی سب کیا کہتے ہیں میں سننا چاہتا ہوں۔۔۔ "وہ"
سکون سے حور پر ایک نظر ڈال کر سیدھا ہوا۔

ہم سب کی تنخواہوں میں اضافے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"
۔۔۔ "ڈائریکٹر آف ہیومن ریسورس نے مسکرا کر کہا جسے سن کر ڈی
کے سمیت سوائے حور کے سب ہی ہنس پڑے تھے۔

"You got it man...."

پندرہ پرسنٹ کا اضافہ فوری کیا جائے اور باقی ڈیلیویجز پر کام کرنے
والے ورکرز کا ریٹ بھی بڑھا دیں۔۔۔ "وہ بڑے ہی طریقے سے
بات کر رہا تھا۔

لیس سر میں آج سے ہی اس پر کام شروع کرتا ہوں اگلے ماہ تک "

"سب ہو جائے گا۔۔۔"

وہ سب باتیں کر رہے تھے اور حور کا اپنا آپ پر سکون ہوتا محسوس ہو رہا تھا جیسے شانوں سے بھاری بوجھ سا سرک گیا ہو کہ ڈی کے نے اسے اگنور کیا ہوا تھا۔

آپ نے کوئی رائے نہیں دی مس حور۔۔۔ "اچانک سے وہ اسٹیل " گرے آنکھیں اس پر مرکوز ہوئیں تھیں۔

ڈی کے کا سنجیدہ سخت لہجہ سن کر وہ ذرہ برابر بھی گھبرائی نہیں تھی بلکہ کونفیڈنس سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

لیس مسٹر خان میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔ "ڈی کے نے "

سنجیدگی سے ہاتھ ہلا کر اسے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔

میرے ڈپارٹمنٹ نے جتنے بھی کسمپوز سروے کئے ہیں ان سب " سے ایک بات واضح ہے کہ پارک مختلف رائیڈز پر میں لمبی لمبی لائنز

میں اپنی باری کا انتظار کرتے کرتے کسمٹرز کو فت کا شکار ہو جاتے ہیں
--"

ویٹ لائن کے سلسلے میں ہم کوئی مدد نہیں کر سکتے ایک اچھی "
معیاری تفریح کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے۔۔۔" ڈی کے نے اسے
ٹوکا۔

میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہی کہ ویٹنگ لائنز ہٹا دیں مگر ہم کسمٹرز "
کی بوریت ختم کرنے کے لئے کچھ اقدامات کر سکتے ہیں جس سے
انہیں احساس ہی نہ کو کہ وہ کتنی دیر سے اپنی باری آنے کا انتظار
کر رہے ہیں۔۔۔" حور کی بات سن کر سارے ہی ڈائریکٹرز اسے دیکھنے
لگے تھے۔

میرا سنجیشن ہے کہ ہم لائو میوزک بینڈاریج کریں جس میں دس "
بارہ میوزیشنز کا سٹیوم میں ایک رنگ برنگی اوپن کار میں سوار ہوں
اور پارک میں ہر اسٹاپ پر رک کر انٹرٹین کریں اس کے علاوہ ہم

کوئی چالاک سامیجیشن بھی ہائر کر سکتے ہیں جو اپنی ٹرس سے لوگوں کی توجہ اپنے اوپر رکھ سکتا ہو۔۔۔

آج کے دور میں یہ ٹریولنگ ٹائپ میوزک بینڈ کدھر سے ملے گا؟ "۔۔ ڈی کے کمنیوں کے بل میز پر آگے کو جھکتا ہوا اسے بغور دیکھتا ہو اسوال کر رہا تھا۔

آپ کے پاس ادھر لائیو شوڈ پارٹمنٹ موجود ہے آئی تھنک ان کے لئے ایسے میوزیشن اور میجیشن کو ہائر کرنے میں کوئی پرالہم نہیں ہونی چاہیے۔۔ "حور کی بات سن کر اس لائیوڈ پارٹمنٹ کے ڈاریکٹر نے بے چینی سے اپنا پہلو بدلا تھا۔

آپ کیا کہتے ہیں مسٹر ایشن۔۔۔ "ڈی کے نے ساٹھ سال کے سب سے سینئر لائیوڈ پارٹمنٹ کے ہیڈ کو مخاطب کیا۔ "اچھا آئیڈیا ہے۔۔۔"

کچھ مزید اینیڈ یا زڈ سکس کرنے کے آدھے گھنٹے بعد میٹنگ ختم کر دی گئی تھی ڈی کے اب فارمل انداز میں سب سے باتیں کر رہا تھا جب خاموشی سے سب کی نظر سے بچتے ہوئے حور میٹنگ روم سے نکلنے لگی

مس حور ویٹ آمنٹ۔۔۔ "ڈی کے کی عقابی نگاہیں اس کی ایک ایک جنبش پر تھیں۔

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ "وہر کا "

ایکسیوز می گائیز مجھے اجازت دیں میں مس حور کے ساتھ ان کے " ڈپارٹمنٹ تک واک کر کے ڈسکشن کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ "وہ اٹھا اور باوقار انداز میں چلتا ہوا حور کے نزدیک آیا۔

حور کا گیسٹ ریلیشنز ڈپارٹمنٹ پارک کے بیچ میں تھا مین آفس سے آدھے گھنٹے کی واک پر اور اس پر ڈی کے کا ساتھ ہونا۔۔۔ وہ دانت

پس کر رہ گئی تھی کہ سب کے سامنے کچھ کہہ کر خود کو مشکوک بھی بنانا نہیں چاہتی تھی۔

وہ دونوں آفس سے نکل کر ساتھ چلتے ہوئے باہر نکلے صبح کا وقت تھا ٹھنڈی ہوا اور سورج کی نرم شعاعوں نے ان دونوں کا استقبال کیا تھا۔
میں سی سائیڈ کا ایریا چیک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔" ڈی کے نے ہاتھ " کے اشارے سے اسے دوسری سمت چلنے کا اشارہ کیا۔
آئی ایم سوری میں آپ کو کمپنی نہیں دے سکتی مجھے اپنے کام پر پہنچنا " ہے۔۔۔۔۔"

مس حور آپ اس وقت اپنے کام پر ہی ہیں۔۔۔۔۔" وہ سختی سے بولتا " ہوا اسے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے تیز رنگوں والی اوپن کارٹ (گاڑی) کو روک چکا تھا۔

گڈ مارننگ مس حور۔۔۔۔۔" گاڑی میں بیٹھ لڑکا خوشدلی سے حور کو " دیکھ کر مسکرایا۔

گڈ مارنگ ٹام۔۔ "حور نے نرمی سے جواب دیا۔"

ینگ مین ہمیں آگے پورٹ کے پاس چھوڑ دو۔۔ "ڈی کے نے"
. اسے آرڈر دیا تو ٹام نے اجازت طلب نظروں سے حور کو دیکھا
سوری یہ سروس آپ کے لئے نہیں ہے۔۔۔ "وہ لڑکا انکار کر گیا۔"

"It's alright Tom ..

یہ جہاں جانا چاہیں انہیں لے جاؤں یہ مسٹر ڈی کے ہیں اس آئرلینڈ
کے مالک۔۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے تعارف کروایا۔

حور نے منہ سے ڈی کے کا تعارف سن کر اس لڑکے کے چہرے پر
ہوائیاں اڑنے لگی تھیں

سس سوری سر۔۔۔ "وہ بوکھلا کر کارٹ سے نیچے اتر آیا۔"

سر سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا آپ۔۔۔ سر یہ کارٹ " صرف اسٹاف کے لئے چلتی ہیں میں نے آپ کو اس لئے منع کیا تھا۔ "ٹام اچھا خاصا بوکھلایا ہوا تھا۔

تم نے اپنی جاب اچھے طریقے سے کی ڈونٹ بی آفریڈ۔ ڈرنے کی " ضرورت نہیں ہے اب کیا ہم چل سکتے ہیں؟

شیور مسٹر ڈی کے۔۔۔ "وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلاتا گاڑی کا " دروازہ ادب سے کھول گیا۔

لیڈیز فرسٹ۔۔۔ "ڈی کے نے حور کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ " خاموشی سے بیٹھ گئی کہ جانتی تھی اپنی بات منوائے بغیر وہ مانے گا نہیں۔

لمبے گھنے پام کے درختوں سے ڈھکی سڑک پر گاڑی چلتے چلتے اپنی منزل پر پہنچ چکی تھی۔

گاڑی سے اتر کر ٹام کو جانے کا کہہ کر ڈی کے حور کی طرف متوجہ ہوا
جو تیزی سے قدم اٹھا کر اس سے دور جا رہی تھی تین سے چار لمبے
قدم اٹھا کر وہ اسے گھیر چکا تھا اس کا بازو پکڑ کر اسے روکتے ہوئے ڈی
کے نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

او کے حور اب یہ سب بہت ہو گیا "

Enough women stop all this non-
sense ..."

وہ دھاڑا۔۔۔

یہ سمندر کا کنارہ تھا صبح کا وقت تھا دور دور تک کوئی نہیں تھا انہیں
ڈسٹرب کرنے والا۔

کل بزدلوں کی طرح بھاگنے سے پہلے تم نے کیا بکواس کی تھی بے "
 بی سٹر کے حوالے سے؟ تمہارا مطلب کیا تھا اس سب بکواس سے؟
 ----"

میں بھاگی نہیں تھی۔۔۔ "وہ اپنا بازو چھڑاتی ہوئی چلا اٹھی۔"
 اور نہ ہی میں بزدل ہوں۔۔۔۔ "وہ سختی سے بولی۔"

ایک بچی کو اپنے مقاصد سے استعمال کر کے سچویشن سے بچ کر "
 بھاگ جانا بزدلی ہی کہلائی گی۔۔۔۔ "وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

مجھے دوسروں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے پر کم سے کم "
 آپ سے کوئی لیکچر نہیں سننا مسٹر خان۔۔۔۔ "وہ تپ کر بولی

واٹ دا ہیل! تمہارا مطلب کیا ہے؟۔۔۔" وہ دھاڑا کہ یہ لڑکی "مسلسل اسے ٹیز کر رہی تھی۔

جیسے آپ کو تو کچھ پتہ ہی نہیں۔۔۔ فضول رو مینس جھاڑ کر زبردستی " کر کے ایک لڑکی کو اپنے نکاح میں لینا تا کہ آپ کی بیٹی کے لیے فل ٹائم فری میں بے بی سٹر مل سکے۔۔۔۔۔" وہ بنار کے کہہ گئی اس کی بات سن کر ڈی کے کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے اور وہ سر جھٹک کر زور سے ہنس پڑا اور ہنستا چلا گیا۔

گڈ گاڈ۔۔۔" کچھ دیر بعد اس نے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔ "

تم اپنے آپ کو بہت ہی زیادہ انڈر اسٹیمیٹ کر رہی ہو۔۔۔ فری بے " بی سٹر؟۔۔۔" اس نے ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے بس یہی چاہتا ہوں کہ تم میری بیٹی کی " بے بی سٹر بن جاؤں؟۔۔۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوا۔

آپ کے مقاصد میں اچھی طرح جان گئی ہوں۔۔۔" وہ تنفر سے "

بولی

واقعی؟۔۔۔" وہ آگے بڑھا اور اپنی انگلیاں سختی سے حور نے "

کندھوں پر گاڑ دیں۔

" حور تمہیں کیا لگتا ہے میں بے بی سٹر افورڈ نہیں کر سکتا؟۔۔۔ "

افورڈ کرنے کی یا پیسوں کی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔" حور نے اس " کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی۔

تو پھر کیا بات ہے؟۔۔۔" اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ "

ایو ا مجھے پسند کرتی ہے میرے ساتھ کمفر ٹیبل محسوس کرتی ہے اسی " لئیے اسے میرے پاس چھوڑ کر آپ اطمینان سے اپنے کام سے کئی کئی "دن باہر جاسکتے ہیں۔۔۔۔

یہ سچ ہے کہ میں خوش ہوں کہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ " بہت کمفر ٹیبل ہو میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ تم ایو ا کے لئیے بیسٹ ہو جو ہمارے ریلیشن شپ کے لئیے بہت ضروری ہے اور اگر تم دونوں کی ہی آپس میں نہیں بنتی تو ہمارے اس ریلیشن شپ میں کئی "مسائل جنم لے سکتے تھے۔۔

ہمارے؟ ہمارا کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ہوگا "۔۔۔ "وہ سختی سے بولی۔

آخر تم اس بات کو تسلیم کرنے سے اتنا ڈرتی کیوں ہو حور؟۔۔۔ " اس نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر جھٹکا۔

میں نے ہیری سے تمہاری فائل نکلوائی تھی یہ جاننے کے لئے کہ " کہیں تم کسی اور میں انوالو تو نہیں ہو؟ یا تمہاری زندگی میں کوئی تھا یا ہے پر اس نے پتہ کر کے بتایا کہ تم آج تک سنگل رہی ہو تمہارا کبھی کوئی بوائے فرینڈ یا کسی سے بھی افسیر نہیں رہا ہے اور تم نے نوٹ کیا کہ ہمارے سارے ڈائریکٹر شادی شدہ ہونے کے باوجود کتنی حسرت سے تمہیں دیکھتے ہیں؟ میرا خون کھول اٹھا تھا یہ سب نوٹ کر کے۔۔۔" وہ آخر میں جبرے بھینچ کر سختی سے بولا۔

آپ۔۔۔ آپ نے میری انکوائری کروائی؟ ہاؤڈیریو؟ اور میں " ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں جن میں لڑکے انٹرسٹ لیتے ہیں یا وہ بوائے فرینڈ بنانے کو مری جا رہی ہوتی ہیں۔۔

حور۔۔ "اس نے ایک جھٹکے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے " اپنی سمت کھینچا۔

آخر تمہیں یقین کیوں نہیں آتا کہ میں تمہیں تم جیسی ہو ویسا " ہی پسند کرتا ہوں مجھے تم اپنی طرف اٹریکٹ کرتی ہو لڑکی۔۔۔۔۔ وہ رکا۔

پہلے تم نے مجھ پر جاب پر سیکس ہراسمنٹ کا الزام لگایا۔۔ پھر " تمہیں اپنی بیٹی کے لئے فری میں بے بی سٹر بنانے کے لئے تمہارا استعمال کرنے کا الزام لگایا کیا یہ سب بے بنیاد الزامات نہیں؟۔۔۔ " اس نے حور کو دھکا دے کر سائیڈ پر موجود دیوار کے ساتھ پن کیا۔

صرف اور صرف ایک چیز ہے جس کے لئے میں تمہیں استعمال " کرنا چاہتا ہوں اور وہ۔۔۔۔۔ " وہ اس پر جھکا تو وہ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی۔

تمہیں پا کر اپنے اندر کی اس خواہش کو، ان جذبات کی تپش کو ختم " کرنا ہے جو تمہاری وجہ سے میرے اندر بیدار ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ " وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں پا کر اپنے اندر کی اس خواہش کو، ان جذبات کی تپش کو ختم " کرنا ہے جو تمہاری وجہ سے میرے اندر بیدار ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ " وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا جس پر وہ لرز کر رہ گئی۔

اور۔۔۔"اس نے ایک گہرا پر تپش سانس حور کے منہ پر چھوڑا"

اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے ایسے ہی استمال کرو۔۔۔"اس" کا لہجہ جذبات سے بھرا ہوا تھا آنکھوں میں ایک لپک سی تھی۔

وہ دیوار پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس کا راستہ بند کیسے اسے اپنے حصار میں لئیے جھکا ہوا اس کے حواس اڑا رہا تھا۔

دور ہٹیں۔۔۔"حور نے اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے" دھکا دیا وہ اس کی باتوں کے سحر میں آنا نہیں چاہتی تھی ایک دل تھا جو تھوڑا باغی سا ہو کر اس پر یقین کرنا چاہتا تھا کہ چاہے جانے کی خواہش ہر لڑکی کے دل میں ہوتی ہے اور شاید یہ نکاح کے دو بولوں کا اثر بھی تھا کہ وہ اس کے حواسوں پر سوار ہونے لگا تھا۔

یہ ایک اٹل حقیقت تھی کہ نکاح کے بعد سے اس نے دلاور کو اتنا سوچا تھا کہ آج تک کسی مرد کو سوچا نہ ہو گا اور یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ اس کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کے بارے میں سوچنا شروع کر چکی تھی لیکن ڈرتی بھی تھی کہ اگر یہ ساری فیملنگز یک طرفہ ہوئیں تو؟ اگر اس نے اپنی نفسانی خواہشات پورا کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا تو؟ اس کے پاس تو نکاح نامہ یا کوئی ثبوت تک نہیں تھا اس رشتے کو ثابت کرنے کے لئے۔۔۔

"دور رہو حوریہ سب تمہارے لئے نہیں ہے۔۔۔"

حور نے سختی سے آنکھیں میچ کر اپنے دل کو ڈنپٹا جو اس وقت اس ساحر مرد کے سحر میں جکڑا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اتنا سوچتی کیوں ہو؟۔۔۔" ڈی کے جو بڑی توجہ سے آس پاس کی " پرواہ کئیے بغیر اس کے چہرے کو پڑھ رہا تھا نرمی سے اس کی آنکھوں پر آئی بالوں کی لٹ کو ہٹاتے ہوئے بولا تو وہ فوری ہوش میں آئی۔
مت بھولیں میں آپ کی امپلائے ہوں۔۔۔" حور نے اسے وارن " کیا۔

یس اور چار سو امپلائیز میں سب سے زیادہ خوبصورت اور پرکشش " امپلائے
تمہارا یہ پنک چہرہ۔۔۔" اس نے نرمی سے اس کے سیب سے سرخ گالوں پر اپنے لب رکھے۔

یہ خوبصورت سرخ رس بھرے ہونٹ۔۔۔۔" وہ جھکا اور خود پر " سے اختیار کھو بیٹھا۔

خاصی دیر بعد اس نے اپنا سر ہٹا کر حور کے بھگے گلابی لبوں کو غور سے مسکرا کر دیکھا جو گھبرائی گھبرائی سی اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی شرم سے سرخ گال لئے اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔

تم میری سب سے خوبصورت امپلائے ہو ٹیسٹ تو تمہیں میں کر " چکا ہوں لیکن سوچتا ہوں جب مکمل تسخیر کروں گاتب کیسا محسوس ہوگا؟۔۔" وہ بولتے بولتے اپنی انگلی سے اس کا سرخ گال سہلاتے ہوئے نازک سی گردن تک آکر اس کے گلے میں موجود باریک گولڈ چین میں اٹک گیا۔

بس۔۔۔۔" حور نے اس کی انگلی اپنے ہاتھ سے پکڑ کر دور کی۔ "

تمہاری اس نازک سی اونچی لمبی گردن کو میں چھونا چاہتا ہوں بہت "
ہی قاتل ہے یہ۔۔۔ " بڑے سکون سے اس نے فرمائش کی تو وہ بوکھلا
کہ رہ گئی کہ سامنے کھڑا شخص اول درجے کا بے باک آدمی تھا۔

پلیز۔۔ بہت ہو گیا اب دور ہٹیں مجھے آفس جانا ہے۔۔۔ " وہ اس "
کی نظروں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی پر وہ موقع ہی نہیں دے رہا
تھا۔

تمہارا یہ پرفیکٹ فگر۔۔۔ " وہ کوئی بے باک بات کہنا چاہتا تھا کہ
حور اس کی بات کاٹ گئی۔

شٹ اپ مسٹر خان! جسٹ شٹ اپ۔۔۔ " وہ غصے سے چیخ اٹھی "
پر ادھر پر واہ کسے تھی جتنا خون حور نے خاموشی سے بناتائے رات

پارک سے بھاگ کر اس کا جلایا تھا اس کے بدلے میں تو یہ ڈی کے کی
نظر میں کچھ بھی نہیں تھا۔

" Kiss me my Beautiful Girl ...

وہ اب سنجیدگی سے بولا۔

واٹ؟۔۔۔ "حور نے غصے سے اسے دیکھا۔"

جب تک تم خود سے مجھے کس نہیں کرو گی نہ میں یہاں سے ہلوں گا "
نہ ہی تمہیں ہلنے دوں گا۔ "وہ اطمینان سے بولتا ہوا اس کا دل جلا گیا
تھا۔

یہ کیسا گھٹیا مذاق ہے۔۔۔ "حور نے غصے سے اسے دیکھا۔"

ڈی کے مذاق نہیں کرتا۔۔۔" وہ نرمی سے بولتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ گیا۔

کھڑے کھڑے تھک جاؤ گی آؤ اس ساحل کنارے کسی پتھر پر بیٹھ جاتے ہیں۔" اس نے سائیڈ پر پڑے سنگ مرمر کے پتھروں کی طرف اشارہ کیا۔

مسٹر خان آپ شاید بھول گئے ہیں کہ یہ آفس ٹائمنگ ہیں اور " میرے آفس میں سب میرا انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

میری ڈیمانڈ پوری کرو اور چلی جاؤ۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے " اسے اپنے ساتھ لیئے پتھروں کی طرف آگیا تھا۔

آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔۔۔۔" کچھ دیر بعد حور نے اسے " بے چارگی سے دیکھا۔

میں؟۔۔۔ میں پریشان کر رہا ہوں؟۔۔۔" وہ حیران ہونے کی " ایکٹنگ کرتا حور کو زہر سے بھی برا لگا تھا وہ رخ پھیر کر بیٹھ گئی تو ڈی کے بھی سکون سے اس کا ہاتھ تھامے تھامے پتھر سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا تھا۔

کافی وقت گزر گیا تھا سمندر کی تیز ہوائیں حور کو بڑھتی ہوئی سردی کا احساس دلارہی تھیں۔

ایوا اکیلی ہوگی۔۔۔۔" وہ بہت سوچ سمجھ کر بولی۔ "

اسے عادت ہے۔۔۔۔" لاپرواہی سے جواب دیا گیا وہ رات ہی یہ "ساری پلاننگ کر چکا تھا اسی لئے ایوا کے پاس اس کی نینی موجود تھی۔

مسٹر خان آپ۔۔۔۔" حور نے بے بسی سے اسے دیکھا۔"

" Kiss me Hoor or don't disturbed me
..."

وہ اسے سر دلچے میں ٹوکتا ہوا آنکھیں موند کر لیٹ سا گیا تھا۔

بد تمیز انسان۔۔۔۔" حور نے تپ کر اسے دیکھا پھر جھجکتی ہوئی اس "کی سمت جھکی اور اپنے دھڑ دھڑ دھڑکتے دل کو سنبھالتی ہوئی دھیرے سے اس کے لبوں کو چھوا۔۔۔۔ ارادہ چھوتے ہی فوری پیچھے ہٹ جانے کا تھا۔۔۔۔ پر ڈی کے لئے تو اس کی اتنی سی پیش رفت ہی کافی تھی

اس نے ایک جھٹکے سے اسے خود پر گرا کر اس کے لپ لاک کر دیئے
تھے اور اب وہ اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی ساری دنیا بھلائے دیئے
جارہا تھا۔

دوپہر ڈھلنے لگی تھی انہیں یہاں آئے دو گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا۔
موسم بدل رہا تھا اب تیز ہواؤں کے ساتھ ہلکی ہلکی بوند باندی
شروع ہو چکی تھی۔

ڈی کے نے بڑی احتیاط سے اسے خود سے علیحدہ کیا اور غور سے اس کو
دیکھا جو بھگیا سرخ چہرہ لئیے اس سے حیا کے مارے نظریں نہیں ملا
پارہی تھی جس کی زور شور سے چلتی ہارٹ بیٹ وہ آرام سے سن سکتا
تھا۔

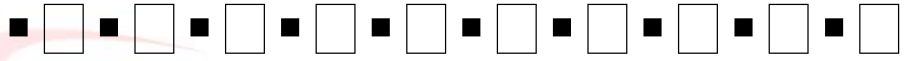
کھڑے ہو کر اس نے ہلکا سا جھک کر ہاتھ بڑھا کر حور کا ہاتھ پکڑا اور
کھینچ کر اسے کھڑا کیا یہ لڑکی اس کی اب تک کی زندگی میں آئیں سب

لڑکیوں سے الگ اور منفرد تھی جبھی تو دل اسے پانے کو مچل اٹھا تھا
اس نے آہستگی سے اپنی ہتھیلی کی پشت سے حور کے بھگے ہونٹ
صاف کر کے اس کے بکھرے بالوں کو درست کیا۔

اب ہم باقی ساری باتیں رات کو کریں گے ڈنر پر تمہارے فلیٹ میں "
---" اس نے بات کرتے کرتے حور کے کوٹ کو درست کیا۔
وہ اس وقت بات کرنے کی پوزیشن میں ہی نہیں تھی اسے اس لڑکی
پر بے پناہ پیار کے ساتھ ساتھ ترس بھی آرہا تھا جو اپنے ہی شوہر کے
ساتھ وقت گزارنے سے ڈرتی تھی۔

میں چائینز فوڈ اور کولڈ ڈرنکس لیتا آؤں گا باقی تم جوار بیجنٹ کرنا "
چاہو کر لینا یہ ہمارا ایک ساتھ پہلا ڈنر ہو گا ایز ہسبنڈ اینڈ وائف اسے
سپیشل بنانا تمہاری ذمہ داری ہے مسز دلاور۔۔۔۔۔" وہ آنکھ مار کر
بولتا ہوا اسے ساتھ لئے واپسی کی طرف مڑ گیا۔

مسز دلاور۔۔۔ "کیا وہ اسے اپنی بیوی تسلیم کر رہا تھا؟ یا یہ سب وہ " صرف اپنی پیاس بجھانے کے لئے کر رہا تھا؟۔۔ وہ الجھ گئی تھی۔
ٹھیک آٹھ بجے تیار رہنا۔۔۔ آج کوئی بہانہ نہیں چلے گا جب نکاح " ہو گیا ہے تو آگے کے مراحل بھی اب طے کرنے ہونگے۔۔۔ "ڈی کے نے جاتے جاتے اسے تنبیہ کی تھی۔



آج آفس سے ڈی کے نے اسے زبردستی چھٹی دلوادی تھی وہ اس وقت کچن میں موجود تھی کچھ آنے والے وقت سے خوف زدہ بھی تھی۔

کھانا تو وہ خود لا رہا تھا پھر بھی اس نے رشین سیلڈ فروٹ چاٹ بنالیں تھیں پھر کچھ سوچ کر اسے اپنے اندر اطمینان سا اترتا محسوس ہوا اس نے اب دو کی جگہ تین افراد کے لئے ٹیبل سیٹ کی اور اپنے روم میں آکر سیل فون اٹھا کر ایوا کو کال ملائی۔

ایو اس کے لئے ایک حفاظتی بند ثابت ہو سکتی تھی۔
ہیلو حور۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔ "دوسری ہی بیل پر فون اٹھا"
لیا گیا تھا اور ایو کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔
میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟ کیا کر رہی تھیں؟۔۔۔ "حور نے"
سر سری انداز میں پوچھا۔
حور میں وڈیو گیم کھیل رہی تھی۔۔۔ "ایو نے سادگی سے بتایا"
اکیلے اکیلے؟۔۔۔ "حور نے پوچھا۔"
"نینی کے ساتھ۔۔۔"
اور ایو کے ڈیڈی کدھر ہیں؟۔۔۔ "اب کے اس نے محتاط انداز"
میں پوچھا۔
ڈیڈی کو ورک کرنا ہے وہ میٹنگ جانے کے لئے ریڈی ہو رہے ہیں
صبح آئینگے۔۔۔ "ایو نے معصومیت سے بتایا۔"
اوہ۔۔۔ "حور کے منہ سے نکلا"

ایو! کیا تم میرے پاس میرے ساتھ ڈنر کرنا پسند کرو گی؟ پھر رات " میرے پاس ہی رک جانا ہم دونوں بہت ساری باتیں کریں گے " حور نے اسے انوائٹ کیا۔

"Yes Yes Yes it will be too much Fun"

ایو! چہک اٹھی۔

گڈ تو بس اپنے ڈیڈی سے کہوں تمہیں اپنے ساتھ ادھر لے آئیں " پھر تمہیں یہاں چھوڑ کر جہاں بھی جانا ہو چلے جائیں۔۔۔ " حور نے اسے پیٹی پڑھائی۔

اوکے حور میں ابھی ڈیڈی سے بات کرتی ہوں۔۔۔ "ایو! پر جوش " ہو چکی تھی۔

اچھا ایوا سنو ڈیڈی کو یہ مت کہنا کہ میں نے تمہیں یہ سب بولنے کو "

کہا ہے یہ ہمارا سیکرٹ ہے اوکے۔۔۔" حور نے سمجھایا۔

اوکے حور۔۔۔" ایوانے ہامی بھر کر فون رکھ دیا تھا۔ "

ایوا کو انوائٹ کر کے اسے دلی سکون ملا تھا اب وہ اسٹریس فری ہو کر

شام میں پہننے کے لئے ڈریس سلیکٹ کر رہی تھی۔

اس نے الماری کھولی جہاں اس کے کپڑے لٹک رہے تھے۔

نہیں یہ فینسی ہو جائے گا۔۔۔" اس نے اوشین بلیو لانگ میکسی "

رجیکٹ کی۔

ہمم۔۔۔ نہیں یہ پہنا تو وہ سمجھیں گے میں اسپیشلی ان کے لئے "

تیار ہوئی ہوں۔۔۔" اس نے پنک پریل کمبیشن کالباس بھی

رجیکٹ کیا۔۔۔

کافی دیر کی تگ و دو کے بعد اسے اپنی الماری سے ایک قمیض شلوار کا سوٹ مل گیا جو نہ جانے کتنے عرصے سے ان چھوڑا ہوا تھا اسے کئی سال پہلے اس کی خالانے عید پر بھجوا دیا تھا۔

یہ ٹھیک ہے اس میں دوپٹہ بھی ہے اور میں ماڈرن بھی نہیں لگوں " گی الٹا پینڈو لگوں گی۔۔۔ " اس نے شوخ گلابی رنگ کا سیلف ورک کے جار جٹ کے سوٹ کو دیکھا۔

بس یہ بیسٹ ہے۔۔۔۔ " وہ سوٹ نکال کر ریڈی ہونے چلی گئی۔ " شاکنگ پنک کپڑوں میں اس کی رنگت کھلی پڑ رہی تھی مرر کے سامنے آکر اس نے کانوں میں ٹاپس پہن کر اپنے بالوں کو اچھے سے سلجھا کر ان کی اونچی پونی باندھی تو اس کی دودھیا گردن اور نمایاں ہو گئی۔

تمہاری اس نازک سی اونچی لمبی گردن کو میں چھونا چاہتا ہوں بہت "ہی قاتل ہے یہ۔۔۔" ڈی کے کی آواز اس کے دماغ میں ابھری اس کا چہرہ سرخ پڑنا شروع ہو گیا تھا اس نے فوری اپنی پونی کھول کر سادگی سے بالوں میں کیچر لگا کر چھوڑ دیا۔

ہلکا سا لپ گلوں اور آئی پینسل لگا کر اس نے دوپٹہ اوڑھا اور خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی جب مین ڈور کی بیل بجی۔ اس نے وال کلاک میں ٹائم دیکھارات کے آٹھ بج رہے تھے۔ تین چار گہرے گہرے سانس لے کر اس نے پہلے خود کو پرسکون کیا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔

دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے ایک بار پھر گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی وہ دروازے کے باہر تھا لیکن کب تک؟

وہ اس کا شوہر تھا جیسے بھی ہو اپر ان کا نکاح ہوا تھا اگر وہ اسے چھوٹا تھا تو کم سے کم وہ گناہ نہیں تھا یہ اطمینان اسے تھا۔

ہر لڑکی کی طرح وہ بھی چاہتی تھی کہ اس کا ایک چھوٹا سا پیار سا گھر ہو چاہنے والا جان چھڑکنے والا ہسبنڈ ہو۔ دلاور خان عرف ڈی کے میں سب کچھ تھا وہ بلا کا ہینڈ سم ذہین میچیور مرد تھا اس کی پہلی شادی ناکام ہو چکی تھی شاید اسی لیے وہ کمٹمنٹ سے ڈرتا ہو؟ لیکن پر اہلم یہ تھی کہ وہ شخص بارہا اسے جتا چکا تھا کہ وہ صرف اس سے ریلیشن شپ رکھنا چاہتا ہے گرل فرینڈ بوائے فرینڈ والا تاکہ اسے کوئی ذمہ داری نہ اٹھانی پڑے اور جب اس کا دل بھر جائے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا اس کی زندگی کو تہس نہس کر کے چلا جائے گا۔

وہ تو صرف اس کے ساتھ ون نائٹ اسٹینڈ چاہتا تھا یہ نکاح تو اس نے
مجبوراً صرف حور کی ضد پر کیا تھا کہ وہ غلط کام نہیں کرنا چاہتی تھی اس
نے آج تک اپنا آپ سینت سینت کر رکھا تھا۔

اگر وہ واقعی اس سے پیار کرتا یا اس کے لئے سنجیدہ ہوتا تو نکاح نامے
کی ایک کاپی تو اسے دیتا۔
یوں بند کمروں میں ہوئے نکاح کی معاشرے میں کیا کوئی عزت یا
اہمیت ہوتی ہے؟ وہ کس کس کو بتائے گی کہ وہ گناہ نہیں کر رہی وہ اس
مرد کی منکوحہ ہے گرل فرینڈ نہیں، اس کے پاس تو کوئی ثبوت ہی
نہیں تھا۔ وہ سوچوں میں الجھی ہوئی تھی کہ دروازے کی بیل پھر
سے بجی وہ چونک کر اپنے خیالوں سے باہر نکلی اور ہمت کر کے دروازہ
کھول دیا۔

سنو۔۔۔۔"اس نے حور کو اپنے نزدیک کر کے اسے اپنی مضبوط " بانہوں میں بھرا۔

میرے ذہن میں ایک زبردست آئیڈیا آیا ہے۔۔۔۔"ڈی کے " نے جھک کر اس کے کان کی سرخ لو کو دھیرے سے چھوا جس پر وہ لرز کر پیچھے ہٹی۔

کیا خیال ہے ڈنر کو گولی مار کر بیڈ روم میں چلیں؟ میں تمہارے اس " رنگ اس روپ اس دلکش وجود کو اپنے پیار کے رنگوں میں ڈبو کر مزید دلکش بنانا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ بہک رہا تھا۔

پلیز۔۔۔۔"حور بمشکل کسمائی۔"

میں صبح سے بھوک کی ہوں مجھے ڈنر کرنا ہے۔۔ "اس نے بودہ سا بہانہ "

بنایا اس کی بھوک کا سن کر ڈی کے نے نرمی سے اسے اپنے حصار سے

الگ کیا اور جھک کر سرخ گلابوں کا خوبصورت سا بو کے اس کی طرف

بڑھایا۔

"Roses for the beautiful Lady of my
heart ..."

وہ سرخم کرتا دلکشی سے بولتے ہوئے اس کا گال تھپتھپا گیا۔

سوری یار۔۔۔ تمہیں دیکھ کر میں خود پر کنٹرول نہیں رکھ پاتا "

۔۔۔ چلو پہلے ڈنر کرتے ہیں۔۔۔ "اس نے پلٹ کر زمین پر رکھا بیگ

اٹھایا اور کچن میں آگیا بیگ کھول کر اس نے چکن کا پیکیٹ نکال کر حور

کو پکڑایا۔

میں نے ہوٹل کے شیف سے چکن باربی کیو کے لئے میرینیٹ " کر والیا تھا اسے گرل پر رکھو۔۔۔" اسے ہدایت دے کر اس نے اگلا تھیلا نکالا جس میں چائینیز چاؤ من اسٹیک اور رائس تھے۔ وہ چیزیں نکال رہا تھا جب حور چکن کو اوون میں گرل پر رکھ کر پلٹی۔

ایوا کہہ رہی ہے؟۔۔۔۔" اس نے اپنے ذہن میں مچلتا سوال کیا جسے " سن کر ڈی کے نے اسے گھورا۔

وہ نہیں آئیگی۔۔۔۔۔ آج کی رات ہم دونوں کی ہے اس میں بچوں " کا کوئی کام نہیں۔۔۔" اس کی بے باک بات سن کر حور کا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں دھنس جائے۔

میں نے اسے انویٹ کیا تھا۔۔۔" کچھ لمحوں بعد حور نے شکوہ کیا "

جانتا ہوں۔۔" وہ نرمی سے بولا۔

اس کی پسند کی رشین سیلڈ بھی بنائی تھی آپ کو اسے لانا چاہیے تھا "

۔" وہ خفا ہوئی۔

حور ادھر آؤ۔۔" اس کی بھاری آواز بہت نرم مگر لہجہ حکمیہ تھا۔

اگر تم دس سیکنڈ میں ادھر نہیں آئیں تو پھر مجھ سے شکایت نہیں "

کرنا۔" ڈی کے نے دھمکی دی۔

وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اس سے تھوڑے فاصلے پر آ کر رک گئی

-

ڈی کے نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اس کے بازو پر گرفت کر کے اسے اپنے ساتھ لگایا اور اس کے شولڈرز پر مساج کرتا ہوا اس کے بالوں میں لگا کیچر اتار کر میز پر رکھنے کے بعد ایک ہاتھ سے اس کے بال سہلاتے ہوئے انہیں مٹھی میں بھر کر سونگھا۔
مجھے تمہارے بال کھلے زیادہ اچھے لگتے ہیں۔۔۔" اس کی آواز "
بھاری ہو گئی تھی۔

مسٹر خان۔۔۔۔" حور نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے مزید "
پیش قدمی سے روکا۔

نومور آر گو منٹ بے بی۔۔۔ "اس نے حور کو ٹوکا۔"

اس رشتے کو اپنی تکمیل تک پہنچنے دو حور! اتنا سوچنا اچھا نہیں ہوتا "

کبھی کبھی وقت کے، جذبات کے دھارے پر بھی خود کو چھوڑ دینا

چاہیے ڈوب جاؤں ان لمحات میں کشید کر و ساری خوشیاں۔۔۔ "وہ

اس کے گلابی لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا۔

اور اگر سب غلط ہو گیا تو؟ ڈوبنے کے بعد کچھ نہ ملا تو۔۔۔ "حور کی

آواز میں اندیشے تھے

اس کا فیصلہ سمندر کی گہرائی ناپے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔۔۔ "ڈی"

کے نے اسے دیکھا اور پھر بڑی نرمی سے اس کے وجود سے دوپٹے کو

الگ کیا۔

میرے سامنے اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ "حور کی آنکھوں "

میں دیکھتے ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ لہرا کر دور پھینکا اور پھر بنا

اسے کوئی بھی مہلت دیئے اس کے گلابی گداز رس بھرے ہونٹوں کو
اپنے حدت بھرے لبوں کی گرفت میں لے کر اس کی سانسیں
روک گیا۔

حور۔۔۔۔ "کچھ دیر بعد اس کے لبوں کو آزادی دے کر اس نے "
حور کی دودھیانازک سی گردن میں منہ چھپایا حور کا اس وقت شرم و
حیا سے برا حال تھا دل تھا کہ منہ زور گھوڑے کی طرح دوڑے چلا
جا رہا تھا۔

میں چاہتا ہوں آج رات تم سب فکریں سب پریشانیاں سارے "
اندیشے مجھے سوئپ کر سب بھول جاؤ۔۔۔۔ "وہ بات کر رہا تھا جب
اوون کی سیٹی بجی۔

چکن۔۔۔۔ چکن جل جائے گا۔۔۔ "حور نے اسے پیچھے کرنے کی " کوشش کی تو وہ ہنستا ہوا اسے آزاد کر گیا۔

حور تیزی سے پلٹی کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے کارپٹ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر ڈالا اور اوون کے پاس آگئی

ڈی کے ٹیبل سیٹ کر کے فرج سے پانی کی بوتل نکالتا ہوا اس کے پاس آکر اس کے ہاتھوں سے چکن کی ٹرے تھام گیا۔

ہوپ فلی تم کے کوئی سوئیٹ ڈش بنانے کی زحمت نہ کی ہو کیونکہ " میں جانتا ہوں مجھے آج رات کون سی سوئیٹ دل بھر کر کھانی ہے

۔۔۔ "وہ بے باکی سے اس کی سراپے پر نظر ڈال رہا تھا۔

آپ۔۔۔۔ "حور نے بیچارگی سے اسے دیکھا۔ "

ارے یار میں کولڈ ڈرنکس تو گاڑی میں بھول آیا ہوں۔۔۔ تم چکن " ڈش آؤٹ کرو میں بس ابھی کوک لے کر آیا۔۔۔ " وہ اسے چھوڑ کر فلیٹ سے باہر جا چکا تھا۔

ڈی کے کے جانے کے بعد وہ اپنا دل سنبھالتی ہوئی میز سے ٹک کر کھڑی ہو گئی تھی۔

وہ آج رات اس نے ساتھ گزارنے ان دونوں کے بیچ سارے پردے ہٹا دینے کے لئے آیا تھا اور یہ بات وہ اپنی باتوں اور عمل سے ثابت کر چکا تھا اس کا ایک ایک عمل شدتوں سے بھرپور تھا اس کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آج اس کی شدتوں پر بند کیسے باندھے گی اور اگر وہ اسے ناروک پائی تو؟۔۔۔ حور کا چہرہ آنے والے وقت کو سوچ کر سرخ پڑا۔

میں ان سے صاف کہہ دوں گی کہ بھلے سے میرا کوئی خرچ کوئی ذمہ " داری نہ اٹھائیں لیکن اگر مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنا ہے تو عزت سے زندگی بھر کا سودا کریں۔۔۔۔" اس نے دل میں ارادہ باندھا اور جلدی جلدی سے کھانا ڈش آؤٹ کرنے لگی۔

وہ شاید جاتے ہوئے واپس آنے کی وجہ سے دروازہ کھلا چھوڑ گیا تھا اور اب اوپر آ رہا تھا اور حور نے نوٹ کیا کہ وہ خوش تھا بہت خوش۔۔۔ اس کے ہنسنے کی آوازیں اسے باہر سے آتی سنائی دے رہیں تھیں۔

یا اللہ وہ میرا محرم ہے میرا شوہر میں اسے ایک موقع دینے جا رہی " ہوں بس میرا دل نہ دکھے۔۔۔۔" وہ خود کو سنبھالتی ہوئی اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے تیار کر چکی تھی جب دروازہ کھلا۔

حور نے دل کو سنبھلاتے ہوئے اپنا رخ دروازے کی طرف کیا اور
شاکد ہو گئی۔

گولڈن ریڈ کمبیشن میں کمر تک آتے بالوں کو ڈائے کئے وہ
خوبصورت لڑکی ڈی کے کا بازو تھامے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ
لئے اسے دیکھ رہی تھی۔

گورا کھلتا ہوا کلر سبز آنکھیں کمر تک آتے سیدھے اسٹریٹ بال ہائی
ہیلز ٹخنوں سے اونچی اسکن ٹائٹ جینز کے اوپر ڈھلا سی سفید شرٹ
جسے آگے سے اونچی کر کے اسٹائلش سی گرہ لگائی ہوئی تھی وہ لڑکی ڈی
کے کا بازو تھامے اس کے سامنے خوشی سے چمکتا ہوا چہرہ لے کر
کھڑی ہوئی تھی۔

نور۔۔۔ "حور کے لبوں نے اسے یوں اچانک اپنے سامنے پا کر "
سرگوشی کی۔

سرپرائز۔۔۔۔ "وہ چہکی۔ "

اتنے ہینڈ سم ڈیشننگ آدمی کو تم اپنی آنکھوں سے او جھل کیسے ہونے "
دیتی ہو؟ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے ایک سیکنڈ بھی اکیلا نہیں
چھوڑتی وہ تو انہوں نے بتا دیا کہ یہ اس فلیٹ میں آرہے ہیں ورنہ میں
نے تو لابی سے ہی اس ہینڈ سم کو لے کراڑ جانا تھا۔ "نور کی بات سن
کر حور نے چور نظروں سے ڈی کے کی طرف دیکھا جو بڑے اطمینان
سے دیوار سے ٹیک لگائے ہاتھ میں کین پکڑے ان دونوں بہنوں کو
دیکھ رہا تھا وہ اب نور کی بات کا کیا جواب دیتی بس خاموشی سے اپنی
پلکیں جھکا کر رہ گئی۔

ایسے لوگ عقل مند نہیں عقل بند دیوانے ہوتے ہیں۔۔۔ "نور"
ہنسی پھر پٹی۔

تم اتنی خاموش کیوں ہو حور؟ کیا اپنی بے بی سسٹر کو گلے سے لگا کر "
"پیار سے ویلکم نہیں کرو گی؟۔۔۔"

حور ہمت کر کے آگے بڑھی اور ڈی کے کی نظروں کی تپش کو نظر
انداز کرتی ہوئی نور کو گلے لگا گئی۔

نور بہت خوبصورت لڑکی تھی اور ڈی کے کے ساتھ کھڑی اچھی بھی
بہت لگ رہی تھی اور جس طرح اس نے نور کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکا
نہیں تھا حور سمجھ گئی تھی کہ اب ڈی کے کو اس سے بہتر اور
خوبصورت آپشن مل گیا ہے اور اس کی یہی سوچ اسے اندر ہی اندر

مارے ڈال رہی تھی اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا ابھی کچھ دیر کچھ لمحے کچھ سیکنڈ پہلے ہی تو اس نے اپنے اور ڈی کے کے رشتے کو تسلیم کر کے اس کی پیش قدمی قبول کرنے کا سوچا تھا اور۔۔۔

اس کی خوشیاں اتنی مختصر کیوں ہوتی ہیں؟ اس نے اپنی تقدیر سے شکوہ کیا۔

حور۔۔ "نور نے اس کی غائب دماغی محسوس کر کے اس کے گلے لگے لگے اسے ہلکا سا جھٹکا دیا۔

ہمم ہوں۔۔ تمہیں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی اچھا سر پر اُتر دیا "

آنے کی اطلاع تو دینی تھی۔۔۔ "حور نرمی سے بولتی ہوئی الگ ہوئی۔

اطلاع دے کر آتی تو پھر سر پر انز کیسے دیتی؟ اور اس ہینڈ سم ہنک " سے کیسے مل پاتی؟۔۔۔" نور نے مزے سے کہا۔
تمہارا سامان کدھر ہے؟... "حور نے سوال کیا۔"

تمہیں بتایا تو تھا کہ میں دوستوں کے ساتھ دوسری اسٹیٹ میں " موو ہو رہی ہوں ابھی ابھی مجھے آگے جانا ہے بس تم سے کچھ دیر ملنے کے لئے رک گئی تھی کچھ دیر بعد نکل جاؤں گی تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تم کسی کو ڈیٹ کر رہی ہو۔۔۔۔" آخری الفاظ نور نے دھیرے سے اس کی کان کے پاس کہے جو ڈی کے نے بخوبی سنے تھے وہ سیدھا ہوا اور کوک کے کینز میز پر رکھ کر حور کے پاس آکر اس کے شانوں پر اپنا بازو پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیا جس کا چہرہ نور کی بات سن کر سفید پڑ گیا تھا۔

میں ڈی کے ہوں۔۔۔ دلاور خان۔۔۔ "وہ اپنے مخصوص اکھڑ اور "
مغرور انداز میں بولا تھا۔

نور احمد۔۔۔ حور کی چھوٹی بہن۔۔۔ "نور نے اپنا بینگلز اور لمبے نیلز "
جن پر نیل آرٹ اپنی چھب دکھلا رہا سے سجا اپنا مریں ہاتھ ڈی کے
کی طرف مصافحے کے لئے بڑھایا جسے وہ نظر انداز کر گیا۔

میں امید کرتی ہوں کہ ہم جلد ایک دوسرے سے ملیں گے؟ "
۔۔۔ "نور نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ ایک نظر ڈی کے کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے نیچے کرتے ہوئے اپنی خواہش ظاہر کی۔

ڈی کے نے اپنے حصار میں کھڑی حور کو دیکھا جو اپنا سر جھکائے
کارپیٹ کو اپنے پیر کے انگھوٹے سے کھرچ رہی تھی۔

" Yes you will Miss Ahmed ..."

ڈی کے نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اسے جواب دیا۔

حور نے ڈی کے کا چہرہ اس کی آنکھوں سے اپنے لئے چھلکتے جذبات،
حق جتاتے انداز میں اپنے شانوں کر رکھا اس کا بازو۔۔ کچھ بھی نہیں
دیکھا تھا بس یہ سنا تھا کہ وہ نور کو یقین دلارہا تھا کہ وہ اس سے دوبارہ
ضرور ملے گا۔۔

حور۔۔۔ میں بس ادھر چند منٹوں کے لئے آئی تھی کیا تم سے اکیلے "
"میں بات ہو سکتی ہے؟۔۔۔"

میں کچن میں ہوں جلدی آنا۔۔۔ "وہ حور کے ماتھے پر پیار کرتا "
اسے اپنی گرفت سے آزاد کر کے کچن میں چلا گیا تاکہ وہ دونوں بہنیں

آزادی سے بات کر سکیں پر جانے سے پہلے وہ حور کا کندھا تسلی دینے کے انداز میں دبا کر گیا تھا۔

چلو تمہارے بیڈ روم میں چلتے ہیں۔۔۔ "نور نے ساکت کھڑی " حور کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتی ہوئی اس کے بیڈ روم میں لا کر اس نے پہلے دروازہ بند کیا۔

" Oh My God Hoor

تم نے اسے اب تک کہاں چھپا کر رکھا تھا؟ تم دونوں کب سے ساتھ ہو؟ مجھے تو بڑے بڑے لیکچرز دیتیں تھیں اب یہ سب؟۔۔۔۔ "وہ دروازے سے ٹیک لگائے پٹر پٹر بولی چلی جا رہی تھی۔

اچھا سب چھوڑو یہ بتاؤ تم اس سے کب اور کدھر ملی؟۔۔۔ مجھے سب " جاننا ہے۔۔۔

حور غائب دماغی سے اس کی بات سنتے ہوئے چلتی ہوئی کمرے میں
موجود ڈریسر کے پاس آئی اور ہسیر برش اٹھا کر اپنے بال جنہیں ڈی
کے نے کھول دیا تھا ان میں برش کرنے لگی۔۔۔
حور میں سب جانے بغیر یہاں سے ٹلنے والی نہیں ہوں۔۔ "نور نے"
اس وارنگ دی۔

کچھ خاص بتانے کو ہے ہی نہیں۔ میں انہیں بس دو تین ویک پہلے "
"ہی ملی ہوں وہ بھی ان کی بیٹی کے تھرو۔۔۔۔۔"
تم ایک شادی شدہ مرد کو ڈیٹ کر رہی ہو؟۔۔۔۔۔ "نور شا کڈ ہوئی"
۔

نور ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ "حور نے اسے ٹوکا۔"
تو اتنی رات کو ایک غیر مرد تمہارے فلیٹ میں کیا کر رہا ہے حور؟ "
۔۔۔ "نور نے اسے گھورا۔

تم جانتی ہو میں ڈٹینگ کے چکروں میں پڑنے والی لڑکی نہیں ہونا "
ہی ہمارا مذہب اسکی اجازت دیتا ہے یہ میرے باس ہیں یہ پورا جزیرہ
یہ بلڈنگ یہ پارک یہ سب ان کا ہے یہ اوون کرتے ہیں میں نے
انہیں آج ڈنر پر انوائٹ کیا تھا کہ سب ہی کر رہے ہیں۔۔۔۔" حور
نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں جھوٹ بولا۔

یہ وہ والا ڈی کے ہے۔۔۔۔"

The DKTop most businesses Man

"

نور کی آنکھیں پھٹ پڑیں۔

حور س تمہارا توجیک پاٹ لگ گیا ہے میں یقین سے کہہ سکتی " ہوں کہ یہ صرف تمہارا باس نہیں ہے بلکہ یہ تم پر پورا فدا ہو چکا ہے جس طرح وہ تمہیں دیکھ رہا تھا، چھو رہا تھا وہ سب نظر انداز کیے جانے کے قابل ہر گز نہیں ہے اب تم کوئی بے وقوفی مت دکھانا جلدی سے اسے قابو کر لو ہم دونوں کی ہی لائف سیٹ ہو جائیگی۔۔" نور نے مشورہ دیا۔

نور کی بات سن کر بالوں میں برش کرتا اس کا ہاتھ رک گیا۔
"نور ایسا۔۔۔"

ایسا کیا؟ خیر چھوڑو اسے یہ بتاؤ تم دونوں نے ابھی تک۔۔۔۔ "نور" نے معنی خیزی سے بولتے بولتے اسے دیکھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا۔

تم تو سوچ کر ہی بلش کرنے لگی ہو۔۔۔ "وہ ہنسی"

نور بس۔۔ اٹس انف۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے اسے روکا "

میں بھی کس بدھو سے ماتھا پھوڑ رہی ہوں حور مائی سسٹریہ پاکستان "

نہیں ہے یہاں ریلیشن شپ بنائے جاتے ہیں اور وہ باہر موجود مرد

اس وقت دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک ہے جو قسمت سے

تمہارے ساتھ ہے زندگی بار بار تمہیں یہ موقع نہیں دے گی

۔۔۔۔"

نور میں جیسی ہو ویسے ہی خوش ہو۔۔۔۔ "حور تلخ ہوئی "

اوکے اوکے۔۔۔ "نور نے ہاتھ کھڑے کیئے۔ "

میں تمہاری خوشی میں خوش ہوں کم سے کم ہم دونوں بہنوں میں " ایک تو خوش ہے میرے لئے یہی کافی ہے۔ "نور ڈرامائی انداز میں بولی۔

کیا تم خوش نہیں ہو؟ مجھے لگائے دوست، نیا شہر، نئی یونیورسٹی " ---

نئے دوست مائی فٹ۔۔۔ "نور نے اس کی بات کاٹی۔ " تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں اپنی نئی دوست کے بارے میں بتایا " تھا جو میرے ساتھ بہت نائس تھی؟۔۔۔ "نور نے سوال کیا پر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر دوبارہ بولنا شروع ہو گئی۔

ویل وہ بہت بڑی بیچ ثابت ہوئی میں نے اس سے تھوڑے سے " پیسے ادھار لئے تھے یہ تمہاری ذمہ داری تھی میرا میری ضروریات کا

خیال رکھنا پر خیر میں اس سے لینا تو نہیں چاہتی تھی پر اس نے مجھے
مجبور کر دیا تو میں نے لے لئیے اور اب وہ کہتی ہے سارے پیسے ایک
ساتھ واپس کرو واٹ آنچ سچی کیا واقعی اب لوگوں نے دوسروں پر
"اعتبار کرنا چھوڑ دیا ہے؟۔۔۔"

برش واپس رکھ کر حور نے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے اپنی چھوٹی بہن
کو دیکھا جس کی یونیورسٹی کی فیس ہاسٹل کا کرایہ اور پاکٹ منی وہ ہر ماہ
بھیجتی تھی اپنا پیٹ کاٹ کر اپنی کئی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اور
وہ کہہ رہی تھی کہ اس نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی۔
حور کی سبز آنکھوں میں پانی ابھرنے لگا تھا۔

کتنے تھوڑے سے پیسے تم نے ادھار لئیے تھے؟۔۔۔ "حور نے"
پوچھا۔

دس ہزار ڈالر۔۔۔۔۔ "وہ منمنائی "

واٹ؟۔۔۔ "حور شا کڈ ہو گئی۔ "

دس ہزار ڈالر؟ اتنی بڑی رقم؟ نور تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟ پانچ ہزار " ڈالر کیوں کس لئے؟۔۔۔ "وہ چلا اٹھی یہ اس کی تین ماہ کی تنخواہ کے برابر رقم تھی جسے اس کی بہن اپنی فضول خرچیوں میں اڑا چکی تھی۔

مجھ پر شاؤٹ مت کرو میں نے کہا نا اس نے مجھے فورس کیا تھا رقم " ادھار لینے کے لئے۔۔۔۔۔ "نور نے اسے ٹوکا

"مجھے تمہاری اس بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔"

تم ہمیشہ سے ہی میرے ساتھ ایسے ہی کرتی ہو۔۔۔ "نور چٹخ کر"
بولی۔

اتنے پیسوں کا تم نے کیا کیا؟ کدھر گئی اتنی بڑی رقم۔۔۔؟ "حور"
نے سنجیدگی سے اسے دیکھا وہ اندر ہی اندر ڈر رہی تھی کہ کہیں ڈر گز
تو نہیں لینے لگی۔۔۔

تم نے اتنے پیسے کدھر خرچ کیے؟ "

کپڑے اور برانڈڈ بیگز اور کچھ ڈائمنڈ کی جیولری۔۔۔ مجھے ایسے "
مت دیکھو حور۔۔۔" وہ بتاتے بتاتے رو پڑی۔

میری سب دوست برینڈ ڈکپڑے جیولری پہنتی ہیں میں ان میں " اپنے آپ کو ان فٹ محسوس کرنے لگی تھی تم مجھ پر پلینز ناراض مت ہو جانتی ہونا میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں حور سوری مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اب تم ہی "میری مدد کر سکتی ہو۔۔۔"

تو تم یہاں مجھ سے ملنے نہیں بلکہ پیسے لینے آئی ہو۔۔۔ "حور نے " تاسف سے اسے دیکھا

میں تمہارے سارے پیسے ایک ایک پائی سب واپس کر دوں گی " آئی پراس پلینز حور ابھی میری مدد کرو وہ سب سے میرے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کر رہی ہے میرا میج خراب ہو رہا ہے اگر

تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں تو اپنے بوائے فرینڈ ڈی کے سے ادھار
"لے دو پلینز۔۔۔"

جو بھی تھا حور کو اسے پیسے تو دینے ہی تھے کہ وہ جانتی تھی نور پیسے لئیے
بغیر نہیں ٹلنے والی اور اگر اس نے ڈی کے سے پیسے مانگ لئیے تو کیا
عزت رہ جائے گی؟ وہ تو پہلے ہی کہتا ہے کہ لڑکیاں پیسوں کے لئیے
اس سے شادی کرنا چاہتی ہیں پہلی بیوی نے بھی یہی کیا تھا۔

"اس لڑکی کا نام کیا ہے؟۔۔۔"

کیوں؟۔۔۔" نور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"

میں اس کے نام پر چیک کاٹ کر دوں گی۔۔۔ "حور سپاٹ لہجے میں "
بولی کہ یہ رقم ہی اس کی ساری سیونگ تھی اس کے بعد اس کے پاس
کچھ نہیں بچنا تھا۔

تم میرے نام پر چیک بنا دو۔۔۔ "نور نے لاپرواہی سے کہا۔ م "

اس لڑکی کا نام کیا ہے؟ "حور نے سائیڈ ڈرائے اپنی چیک بک نکالی "
تو نور نے مزید بحث کیسے بنانا م بتا دیا۔

تھینک یو حور تم دنیا کی بیسٹ سسٹر ہو۔۔۔ "نور چہکی۔ "

وہ اس کے ہاتھ سے چیک لیکر ایک سیکنڈ بھی نہیں رکی تھی سیدھا
کمرے سے باہر نکلی جہاں لیونگ روم میں ڈی کے صوفے پر آرام
سے بیٹھا میگزین دیکھ رہا تھا وہ سیدھا اس کے پاس آکر رکی تو اس کے

پیچھے آتی حور کا سانس رک سا گیا تھا کہ نور کا کیا بھروسہ اگر اس نے
ڈی کے سے بھی پیسے مانگ لئے تو؟

آپ سے مل کر بہت اچھا لگا ڈی کے۔۔۔ "نور نے آگے کی طرف "
جھک کر بڑے انداز سے اسے کہا اور سیدھی کھڑی ہوئی۔
بائے حور۔۔۔ "وہ ہاتھ ہلاتی چیک ہاتھ میں تھا مے فلیٹ سے نکل "
گئی تھی۔



وہ ساکت سی دروازے کو دیکھ رہی تھی جب اس کے کندھوں پر پیچھے
سے ڈی کے نے اپنا بازو پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیا۔

کیا خیال ہے اب ڈنر کر لیں؟۔۔۔ "وہ پوچھ رہا تھا۔ "

ڈنر؟۔۔۔ "حور نے غائب دماغی سے اسے دیکھا۔ "

"تمہیں بھوک نہیں لگ رہی؟۔۔"

اوہ ڈنر۔۔ یس مسٹر خان آپ ٹیبل پر چلیں میں کھانا گرم کرتی "

"ہوں۔۔۔"

کھانا گرم کر کے ٹیبل پر رکھنے میں ڈی کے نے اس کی ہیلپ کی تھی
اب وہ دونوں ڈنر کر رہے تھے ڈی کے حور سے بزنس کے متعلق
چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہا تھا اور وہ بمشکل جواب دے رہی تھی۔

نور جیسی خوبصورت لڑکی کو دیکھنے کے بعد میں تو انہیں اور بھی معمولی
شکل صورت کی لگ رہی ہو گئی تو پھر یہ ابھی تک ادھر کیوں ہیں؟
یہاں سے جاتے کیوں نہیں؟ کیا یہ صرف اس لئے یہاں رکے ہیں

کہ انہیں مجھ جیسی غریب معمولی شکل صورت کی لڑکی پر ترس آرہا ہے؟

وہ اس وقت بہت زیادہ حساس اور احساس کمتری کا شکار ہو رہی تھی اس کے اندر شکوک و شبہات کی جنگ ہو رہی تھی جو بھی تھا اسے اب اس مقام پر آکر کم سے کم ڈی سے ترس یا ہمدردی کی بھیک نہیں چاہیے تھی۔

ڈنر کے بعد وہ برتن اٹھانے لگی تو ڈی کے بھی اس کی مدد کرنے لگا۔ میں کر لوں گی آپ جائیں بہت دیر ہو گئی ہے۔ "اس نے ڈی کے " کے ہاتھ سے پلیٹ لی۔

فارغ ہو کر کوئی بنا لانا۔ "وہ اس کا مزاج بھانپتے ہوئے کچن سے " نکل گیا تھا۔

جھجھلاتے ہوئے اس نے پٹخ پٹخ کر برتن دھوتے ہوئے اپنی ساری
فرسٹریشن برتنوں پر نکال دی تھی۔

کچن صاف کر کے بچا ہوا کھانا فرج میں رکھنے کے بعد اس نے ڈی کے
کے لئے کوئی بنائی اور کپ ٹرے میں رکھ کر کچن کی لائٹ آف
کر کے باہر لیونگ روم میں آئی اور بری طرح سے چونک گئی

ڈی کے نے ماحول ہی تبدیل کر دیا تھا کمرے میں قالین پر میز ہٹا کر
چادر بچھائی ہوئی تھی فائر پلیس میں لکڑیاں سلگادی گئی تھی گلاب کے
پھولوں کی بھینی بھینی مہک اور ڈم لائٹس ماحول کو اور بھی
خوابناک بنا رہی تھیں اور وہ اس کے سٹریو کے آگے کھڑا سی ڈی
کلکیشن چیک کر رہا تھا۔

کمرے کی ڈم لائٹس جلتا ہوا فائر پلیس فرش پر رکھے کشن اور بکھرے ہوئے گلاب کے پھول۔۔۔

ہلکا سا دھمی آواز میں میوزک لگا کر وہ پلٹا اور اپنی گہری بولتی ہوئی آنکھیں حور پر ٹکائے آہستہ آہستہ اس کے عین سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

سب کام ہو گئے؟۔۔۔ "اس نے حور کے ہلکے ہلکے لرزتے ہاتھوں سے ٹرے تھام کر سائیڈ پر رکھی۔

آ۔۔۔ آپ نے فائر پلیس کیوں جلایا؟۔ "وہ بمشکل بولی مانا وہ " بہت کونفیڈنٹ اور اسٹرانگ لڑکی تھی پر ایسے حالات میں کوئی بھی شریف لڑکی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جاتے ہیں۔

شام ٹھنڈی ہے اسے گرم اور مزید خوبصورت بنانے کے "
 --- دیکھو یہ آگ بھڑکتی ہوئی کتنی پر تپش پر کشش لگ رہی ہے
 بالکل میرے جذبات کی طرح --- کیوں کیا تمہیں میرا یہ کام کرنا
 "پسند نہیں آیا؟ ---"

نہیں وہ میرا --- "حور نے اپنے لب سختی سے بھینچے ---"
 "آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں تھی ---"
 زحمت؟ --- "ڈی کے نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔"

"No not at all

اپنے کام میں زحمت کیسی؟ --- "وہ سکون سے بولا۔
 ڈیم اٹ مسٹر خان ---" اب حور نے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔ "
 آخر آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں اتنا اچھا بن رہے ہیں "
 جب --- جب --- "وہ پھٹ پڑی۔"

جب کہ میں یہ جلد ہی تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا؟۔۔ "ڈی کے " نے اس کا ادھورا جملہ مکمل کیا۔

یس۔۔۔۔ "حور نے تھکے ہوئے لہجے میں اپنا سر جھکا دیا۔ "

حور۔۔۔ میں اس سب ٹر بل سے اس لئے نہیں گزرا کہ "

"تمہارے یہ بیڈ میسرز اور روڈرو یہ مجھے تم سے دور کر دے۔۔۔

بیڈ میسرز روڈرو یہ؟۔۔۔ "حور نے جھٹکے سے اپنا سر اوپر اٹھایا۔ "

ڈنر کے دوران میں تم سے بات کرتا رہا کئی ٹاپک نکالے پر تم نے "

کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی بس غائب دماغی سے ہوں ہاں کرتی رہیں اور

میرے خیال سے تم ہمیشہ ہی کچن میں اتنا پیٹ پیٹ کر برتن دھوتی ہو؟

اتنے زور سے کیبنٹ بند کرتی ہو کہ دیواریں لرز جائیں؟ کس بات کا

غصہ تھا حور؟۔۔۔ "اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

وہ۔۔۔۔"حور کی سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے پر جس طرح " شوہر انہ انداز سے وہ اس سے جواب طلبی کر رہا تھا وہ خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔

وہ مجھے لگا۔۔۔ میں نے سوچا کہ۔۔۔۔"اس نے اپنی نم بھیگی بھیگی " پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جو اپنی پوری توجہ اس کی جانب مرکوز کیئے کھڑا تھا۔

تم تو بہت کچھ اپنی طرف سے اندازے لگا کر سوچنے میں ماہر ہو " انفیکٹ تم ایک اسی کام میں ماہر ہو الٹا نیگیٹیو سوچنا غلط اندازے لگانا اور ابھی سب سے لیسٹ تمہارا جرم یہ ہے کہ تم۔۔۔۔"اس نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا جیسے کچا چبا جائے گا وہ اس کی آنکھوں میں ابھرتے شرارے دیکھ کر سہم گئی تھی۔

تم نے یہ سوچا بھی کیسے کہ میں تمہاری اس بیوقوف بہن کو " تمہارے اوپر ترجیح دوں گا؟ کیا میں تمہیں اتنا گھٹیا لگتا ہوں کہ ہر اچھی صورت پر پھسل جاؤں گا؟۔۔ بولو؟ جواب دو حور۔۔۔

I want an answer"

وہ غصے سے دھاڑا یہ جانتے ہوئے بھی کہ سچ سننے کے بعد وہ مزید غصے میں آسکتی تھی پر اس وقت اسے آئینہ دکھانا ضروری تھا۔

آپ۔۔۔۔۔ "حور نے مٹھیاں بھینچی۔"

کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ اگر ایسا کرتے بھی ہیں تو مجھے کوئی فرق " پڑتا ہے؟ آپ جس کے ساتھ جیسا چاہیں ریلیشن بنائیں مجھے کوئی فرق " نہیں پڑتا۔۔۔

تمہیں فرق پڑتا ہے۔۔۔ "وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔"

تم مانویا نہ مانو مگر تمہیں فرق پڑتا ہے بہت فرق پڑتا ہے تمہاری بہن " جس لمحے فلیٹ میں اینٹر ہوئی تھی اسی وقت تمہارا وجود سرد پڑ گیا

تھا۔۔۔ ٹھنڈا لرزتا ہوا آنے والے وقت کے خوف سے سہا ہوا تمہارا
ان سیکیور وجود۔۔۔۔۔ "وہ آرام سے اسے اس کی ہی فیلنگز بتا رہا تھا۔
ایسا کچھ نہیں ہے میں بس اسے اچانک سے دیکھ کر سر پر اتر ڈھو گئی "
تھی۔۔۔ "حور نے بودی سے انداز میں بولتی ہوئی نزدیکی کاؤچ پر
گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی کہ اب اس کے اعصاب اس سب
سے تھکنے لگے تھے اس دنیا میں سب سے مشکل، سب سے اعصاب
شکن کام ہی اپنی غلطیوں کا سامنا کرنا اور انہیں تسلیم کرنا ہے۔۔

نو حور۔۔۔ تمہیں غصہ اس لئے آیا تھا کہ اس نے میرے بازو پر "
ہاتھ رکھا اور میں نے جھٹکا نہیں کیونکہ اس وقت میں تمہارے چہرے
کو پڑھنے میں مگن تھا۔۔۔ تم اس لئے جلی کی میں اس سے ہنس کر بات
کر رہا تھا ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ ہنس رہے تھے پر کیا تم
نے یہ نوٹ نہیں کیا کہ میں نے اسے اپنا بازو آفر نہیں کیا تھا وہ خود

سے آئی تھی؟ میں نے صرف اس کے تمہاری بہن ہونے کا لحاظ کر کے اسے جھٹکا نہیں تھا اسی لئے وہ صرف کھسیانی سی ہنسی ہنس رہی کرنا چاہتی تھی اور میں۔۔۔۔ "provoke" تھی کیونکہ وہ تمہیں وہ رکارک کر حور کا دھواں دھواں ہوتا چہرہ دیکھا۔

میں اس لئے ہنس رہا تھا کہ مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ صرف تمہیں "جلانے کے لئے ایسا کر رہی تھی سمجھتی تھی کہ میں بھی اس میں اس کا ساتھ دوں گا پر میں نرمی سے اسے خود سے الگ کر گیا تھا اور تم اسے "اس کا من پسند رزلٹ دے رہی تھیں۔۔۔۔"

آپ بہت نرم دل ہیں ناکہ کسی بھی خوبصورت لڑکی کا ہاتھ نہیں "جھٹک سکتے۔۔۔" بنا سوچے سمجھے حور نے شکوہ کیا تو وہ مسکرا دیا اور خود بھی اس کے پاس جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔

نہیں میں سب بھول گیا تھا کیونکہ میرے سامنے وہ لڑکی موجود تھی " جس کی میں خواہش رکھتا ہوں اور اس کے سامنے مجھے کوئی اور نظر نہیں آتی۔۔۔ " اس نے حور کا ہاتھ تھام کر اس کی ہتھیلی کو سیدھا کر کے اپنی انگلی سے اس پر دائرے بناتے ہوئے اپنی بات کہی۔

حور۔۔۔ تم نے اسے پیسے کیوں دیئے؟ " اب کے اس کی بات " سن کر حور کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔۔۔

آپ کو کیسے پتہ چلا؟۔۔۔ کیا آپ نے ہماری باتیں سنیں؟۔۔۔ "

How could you Mr Khan"

حور کو شرمندگی میں گھیر لیا تھا صرف پیسوں کی بات تو نہیں ہوئی تھی

--

ایک ایک لفظ۔۔۔ تم نے اسے انکار کیوں نہیں کیا حور؟ میں " شرمندگی کہہ سکتا ہوں کہ یہ پہلی بار نہیں تھا وہ ہمیشہ تمہیں اسی طرح

سے استعمال کرتی ہوئی آئی ہے اور تم ہمیشہ اس کے مگر مجھ کے
آنسوؤں دیکھ کر ہار مان لیتی ہو۔۔۔" اس کی بات سن کر حور اپنا ہاتھ
چھڑاتی ہوئی صوفے پر اسے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ آپ۔۔۔ جو اتنے ویل مینرڈ ہیں آپ نے "
میری پرائیویسی میں دخل کیا چھپ کر میری باتیں سنی۔۔۔ آپ کو
"ایسا کوئی حق نہیں تھا مسٹر خان۔۔۔"

حور کی باتیں سن کر وہ ذرہ برابر شرمندہ نہیں ہوا تھا لٹا وہ اس کے
سامنے کھڑا ہوتا اسے شانوں سے تھام گیا تھا۔۔۔
میری آنکھوں میں دیکھو حور۔۔۔" اس نے حور کی جھکی نم پلکوں کو "
دیکھتے ہوئے سختی سے حکم دیا پروہ نفی میں سر ہلا گئی۔

" Girl ...look into my Eyes

وہ اس کے کان کہ لو کو اپنے لبوں سے چھوتا گھمبیر ساحرانہ لہجے میں بولا

پلیز۔۔۔۔۔"حور کے لب اس نزدیکی پر کپکپا اٹھے۔"

تم میری گرل ہو اور میری گرل کو مضبوط ہونا چاہیے نہ کہ وہ کسی

"کے بھی آنسوؤں میں آکر بیوقوف بن جائے۔۔۔۔۔"

میں آنسوؤں سے متاثر نہیں ہوتی۔۔۔"کچھ دیر کی خاموشی کے

بعد حور کی آواز ابھری۔

مجھے لگتا ہے کہ میں نے ہی اس کی عادتیں بگاڑی ہیں اس کا کوئی

قصور نہیں ہے وہ چھوٹی تھی ضدی تھی اور میں اس ضدمانتی چلی گئی

کبھی روکا ہی نہیں۔۔۔۔۔"اس نے اپنی غلطی تسلیم کی پر نور پر کوئی

الزام نہیں آنے دیا۔

تو پھر اس عادت کو توڑ دو یہ تم دونوں بہنوں کے حق میں بہتر "

ہوگا۔۔۔"ڈی کے نے مخلصانہ مشورہ دیا۔

جو عادتیں بچپن سے پڑ جائیں انہیں چھوڑنا ناممکن ہوتا ہے۔۔ "وہ"
اس کے حصار میں کسمساتے ہوئے بولی۔

ناممکن اس دنیا میں کچھ نہیں ہاں مشکل ضرور کہہ سکتے ہیں خیر تو "
پھر وہ تو ہمیشہ ہی تم سے اس طرح سے ایڈوانٹج لیتی آرہی ہوگی؟
۔۔ "اس کی اس بات پر حور انکار کرنا چاہتی پر نہ جانے کیسے نم آنکھوں
سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

کیا تم جانتی ہو کہ وہ تم سے جیلز ہے بے حد حسد کرتی ہے؟ "وہ"
سنجیدگی سے بولا۔

نور مجھ سے جیلز ہے؟ ناممکن۔۔۔ "حور نے تیزی سے ڈی کے"
کی بات کی نفی کی۔

نور بہت خوبصورت بہت پیاری لڑکی ہے جسے ہر کوئی پیار کرتا ہے " سر اہتا ہے وہ جس محفل میں جاتی ہے ادھر کی جان بن جاتی ہے وہ بھلا مجھ سے کیوں جیلس ہوگی؟۔۔۔ " حور ہنسی اداس کر چیوں میں بیٹی ہوئی ہنسی سن کر ڈی کے نے اسے شانوں سے تھام کر صوفے پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھنے کے بعد ایک بازو اس کے کندھوں پر پھیلا کر دوسرے ہاتھ سے اس کا گود میں رکھا ہاتھ تھام گیا۔

وہ ایک مطلبی خود غرض لڑکی ہے جو تم سے ذرہ برابر محبت نہیں " کرتی صرف تمہارا استعمال کرتی ہے اور بڑی کامیابی سے کرتی ہے اسے تمہیں ہرٹ کرنے میں مزا آتا ہے۔۔۔ " وہ اسے سمجھا رہا تھا تاکہ وہ آئندہ اپنی بہن کے ہاتھوں یوں بلیک میل نہ ہو۔۔۔

آپ یہ سب اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں مسٹر خان؟ آپ کو " کیا غیب کا علم آتا ہے؟ " حور نے تپ کر اس پر طنز کیا تو وہ کھل کر ہنس دیا۔

جلد یادیر جب تم اپنا یہ احساس کمتری ایک طرف رکھ دو گی تو " تمہیں بھی احساس ہو جائے گا کہ میں سو فیصد درست تھا۔۔۔ " وہ بات کرتے کرتے اس کے بازو کو سہلاتا ہوا اس کی گردن تک اپنی انگلیاں لے آیا تھا۔

جتنے کو نفیڈنس سے وہ بات کر رہا تھا حور مغالطے میں پڑ گئی تھی کہ کیا واقعی حور اس سے جیس ہے؟ اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہے؟۔۔۔ تم نے کمرے میں جا کر اپنے بال دوبارہ کیوں باندھے؟۔۔۔ " اب " اس کے ہاتھ اس کے بالوں میں سے کیچر نکال رہے تھے۔۔۔ اس کے بال کھول کر ڈی کے نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے سر کو سہلایا۔

میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے یہ کھلے اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ اب"
اس کے بالوں میں منہ چھپا رہا تھا۔

نور کے بال زیادہ لمبے اور خوبصورت ہیں اور میں۔۔۔۔۔ "وہ بات"
کر رہی تھی جب ڈی کے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کی بات
کاٹی۔

ہاں اور اس ٹائٹ جینز اور شرٹ میں وہ چلتی پھرتی قیامت لگ رہی "
"تھی اسی لئے تو تم مجھے لے کر اتنا پوز سیسیسو ہو گئی تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔ میں کیوں ایسا کروں گی۔۔۔۔۔ "حور نے صاف انکار کیا۔"
تمہاری یہ جو بولتی ہوئی آنکھیں ہیں یہ سب کہہ دیتی ہیں تم میرے "
ساتھ کسی بھی لڑکی کو برداشت نہیں کر سکتی اپنی بہن تک کو نہیں اور
"جب میں تمہیں چھو تا ہوں تمہارے ان حسین لبوں کو۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔ مجھ سے آپ ایسی دلگرباتیں نہ کریں۔۔۔۔۔ "حور نے نظریں "
چراتے ہوئے اسے ٹوکا۔

یہی تو تمہارا پر اہلم ہے تم نے اپنے گرد برف کی سرد اونچی دیوار " قائم کر لی ہے اسی لئے آج تک تمہیں کسی نے اپروچ کرنے کی، پریوز کرنے کی ہمت نہیں کی لیکن۔۔۔۔۔ " وہ یکدم بلا کا سنجیدہ ہوا۔

میرا خون بہت گرم ہے اس پر تمہاری ان گرین آنکھوں کی سرد " مہری اور خود ساختہ دیوار کوئی اثر نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ " وہ بولتے بولتے اس کے نزدیک ہوا اب اس کے لب حور نے چہرے کو چھو رہے تھے

میں نے تمہیں دیکھا۔۔۔۔۔ " اس کے لبوں نے حور کی " آنکھوں پر مہر لگائی۔

تمہاری خواہش کی۔۔۔۔۔ " اب کے اس کے لب ان سیب سے " سرخ گالوں پر پھسلے۔۔۔

اور اب۔۔۔۔" اس نے نزدیکی کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی " نازک سی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے چوڑے مردانہ سینے سے سختی سے پن کیا کہ ہوا کے گزرنے کی گنجائش تک نہیں تھی۔

نکاح کی فارمیٹی میں ادا کر چکا ہوں اب تو بس تمہیں حاصل کرنا " ہے تمہارے اس کورے وجود پر اپنے نام کی مہر لگانی ہے یہ سادہ سا حسن صرف ڈی کے لئے ہے تمہارے وجود سے آج ابھی اسی لمحے سے صرف اور صرف ڈی کے کی خوشبو آنی چاہیے۔ " وہ اسے کچھ بھی کہنے سننے کا موقع دیئے بغیر اس کے سرخ یا قوتی لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے چکا تھا۔

کمرے میں فائر پلیس میں سے لکڑیوں کے سلگنے کی آواز کے ساتھ
ساتھ ان دونوں کی سانسوں کی آواز کا تال میل ایک ساز سا چھیڑے
ہوئے تھا۔

خاموشیوں گنگنا رہیں تھیں۔۔

محبت نے اپنے پر پھیلا دیئے تھے۔

حور نے کچھ دیر بعد مزاحمت ترک کر دی تھی وہ اس کا شوہر تھا اور
اب وہ اسے روک نہیں سکتی تھی۔

حور آنکھیں میچے اس کی مضبوط گرفت میں ساکت تھی کچھ دیر کے
جان خیز لمحات کے بعد ڈی کے نے نرمی سے حور کے لبوں کو آزادی
بخشتی۔۔۔۔

بہی تو شاید وہ شرم، وہ حیا، وہ جھجک تھی جو اسے ان مغربی ممالک میں
اب تک کہیں نہیں ملی تھی بنا کچھ کہے وہ اٹھا اور کچن میں جا کر فرج
سے جو س نکال کر گلاس میں انڈیل کر حور کے پاس آیا۔

یہ پیو۔۔۔ ابھی تو تمہیں بہت سے مراحل طے کرنے ہیں تھوڑی " ہمت کرو حور۔۔۔۔ " اس نے گلاس اس کے لبوں سے لگا دیا۔۔۔
چند گھونٹ بھر کر حور نے گلاس پرے کرنے کی کوشش کی تو بنا مزاحمت وہ گلاس ہٹا کر سائیڈ پر رکھتے ہی حور کی طرف پلٹا جس کی گردن پر چند قطرے جو س کے گرے ہوئے تھے اس سے پہلے وہ انہیں صاف کرتی وہ آنکھوں میں چمک لئیے اس کی نازک سی گردن پر جھک چکا تھا۔۔۔

حور۔۔۔" اس کی بھاری گھمبیر آواز ابھری۔۔۔"

اس نے حور کی گردن پر سے سراٹھا کر حور کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر
اس کا چہرہ اپنے چہرے کے مد مقابل کیا وہ سختی سے آنکھیں میچے
ہوئے تھی۔

شرم سے سرخ چہرہ اس کی شدتوں سے سرخ ہوئے وہ بھرے
بھرے ہونٹ لمبی جادو جگائیں پلکیں۔۔۔۔ اس نے بغور اسے دیکھتے
ہوئے اس کے دل پر ہاتھ رکھا۔

کیا تم جانتی ہو کہ یوں مجھ سے شرم کریں اپنا آپ میرے سپرد "
کر کے تم نے کیا کیا ہے؟۔۔۔ " اس نے سرگوشی کی۔
تم مجھے اپنے ساتھ باندھ رہی ہو میری دیوانگی میں اضافہ کر رہی ہو "
۔۔۔۔۔ پر حور۔۔۔۔۔ "وہ رکا اس نے حور کی بند لرزتی ہوئی آنکھوں پر
پھونک ماری۔

میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے جانو، مجھے سمجھو۔۔۔۔ میں تمہارے "
ساتھ زبردستی کرنا نہیں چاہتا پیار میں مزا اسی وقت ہے جب دونوں

فریقین خوشی خوشی راضی ہوں۔۔۔۔" اس نے حور کے بالوں کو آزاد کیا۔۔

حور نے آہستگی سے سیدھی ہوتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں پر اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ ڈی کے کو دیکھ سکتی۔۔ وہ اپنی پر تپش نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے ہوئے تھا۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو حور۔۔۔۔ اقر جب جب میں تمہیں دیکھتا " ہوں اتنا ہی تمہیں پانے کی خواہش میرے اندر زور پکڑتی جاتی ہے میں جو بھی کروں مگر ایک بات یاد رکھنا میں کبھی بھی تمہیں ہرٹ نہیں کروں گا تم نے بہت مشکل وقت دیکھا ہے کئی امور شمل اپ ڈاؤن جھیلے ہیں اس لئے میں تمہیں ابھی اپنے ساتھ رشتہ آگے بڑھانے کے لئے ہر گز مجبور نہیں کروں گا۔۔۔" اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور جھک کر اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

جب وقت ٹھیک ہو جب تم دل سے راضی ہو نگی تب ہم یہ سب " کرینگے۔ نارملی مجھے جو چاہیے ہوتا ہے وہ میں فوری حاصل کرتا ہوں مگر آج مجھے لگتا ہے کہ اچھی چیز کے لئے انتظار کا اپنا مزہ ہو گا ویسے بھی تمہارے ان دلکش لبوں پر۔۔۔ اس حسین نازک سے وجود پر اپنے ہونٹوں کی مہر تو میں نے لگا دی ہے۔۔۔۔ " اس نے سائیڈ پر رکھا اپنا کوٹ اٹھا کر پہنا۔

سٹڈے نائٹ کو اس سیزن کے لئے پارک بند ہو رہا ہے پیر کی صبح " تم تیار رہنا۔۔ تم اور ایوا دونوں میرے ساتھ وکیشن پر چل رہی ہو۔۔۔۔۔ " وہ لمحوں میں فیصلے کرنے کا عادی اسے چونکا گیا تھا۔

واٹ؟؟؟ " حور نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا "

میں ایسے کیسے۔۔۔۔۔ پارک بند ہونے کے اگلے دن میرے پاس " بہت کام ہوتا ہے ہزاروں چیزیں کرنی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

تم گیسٹ ریلیشنز ڈاریکٹر ہو جب پارک بند سارے گیسٹ بھی " ختم تو تم کس سے ریلیٹ کروں گی؟۔۔۔ " ڈی کے نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

مجھے نیکسٹ سیزن کے گروپ ٹورز بک کرنے ہیں پمفلٹ لے " "آؤٹ پر کام کرنا ہے۔۔۔۔۔

یہ سب بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ ہم چل رہے ہیں اٹاز " فائنل۔۔۔۔۔ پیر کی صبح تیار رہنا۔۔۔۔۔ " وہ دروازے کی طرف بڑھا دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ حور کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

مسٹر خان میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔ " وہ پلٹا۔ " ہم تمہیں ٹھیک آٹھ بجے پک کرینگے اور اگر تم تیار نہیں ہوئیں تو " جس بھی حلیہ میں ہوئیں میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔۔۔ " وہ اسے وارن کر کے وہاں سے چلا گیا تھا۔



پورے ہفتے وہ پارک میں مصروف رہی تھی یہ اس سیزن کا آخری ہفتہ تھا پھر پارک سردیوں کے لئے بند ہو رہا تھا اس پورے ہفتے ڈی کے نے اس سے کوئی پرسنل ڈیمانڈ نہیں کی تھی بس آفیشیل انداز اپنائے رکھا تھا پر گلاب کے سرخ پھولوں کا بو کے روز اس کے فلیٹ پر ڈیلور ہوتا رہا تھا روز رات کو وہ ڈرائیور بھیج کر اسے ڈنر پر بلواتا رہا تھا وہ ایوا اور ڈی کے۔

ایک رات وہ ان دونوں گرلز کو لیکر آؤٹ ڈور باربی کیو گرل پر لے گیا تھا۔

اس سے اگلے دن اس نے اپنے ہی ہوٹل کے شیف سے چائینیز فوڈ پارٹی پول سائیڈ پر آرینج کی تھی۔

اس پورے ہفتے ڈی کے نے ایک بار بھی اسے چھونے یا کچھ بھی ایسا ویسا کرنے کی کوشش نہیں کی تھی جس سے وہ تھوڑا ریلیف ہوئی تھی پر اس نے کئی بار خود پر اس کی نظروں کی تپش محسوس کی تھی۔

وہ اس کے ساتھ ایک اچھے دوست کی طرح پیش آرہا تھا۔
دوبارایو اپنی نینی کے ساتھ اس سے الگ سے مل کر لپچ کر چکی تھی
جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ڈی کے اور ایو۔۔۔ ان باپ بیٹی کے ساتھ
چھٹی منانے کا سوچ کر اس کا دماغ پھٹے جا رہا تھا وہ کیسے کس حیثیت
سے یہ سب کرے گی؟

یو اکیا سوچے گی کہ میں اس کے ڈیڈی کو ٹریپ کر رہی ہوں؟
اس کی ماں کی جگہ لینا چاہتی ہوں؟
وہ مسلسل نیگیٹیو سوچے جا رہی تھی۔۔

پارک میں کام کرتے ہوئے ایک دوبار اسے ڈی کے مینجمنٹ اسٹاف
کے ساتھ نظر آیا تھا پر دونوں نے ہی ایک دوسرے کو نظر انداز کر دیا
تھا حور میں ہمت نہیں تھی اور وہ اب ایک ساتھ ہی اسے دیکھنا چاہتا تھا
اسی لئے تو اس نے فیملی وکیشن پلان کی تھیں۔

جمعرات کے دن ڈی کے نے کئی بار حور سے فون پر بات کی تھی مگر ساری بات سنجیدگی سے صرف کام کو لیکر ہی کی تھیں۔۔۔ ہفتے کی شام وہ گھر پہنچی ہی تھی کہ ڈی کے نے اسے کال کر کے اسے پارک بند ہونے سے پہلے پہلے غار میں آنے کا کہا۔۔

پارک بند ہونے میں صرف ایک گھنٹہ رہ گیا ہے مسٹر خان۔۔۔ " " وہ پریشان ہوئی۔

تو اسے ضائع مت کرو باہر ڈرائیور موجود ہے جلدی آؤ میرے " ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے جو میں نے تم سے ڈسکس کرنا ہے مس احمد۔۔ " وہ کام کی ہی بات کرنا چاہ رہا تھا۔

حور نے اپنے ہاتھ میں پکڑے سینڈوچ کو جو اس نے بڑے دل سے بنایا تھا حسرت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے فرج میں رکھا اور اپنا کوٹ پہن کر جلدی سے باہر نکل آئی جہاں ڈرائیور اسے میں ڈی کے کا ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

یہ بڑے بڑے غار اس پارک میں بہت مقبول تھے خاص کر ٹین
ایجرز میں ایک میں تو بڑی سی اندھیرے میں الٹ پلٹ کر چلنے والی
رائیڈ بھی لگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی گاڑی سے اتر کر اندر غار کی طرف پہنچی ڈی کے سامنے ہی
اس کا انتظار کر رہا تھا اس کے ساتھ ایک دو اسٹاف ممبرز موجود تھے
جن سے وہ بات کر رہا تھا۔

گڈایوننگ مس احمد۔۔۔ "اس نے فوری حور کی موجودگی محسوس
کر لی تھی۔

گڈایوننگ مسٹر خان۔۔۔۔ "حور نے اسے وش کیا۔"

"آپ نے مجھے کس لئے بلوایا ہے۔۔۔؟"

مس احمد میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے جس پر مجھے آپ کی
رائے چاہیئے آپ میرے ساتھ اندر چلیں میں نے اسٹاف کو کہہ دیا
ہے کہ جب تک ہم وزٹ مکمل کر کے واپس نہ آجائیں اندر کسی کو نہ

آنے دیا جائے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے پروفیشنل انداز میں بولا اور انڈر وائر غار میں جانے کے لئے جو کیبل کار تھی اسے چھوڑ کر اس نے کیمو فلاج والا دروازہ کھولا جسے باہر سے دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہاں شارٹ کٹ کے لئے دروازہ موجود ہے جو زیادہ تر بیہوش میننس والا اسٹاف استعمال کرتا تھا۔

اندر داخل ہو کر اس نے اس ٹنل نما سرنگ کی لائنس آن کر کے پلٹ کر حور کو دیکھا اور اسے اندر آنے کا اشارہ کیا اس کے اندر آتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

مسٹر خان آپ اپنی زندگی میں آج تک اس ایمپوزمنٹ پارک " نہیں آئے تھے کیا آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ کدھر جا رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟۔۔۔" حور نے سنجیدگی سے پوچھا کہ آگے جا کر یہ سرنگ نما راستہ اندھیرے میں ڈوب رہا تھا۔۔۔

میں نے کل سب چیک کر لیا تھا تم بس راستے کو فالو کرو اور مکڑیوں " سے بچ کر چلنا۔۔۔

مکڑیاں۔۔۔ "حور نے خوفزدگی سے اسے دیکھا تو وہ زور سے ہنسا" اور اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے دبا کر تسلی دی۔

مذاق کر رہا ہوں لیکن یہاں کی چھتیں نیچی ہیں تو سر سنجھال کر چلنا "۔۔ "وہ اسے لے کر مین ایریا میں پہنچا جہاں رولر کو سٹر رائیڈ موجود تھی۔

یہ دیکھو یہ اچھی خاصی زمین ہے یہاں بہت کچھ کیا جاسکتا ہے "۔۔ "اس نے خالی زمین دکھائی۔

کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟۔۔ "حور نے اسے دیکھا "

"یہ بیک ڈور سے اتنی ویران جگہ پر کون آنا پسند کریگا؟۔۔ "

یہ رولر کو سٹر سات منٹ کا چکر لگا کر واپس آتی ہے یہ سات منٹ " جو لوگ لائن میں اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں وہ ادھر کچھ کر سکتے ہیں۔۔ " وہ حور کے سامنے کھڑا ہوا۔

"میری سمجھ میں نہیں آرہا آپ ادھر کرنا کیا چاہتے ہیں۔۔۔"

میں یہاں سنو لینڈ بنانے کا سوچ رہا ہوں۔۔ "وہ پورے ایریا پر نظر دوڑاتے ہوئے بولا۔

اوہ تو آپ آرٹیفیشل سنو مشین لگوا کر رائیڈ پر برف گرائیں گے " تاکہ لوگوں کو کچھ الگ کچھ منفرد لگے۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے کہا تم ہمیشہ مجھ سے دو قدم آگے چلتی ہو۔۔۔۔ "ڈی کے نے تعریف کی پھر سنجیدہ ہوا۔

"تمہیں یہ آئیڈیا کیسا لگا؟۔۔۔"

بہت اچھا آئی لوواٹ۔۔۔ "وہ سادگی سے بولی۔"

ریلی؟ کہیں تم یہ اس لئے تو نہیں کہہ رہیں کہ میں یہ سننا چاہتا " ہوں؟۔۔" اس نے ابرو اچکا کر اسے گھورا۔

نہیں! میرے خیال سے یہ ایک بہت ہی الگ اور منفرد آئیڈیا ہے " رولر کو سٹر پر برف باری لوگ اس کو پسند کریں گے اس کے بارے میں بات کریں گے اور اسے دیکھنے دور دور سے لوگ آئیں گے۔۔ آپ جینیئس ہیں مسٹر خان۔۔۔" حور نے دل سے اس کی تعریف کی۔ وہ تو میں ہوں۔۔۔۔" اس نے حور کو واپسی کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔

میرے فادر بہت پکے بزنس مین تھے ان کی خواہش پر ہی میں " بزنس میں آیا۔۔۔

" تھے؟ کیا وہ انتقال۔۔۔۔

ارے نہیں وہ ابھی زندہ ہیں بس سب مجھے سوئپ کر ریٹائر ہو گئے " ہیں اور ممی کے ساتھ اٹلانٹا میں ہماری اسٹیٹ پر رہ رہے ہیں۔۔۔" وہ

تمہاری کمر بہت نازک اور پچکیلی ہے دیکھو یہ مجھے اپنی طرف کھینچتی " رہی ہے "۔۔۔

واٹ۔۔ "حور نے تپ کر اندھیرے میں اسے گھورنے کی ناکام "

کوشش کی۔۔

آپ کیا چمگا دڑ ہیں جو آپ کو اس ندھیرے میں میں نظر آرہی "

"ہوں؟۔۔"

میں تمہیں دیکھ سکتا ہوں حور میں نے اپنے سیل فون کی لائٹ " تمہاری کمر پر فوکس کی ہوئی ہے۔۔۔ " اس کی بات سن کر حور کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔

آپ کو میری بجائے اس وقت اس اندھیرے میں ڈوبے راستے پر " اپنے قدموں پر توجہ دینی چاہیے۔۔۔ " وہ بات کر رہی تھی جب پیچھے سے کسی چیز کے چٹخنے کی آواز کے ساتھ ہی ڈی کے کی درد بھری کراہ ابھری

وہ تیزی سے پلٹی پر ڈی کے ہاتھ سے فون کہیں نیچے گر چکا تھا۔
" مسٹر خان۔۔۔ "

" مسٹر خان آپ ٹھیک ہیں؟۔۔۔ "

وہ اندھیرے میں ٹٹول ٹٹول کر چلتی ہوئی اندازے سے اس کی سمت بڑھی۔

اندھیرے میں وہ ڈی کے کوڈھونڈتی ہوئی اسی سے ٹکرا گئی تھی۔
مسٹر خان۔۔۔۔ "اس نے پریشانی سے اسے پکارا جو اسے اس "
اندھیرے میں کرنے سے بچانے کے لئے اپنے حصار میں لے چکا تھا
۔

آپ ٹھیک ہیں؟۔۔۔۔ "حور نے نرمی سے پوچھا۔۔۔۔ "
میں تمہیں دیکھنے میں اتنا منہمک تھا کہ سامنے چھت کی نچلی بیم مجھے "
نظر ہی نہیں آئیں جن کے بارے میں میں نے تمہیں وارن کیا تھا۔۔۔۔
Dammit that hurts"
وہ آخر میں کراہا۔

مجھے چیک کرنے دیجئے۔۔۔۔ "حور نے اپنے کوٹ کی جیب سے اپنا "
سیل فون نکال کر اس کی فلیش لائٹ جلا کر پیروں کے بل اونچی

ہوتے ہوئے ڈی کے کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو چیک کرنا شروع کیا۔۔

اس کی نرم نرم انگلیوں کا لمس ڈی کے کو راحت پہنچا گیا تھا۔ وہ نیم اندھیرے میں نرمی سے اس کے ماتھے کو چیک کر رہی تھی جب اس نے آئی برو کے اوپر بڑا سخت گومڑا سا محسوس کیا۔۔ جسے چھوتے ہی وہ تکلیف سے کراہ اٹھا تھا۔

" I am so sorry"

حور نے پشیمانی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ فوری ہٹایا۔ یہ سوچ گیا ہے جو ایک اچھا سائن ہے کیونکہ اگر سو جن ناہوتی تو " پھر انٹرئل انجری کا خطرہ بڑھ جاتا۔۔ " حور نے سنجیدگی سے ایک بار پھر اس کی چوٹ کا جائزہ لیا۔

چھوڑو اس چوٹ کو۔۔۔" اس نے حور کو اپنی گرفت میں لیتے " ہوئے اسے اپنے بے حد نزدیک کیا اور اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا کہ حور نے تیزی سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

"مسٹر خان آپ کے ابھی چوٹ۔۔۔۔"

ہرٹ لائیک ہیل۔۔۔۔ کس کرو مجھے تاکہ میرا دماغ اس تکلیف اور " درد سے ہٹ کر صرف تم میں تمہارے نشے میں کھو جائے۔۔۔" وہ بھاری آواز میں کہتا ہوا اس کے جواب کا انتظار کئے پوری شدت سے اس کے لبوں پر جھک چکا تھا اس کی کمر پر ڈی کے کی گرفت سخت ہو چکی تھی سانس رکنے لگا تھا پر وہ تو جیسے دنیا بھلا بیٹھا تھا۔۔

کافی دیر بعد اس نے حور کے لبوں کو آزادی بخشی اور اس کے گالوں کو چومتا ہوا اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا۔۔۔

حور۔۔۔ خدا کی قسم تم میرے ہر درد کی ایک میٹھی دوا ہو جسے پینے " کے لئے میں روز چوٹ کھانے کو تیار ہوں۔۔۔ " وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

پلیزاب چلیں یہاں سے۔۔۔ " وہ نظریں جھکائے بمشکل بولی۔ "

مجھے لگتا ہے کہ تمہیں مجھ سے دور دور رہ کر مجھے تڑپانے میں ٹارچر " کرنے میں مزا آتا ہے۔۔۔۔۔ " وہ حور کے کسمسا کر اپنی بانہوں کی گرفت سے نکلنے کی کوشش پر طنز کرتا ہوا بولا۔

مس احمد تمہارا وقت اب زیادہ دور نہیں ہے بہت جلد تم میری " قربت میں اپنی چاہت کے مہکتی ہوئی نظر آنے والی ہو اور یاد رکھنا اس کے بعد کوئی دوری برادشت نہیں کی جائیگی۔۔۔ " اس نے حور کو اپنی سخت گرفت سے آزاد کیا تو وہ چند قدم پیچھے ہٹ کر سرنگ نما

دیوار سے ٹیک لگا کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنی اتھل پٹھل ہوتی
سانسوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگی تبھی اسے اپنی پشت پر
کچھ چبھتا ہوا سا محسوس ہوا وہ پلٹی ہاتھ لگایا تو وہ ایک سوچ تھا جسے آن
کرتے ہی سارا غار جگمگا اٹھا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔۔ "حور نے حیرت سے اوپر چمکتی ہوئیں تیز سرچ لائٹس کو"
دیکھا۔

آپ جانتے تھے کہ یہاں لائٹس موجود ہیں تو پھر آپ نے انہیں "
جب ہم یہاں آرہے تھے تبھی آن کیوں نہیں کیا؟۔۔" وہ گرین
آنکھوں میں خفگی لئیے اسے دیکھ رہی تھی۔

اندھیرے میں اپنی محبوبہ کے ساتھ سفر کرنے کا اپنا مزہ ہے۔۔۔۔ " "
وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر واپسی کی طرف چلنے لگا
روشن غار نما سرنگ میں واپسی کا سفر آسان تھا۔۔۔۔ وہ اس سیکرٹ
دروازے تک پہنچ چکے تھے۔

بس یہی ایک دو دن تمہارے پاس ہیں پھر۔۔۔ ہماری واپسی سے " پہلے تم میرے بیڈ میں ہوگی۔۔۔ " وہ قطعی لہجے میں اسے جتا گیا تھا کہ اب وہ اسے زیادہ ٹائم دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

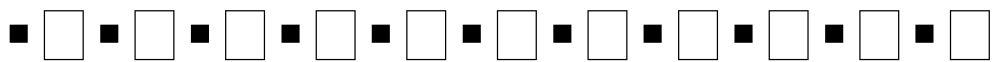
آپ۔۔۔ " حور کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا۔ " میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی۔۔۔ " حور کی بات سن کر وہ ہنسا۔

تم چل رہی ہو۔۔۔ میں نے ملازمین کو کال کر کے کین صاف کرا لیا " ہے نیا فرنیچر ڈلوایا ہے فرج میں گروسری کا سامان بھی بھرا جا چکا ہے " صرف اور صرف تمہارے لئے تو تم چل رہی ہو۔۔۔

" میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ مجھے یہاں کام ہیں۔۔۔ " کیا مجھے تمہیں جاب سے فائر کرنا ہو گا یہاں سے لے جانے کے لئے؟

ایو اور میرے ساتھ پیر کی صبح تم چل رہی ہو۔۔۔ کل سنڈے ہے۔"

میں نے تمہاری چھٹی ارتج کر دی ہے تم اطمینان سے آرام کرو پیکنگ کرو پیر کی صبح آٹھ بجے میں تمہیں پک کروں گا اینڈ دیٹس فائنل۔۔۔" اس نے نرمی سے حور کے لبوں کو چھو کر دروازہ کھول کر اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔



اتوار کا پورا دن اس نے فلیٹ میں گزارا تھا کافی سوچ بچار کے بعد اس نے چند کپڑے رکھ کر اپنی پیکنگ کر لی تھی پیکنگ کے دوران وہ خود سے الجھی رہی تھی اس کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح وہ خود کو ڈی کے کے ساتھ جانے سے بچائے اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ اس کا انکار

کوئی اہمیت نہیں رکھتا وہ اسے زبردستی بھی اٹھا کر لے جاسکتا اور اس طرح سے بلڈنگ میں اور جزیرے میں الگ اس کا تماشہ لگ جانا تھا۔ وہ اسے صاف صاف جتا چکا تھا کہ ان ہی چھٹیوں میں وہ سارے شرم و حیا کے پردے گرا دینے والا تھا تو پھر کیا وہ اس سب کے لئے تیار تھی؟

وہ اس کا شوہر تھا اور آج سے پہلے وہ کبھی بھی کسی بھی صنف مخالف کے ساتھ انوالو نہیں ہوئی تھی مگر اس ڈی کے نامی بلانے سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔

یہ سچ تھا کہ نکاح کے بعد سے ہی اس کے جذبات بدلنے لگے تھے یہ شاید نکاح کے تین بولوں کا اثر تھا کہ اسے ڈی کے اچھا لگنے لگا تھا وہ اس کے حصار میں خود کو محفوظ سمجھنے لگی تھی وہ ایک طوفان کی طرح سے اس کی زندگی میں آیا تھا اور اب اس کا جادو حور کے سر چڑھ کر بول رہا تھا وہ اسے چھو کر معتبر کر دیتا تھا۔ مگر۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس کی خواہش پوری نہیں کر پار ہی تھی وہ کوئی چھوٹی بچی
نہیں تھی ایک بیوی کے کیا فرائض ہوتے ہیں وہ اچھی طرح سے
جانتی تھی سمجھتی تھی مگر۔۔۔

وہ تو اسے دل و جان سے اپنا شوہر مان چکی تھی پر کیا وہ اسے اپنی بیوی
مانتا تھا؟۔۔

وہ اس کی زندگی میں شامل ہونا چاہتی تھی اور صرف اس کی ہی بن کر
رہنا چاہتی تھی اور بدلے میں اسے بھی صرف حور کا ہی ہونا چاہیے تھا
حور کے بعد کسی اور لڑکی کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے تھی پر جس
طرح وہ اسے ٹریٹ کر رہا تھا وہ ڈر رہی تھی۔۔

ڈی کے نے ایک بار بھی اسے بیوی وائف لائف پار ٹنر کہہ کر مخاطب
نہیں کیا تھا۔۔

وہ یا تو اسے حور کہتا تھا یا مس احمد۔۔ نکاح کے بعد وہ مس احمد کہاں
رہی تھی؟ وہ اب مسز دلاور خان تھی پر اس نے کبھی یہ کہا ہی نہیں

-- تو کیا وہ نکاح کو صرف فارمیٹی سمجھ رہا تھا تا کہ اسے جی بھر کر استعمال کر سکے پھر جب دل بھر جائے تو چھوڑ دے؟ کیا وہ اس کے ساتھ جا کر کوئی غلطی تو نہیں کر رہی؟

وہ رات نیند میں اترنے تک خود سے الجھتی رہی تھی۔

اس کے پیرنٹس بستر مرگ پر بھی نور کو یاد کرتے رہے تھے کہ وہ ہاسٹل میں تھی ملنے تک نہیں آئی پر انہیں صرف نور کی پرواہ تھی۔ نور اس کی چھوٹی بہن جو اسے صرف وقت پڑنے پر یاد کرتی تھی۔۔۔ یا اللہ میں تجھ پر بھروسہ کر کے اپنی زندگی کا نیا سفر شروع کرنے " جارہی ہوں۔۔۔ " اس نے دعا مانگ کر کروٹ بدلی اور آنکھیں موند لیں۔

حورا احمد زندگی میں پہلی بار دوسروں کے بارے میں سوچنا چھوڑ کر اپنے لئے فیصلہ لے رہی تھی اب یہ فیصلہ درست ثابت ہو گا یا غلط؟

اسے نتائج کی پرواہ نہیں رہی تھی پہلے ہی کون سا اسے سونے یا چاندی کے میڈل مل رہے تھے۔

پیر کی صبح سات بجے اس کے فلیٹ کی گھنٹی بجی تو حور کی مندی مندی آنکھیں کھول کر گھڑی دیکھی اور چونک کر اٹھی کافی عرصے بعد وہ یوں گہری پرسکون نیند سوئی تھی۔

جلدی سے اپنے بالوں کو اور کپڑوں کو ہاتھوں سے درست کرتی ہوئی وہ دروازے تک آئی۔

حور۔۔۔ "مال انچارج جیکی اسے دیکھ کر مسکرائی۔"

جیکی تم اتنی صبح؟۔۔۔ "وہ حیران ہوئی۔"

باس کا حکم تھا صبح سات بجے یہ پیچ آپ تک پہنچا دیا جائے۔۔۔ " " اس نے شاپنگ بیگ آگے بڑھایا۔

یہ کیا ہے؟۔۔۔ تم اندر تو آؤ۔۔۔" وہ پریشان ہوئی۔"

باس نے کل شام مال کو اسپیشلی کھلوا کر یہ شاپنگ کی تھی آپ یہ " رکھیں میں چلتی ہوں مجھے آفس پہنچنا ہے بائے۔۔۔" وہ بیگ اسے تھما کر چلی گئی۔

جیکی تو اس سے بڑے دوستانہ انداز میں بات کرنے کی عادی تھی اور آج تو تم چھوڑ کر اجنبیوں کی طرح آپ جناب۔۔۔ حور نے نا سمجھی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا پھر بیگ لے کر اندر چلی آئی۔

بیگ کو صوفے پر ڈال کر وہ کچن میں کوئی بنانے کے لئے آئی جب اس فلیٹ میں رکھا میں لینڈ لائن فون ٹرننگ ٹرننگ کرنے لگا۔

ہیلو۔۔۔۔۔" اس نے فون اٹھایا۔"

تمہارا سیل فون کدھر ہے؟ کب سے فون کیے جا رہا ہوں آخر تم " تھیں کدھر " ڈی کے کی سنجیدہ آواز ابھری۔

P

گڈ مارنگ مسٹر خان میرا فون اس وقت بیڈ روم میں ہے اور میں " کچن میں کوئی بنا رہی تھی۔۔۔ " وہ نرمی سے بولی۔
کوئی چھوڑ وناشتہ ہم باہر کرینگے تم اس وقت اپنی تیاری پر زور دو " مجھے اپنے ساتھ ایک فریش عورت چاہیے۔۔۔۔ " اس نے تنبیہ کی۔

میں نے تمہیں آج کے لئے آؤٹ فٹ بھجوا دیا ہے ابھی وہی سب " کچھ۔۔۔۔ پہننا ہے انڈر اسٹینڈ؟۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ " وہ سادگی سے کہہ کر بات ہی ختم کر گئی کہ اب جب " وہ اس کو اپنا آپ سونپنے کا فیصلہ لے چکی تھی تو بحث کا کیا مطلب۔۔۔

اس نے فون بند کر کے بیگ کو الٹا کیا۔۔
اندر سفید بیل بوٹم اسٹائل پینٹ پنک وائٹ کمینشن کی شرٹ
میچنگ اسکارف اور ساتھ میں میچنگ کی پرسنل پہنے کی چیزیں دیکھ کر
اس کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا تھا۔

ساری چیزیں تیزی سے شاپنگ بیگ میں ڈال کر وہ روم میں تیار
ہونے چلی گئی تھی۔۔۔

حور نے شاور لیکر اپنے گھنے سلکی شولڈر کٹ بالوں کو بلوڈ رائے کر کے
کھلا چھوڑ دیا تھا وائٹ پنک کمینشن کا بیش قیمت برانڈ ڈریس اور
اس کے ساتھ بھجوائی گئیں پرسنل اسیریز پہنتے ہوئے اس کے ہاتھ
لرزاٹھے تھے چہرہ الگ لال ہو گیا تھا۔

ڈریس چینج کر کے اس نے لائٹ سامیک اپ کر کے ہلکی پھلکی
جیولری سلیکٹ کی جو ایک بریلیٹ ٹاپس کی جوڑی اور سادہ سی چین
پر مشتمل تھی۔

وہ اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی جب نیچے پارکنگ لاٹ میں
ڈی کے نے آکر ہارن بجایا تھا۔۔۔

جلدی سے سینڈل کا اسٹریپ بند کر کے اس نے ڈی کے کا بھجوا یا ہوا
اسکا رف اٹھا کر سر پر لپیٹا اور میز پر رکھا شنیل کا پرفیوم اسپرے کر کے
جلدی سے فلیٹ لاک کرتی ہوئی باہر نکلی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر
پارکنگ میں آئی جہاں سامنے ہی سفید پینٹ اور ہالف سلیوٹی شرٹ
میں سر پر کیپ پہننے آنکھوں پر رے بین کے سن گلاسز ایک ہاتھ کی
کلانی میں راڈو کی گھڑی اور دوسرے میں اپنا سیل فون پکڑے ڈی کے
گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اس کی مردانہ پرکشش پرسنلیٹی مغرور
انداز ایک لمحے کو حور کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

حور کو دیکھ کر ڈی کے کے چہرے پر ایک پر جوش سی مسکراہٹ
ابھری تھی۔۔۔

" You are looking Gorgeous.."

اس نے ایک بھرپور نظر حور پر ڈالی اور سیدھا ہوا۔
اسکارف تم پر اچھا لگتا ہے پر میرے سامنے تمہیں اس تکلف کی "
ضرورت نہیں ہے۔۔" بنا اسے سنبھلنے کا موقع دیئے وہ اس کا
اسکارف اچانک سے ہاتھ بڑھا کر اتار گیا تھا۔
حور نے جلدی سے گاڑی کی سمت دیکھا جہاں ایوا بیٹھی ان دونوں کا
انتظار کر رہی تھی۔
وہ ایوا۔۔ "اس نے گھبرا کر ڈی کے کو یاد دلایا جو اپنی انگلیوں سے "
اس کے بال درست کر رہا تھا۔
لیٹس گو۔۔ "اس نے پلٹ کر حور کے لئے فرنٹ ڈور کھولا اور "
اس کے بیٹھنے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔
ہیلو حور۔۔ "ایوانے حور سے باتیں شروع کر دی تھی۔۔۔ "
ڈیڈی ہم کدھر جا رہے ہیں؟۔۔۔ "حور سے بات کرتے کرتے "
ایوانے سنجیدگی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ڈی کے کو مخاطب کیا۔

ہم ایک پہاڑی علاقے میں دریا کے کنارے پکنک منانے جا رہے ہیں۔۔۔

"وہ نرمی سے بولا۔

کیا ہم بوٹنگ بھی کریں گے؟۔۔۔" ایوا کی آنکھوں میں چمک

ابھری۔

یس ایوا۔۔۔" اس نے گردن موڑ کر اسے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔

حور کیا آپ کو پتہ ہے کہ دریا پر پکنک کیسے مناتے ہیں؟۔۔۔" ایوا

نے سوال کیا۔

نہیں ایوا۔۔۔ میں نے آج تک دریا پر پکنک نہیں کی اس لئے کوئی

آئیڈیا نہیں ہے۔۔۔" حور نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

ڈیڈی نے کہا ہم وہاں رکے گئے بہت فن کریں گے بہت سارے امز آئیگا

۔۔۔" وہ بچی چمکتی آنکھوں سے اسے بتا رہی تھی۔

ایوا کو کیا کیا کرنا پسند ہے؟۔۔۔" حور نے پوچھا۔

مجھے ڈول ہاؤس سے کھیلنا اچھا لگتا ہے سوئمنگ اور۔۔۔۔۔ "وہ خوشی " خوشی بتا رہی تھی کہ اس سے پہلے تو کبھی کسی نے بھی یہاں تک کے اس کی سگی ماں نے بھی اس سے اس کی پسند ناپسند کبھی نہیں پوچھی تھی۔ گاڑی تیزی سے چلتی ہوئی ڈوک پر آگئی تھی جہاں ایک بوٹ ان کا انتظار کر رہی تھی۔

گرلز چلو اب آگے کا سفر ہمیں بوٹ میں کرنا ہے۔۔۔۔۔ "ڈی کے " نے ان دونوں کو اترنے کا اشارہ کیا اور خود گاڑی سے اتر کر پاس کھڑے اسٹاف کو ہدایات دینے لگا۔

اب ہم اپنے آئر لینڈ سے نکل کر شہر کی طرف جائینگے پھر وہاں سے " گاڑی میں آگے نکلے گئے۔۔۔۔۔ "ڈی کے نے اپنا پلان بتا کر پہلے لکڑی کے تختے پر کھڑے ہو کر حور کی طرف اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور حور نے پہلے ایوا کو جانے کا اشارہ کیا پر ڈی کے نے روک دیا اور حور کو ہاتھ بڑھانے کا اشارہ کیا۔

آپ کو پہلے ایوا کو اندر لینا چاہیے۔۔۔ "حور خفا ہوئی کہ وہ بچی کو " اکیلا چھوڑنے کے حق میں نہیں تھی۔
حور کو گھور کر دیکھتے ہوئے ڈی کے جمپ لگا کر اتر اور ایوا کو گود میں اٹھایا۔

ایوا کو اس کے ڈیڈی نے گود میں اٹھا کر لے جانا تھا پر تم۔۔۔۔ "وہ " اسے گھورتا ہوا ایوا کو گد گدی کرتا واپس بوٹ پر چڑھ گیا تھا۔
ایوا کو اتار کر وہ حور کو ہاتھ دینے لگا۔
ڈیڈی حور بھی گرل ہے انہیں بھی میری طرح ڈر لگتا ہوگا آپ " انہیں لے آئیں نا۔۔ "ایوانے پریشانی سے اونچی بوٹ سے جھانک کر نیچے کھڑی حور کو دیکھا۔

تم اندر بوٹ کو چیک کرو میں حور کو لاتا ہوں۔۔۔ "وہ ایوا کا گال " تھپتھپا کر اسے بوٹ کے وزٹ پر بھیج کر ایک بار پھر نیچے کود گیا اور بنا کچھ کہے بنا کچھ سننے اپنے مضبوط بازوؤں میں اس نے حور کو اٹھا لیا تھا۔

حور اندر آئیں یہ بوٹ بہت بڑی ہے اور اس میں اوپن کچن بھی ہے " ادھر اپیل اور نج سب فروٹ بھی ہیں اور کینڈیز بھی۔۔۔" ایو ابھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

ڈیڈی۔۔ کیا میں ایک کینڈی لے سکتی ہوں؟۔۔۔۔۔ "اب کے"

اس نے ڈی کے سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کر اجازت دے دی تھی ویسے بھی اس بوٹ کا مالک وہ خود تھا اور یہ سارے انتظامات اس نے حور اور ایوا کے لئے ہی تو کروائے تھے۔

نیچے انجن روم میں موجود کیپٹن نے ڈی کے حکم پر بوٹ اسٹارٹ
کردی تھی کھلائیلگوں سمندر۔۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔۔۔
دوپہر کے وقت ڈی کے نے فشنگ راڈز نکالیں ایک حور کو، ایک ایوا
کو پکڑائی جو دونوں ہی اناڑی انداز میں ان راڈز کو پکڑے پریشان
کھڑی تھیں۔

کم آن گرلز اب ہم فشنگ کریں گے پھر پکڑی ہوئی فش کو گرلڈ "
"کر کے لپچ ہو گا۔۔۔۔۔"
ڈیڈی مجھے فشنگ نہیں آتی۔۔۔ "ایوانے بیچارگی سے اسے دیکھا۔"
یہ کوئی مشکل کام نہیں جسٹ فالومی.. "ڈی کے نے باری باری "
دونوں کو راڈ کے استعمال کا طریقہ بتا دیا تھا۔

ڈی کے دو مچھلیاں پکڑ چکا تھا اور وہ دونوں ابھی تک راڈ پانی میں ڈالے
کھڑی تھیں اور اس ایکٹیوٹی میں دونوں کو ہی مزا آ رہا تھا
ڈیڈی۔۔۔۔۔ "کچھ دیر بعد ایوا زور سے چلائی۔"

ڈیڈی میری راڈ میں فٹس پھنس گئی ہے۔۔۔ "اس نے جوش سے " کہا۔

اس کو اوپر کھینچو۔۔۔ "ڈی کے نے اس کے نزدیک آکر ہدایات دینی " شروع کیں پر شاید پھنسی ہوئی مچھلی کا وزن زیادہ تھا تو اسے خود ایوا کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر کانٹا اوپر کھینچنا پڑا تھا۔

وہ تین مچھلیاں پکڑ چکے تھے اب بوٹ پر موجود گرل مشین پر ڈی کے نے کوئلے دہکا دیئے تھے۔

حور تم کو لڈ ڈر نکس بیگ سے نکالو میں فٹس گرلڈ کرتا ہوں۔۔۔ " " اس نے مچھلیوں کو ایسے ہی اٹھا کر کونلوں میں جھونک دیا تھا

یہ آپ کیا کر رہے ہیں نکالیں انہیں۔۔۔ "حور نے جلدی سے " اسے ٹوکا

"گرلڈ کر رہا ہوں اور کیا۔۔۔ "

آپ رہنے دیں انہیں باہر نکالیں میں بناتی ہوں۔۔۔" حور نے "تصور میں سالم مچھلی کو دیکھ کر ابکائی لی۔
ڈی کے نے تینوں مچھلیاں کو نلوں پر سے اٹھا کر ٹرے میں رکھی۔
یہ چھری لیں اور ذرا ان تینوں مچھلیوں کا سردم کاٹ دیں پلیز "
۔۔۔" حور نے اسے چھری تھمائی کہ اس میں خود مچھلی کا سر کاٹنے کی
ہمت نہیں تھی۔

مچھلی صاف کر کے دھونے کے بعد حور نے اس پر نمک لیموں کالی
مرچ چھڑک کر اسے نفاست سے گرل پر رکھ کر سیکنڈ شروع کیا۔
مچھلی کے تیار ہونے تک وہ دونوں باپ بیٹی اپنے ساتھ لائے چپس
سینڈوچز ڈرنکس نکال کر سیٹ کر چکے تھے۔

اب وہ تینوں کھلے سمندر میں لنچ کر رہے تھے ایوا اور حور دونوں ہی
بہت خوش تھیں اور ڈی کے ان دونوں کو دیکھ کر مطمئن تھا۔

حور آپ کو پتہ ہے میں نے پہلے کبھی بھی کوئی سی بھی پکنک نہیں " منائی مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا پکنک پر اتنا فن ہوتا ہے۔۔۔ " وہ فاش کا پیس کاٹتی ہوئی بات کر رہی تھی اس کی بات سن کر ڈی کے اور حور دونوں نے فوری ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں ہی فوری ایوا کی طرف متوجہ ہوئے۔

ایوا تم نے پکنک منائی ہو گی بس تم بھول گئی ہو۔۔۔ " ڈی کے نرمی سے بولا۔

نوڈیڈ۔۔۔ ممی مجھے کہیں باہر لے کر نہیں جاتی تھیں میری فرینڈ " پکنک گئی تو میں نے ممی سے ضد کی پر وہ کہتی تھیں میں ان کے لئے ٹر بل ہوں اور ٹر بلز کے ساتھ پکنک نہیں جاتے۔۔۔ " وہ ایسے نارمل بات کر رہی تھی جیسے اسے اس سب سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو اور یہی چیز حور کا دل چیر کر گئی تھی۔

ڈیڈی۔۔۔ ٹرسٹ می یہ حور کی فرسٹ پکنک ہے۔۔۔ "وہ"

معصومیت سے اپنے باپ کو یقین دلارہی تھی۔

مگر یہ آخری پکنک نہیں ہے۔۔۔ "ڈی کے نے اپنے ہاتھ میں"

پکڑی پلیٹ رکھ کر ایوا کی پونی ہلائی۔

اب سے ہم اتنی پکنک منائے گئے کہ تم تھک جاؤ گی اور کہو گی "

ڈیڈی پلیز اسٹاپ۔۔۔ "وہ اسے گد گداتے ہوئے بولا۔

کیا حور بھی ہمارے ساتھ سب پکنک میں آسکتی ہیں؟۔۔۔ "ایوا"

نے پوچھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے ہمیں حور سے یہ بات پوچھنی چاہیے؟۔۔۔ "اس"

نے سوال کیا

یس ڈیڈی حور بہت اچھی ہیں اور اگر آپ انہیں پکنک پر نہیں "

لائینگے تو وہ ہرٹ ہو نگیں۔۔۔ "ایوا نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔

اگر ایسی بات ہے تو میں حور سے ضرور پوچھو گا۔۔ تم جاؤ اور جلدی " سے اپنے ہینڈ واش کر کے آؤ۔۔۔ " اس نے ایوا کی خالی پلٹ ڈسٹ بن میں ڈالی ایوا واش روم جا چکی تھی۔

وہ پلٹ کر سائیڈ پر بیٹھی حور کے پاس آیا۔

حور۔۔ " اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے کھینچ کر کھڑا کیا۔ "

کیا تم میری اور میری بیٹی کے ساتھ ہماری پرنک میں شامل ہونے " کا عہد کرو گی؟۔۔۔ " وہ گھبیر لہجے میں بولتا ہوا سے اڑتے اس کے بال کان کے پیچھے کرنے لگا۔

جواب دو حور۔۔۔۔ " وہ مزید نزدیک ہوا "

یس۔۔۔۔ " وہ بمشکل بولی۔ "

گریٹ۔۔۔۔ " وہ اس پر جھکا۔ "

" Ehhhhh Daddy That's so gross"

واش روم سے آتی ایوا اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چلائی تو وہ دونوں ہی جلدی سے ایک دوسرے سے دور ہوئے۔
ایوا۔۔ "ڈی کے نے اسے گھورا جو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے"
ہوئے کھڑی تھی۔

ڈیڈی ایسا تو ٹی وی میں ہوتا ہے نا۔۔ "اس کی بات سن کر ڈی کے ہنس پڑا اور حور کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا تھا۔
ینگ لیڈی اب ہمیں تم پر نظر رکھنی پڑے گی کہ تم کس قسم کے "
پروگرام دیکھتی ہو کیوں حور؟۔۔ "اس کی بات سن کر حور چونکی
ہمیں "وہ، ڈی کے اور ان دونوں کی بیٹی ایوا ایک پرفیکٹ فیملی"

ڈیڈی میں کبھی بھی کسی بوائے کو اپنے ساتھ ایسے نہیں کرنے "
دونگی۔۔ "ایوا کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

ایسا کرنے کی اگر کوئی ہمت بھی کرے گا تو میں اس بوائے کو شوٹ
کردوں گا۔۔۔" ڈی کے فوری بولا۔

کیوں ڈیڈی؟۔۔۔" ایوا کا معصوم ذہن الجھا۔

کیونکہ تم میری گرل ہو اس لئے اور تمہیں بھی سب بوائیز سے
بہت دور رہنا ہے۔۔۔" وہ نرمی سے بولا

ڈونٹ وری ڈیڈی ایوا بیوٹی فل نہیں ہے آپ کو وری کرنے کی
ضرورت نہیں ہے مجھ سے کوئی دوستی نہیں کریگا مئی کہتی تھی کہ میں
بیڈ لکنگ ہوں اسی لئے آپ ملنے نہیں آتے تھے۔۔۔" وہ ادا سی سے
بولی۔

تم اس ورلڈ کی سب سے پریٹیسٹ گرل ہو سارے بوائیز تم سے
فرینڈ شپ کرنا چاہیں گے ایوا۔۔۔" حور نے اس کا سر پیار سے سہلایا

مگر ایوا اپنے ڈیڈی کی پریٹی گرل ہے وہ دوستی تو دور کی بات کسی "بوائے سے بات بھی نہیں کرے گی انڈر اسٹینڈ ایوا؟۔۔۔"

ڈیڈی کیا میں آپ کو پریٹی لگتی ہوں؟۔۔۔" ایوا نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

آف کورس مائی ڈاٹر تم سے زیادہ پریٹی گرل میں نے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔" ڈی کے کی بات سن کر معصوم ایوا کا چہرہ جگمگا اٹھا تھا ایک بیٹی کے لئے دنیا میں سب سے بڑی خوشی اس کے باپ کی اس کے لئے تعریف ہوتی ہے۔

گر لزاب جلدی سے سامان سمیٹو ہم ڈوک پر پہنچنے والے ہیں "۔۔۔" ڈی کے نے ماحول تبدیل کیا تھا۔

بوٹ اپنی جگہ پر پہنچ کر رک گئی تھی لنگر گرا دیا گیا تھا۔

ڈی کے نے اندر آتے ملازمین کو سامان گاڑی میں پہنچانے کا کہہ کر ایوا کو گود میں اٹھا کر اپنا دوسرا بازو حور کی کمر کے گرد لپیٹ کر اس پر اپنی

گرفت مضبوط کی اور دونوں لڑکیوں کو لیکر احتیاط سے بوٹ سے نیچے اتر گیا۔

اب آگے کا سفر انہیں گاڑی میں طے کرنا تھا پورٹ کے باہر ڈی کے کا ملازم مر سڈیز لئیے ان کا انتظار کر رہا تھا اس گے گاڑی کا ریموٹ لے کر اسے جانے کا کہا اور ایوا کو پیچھے اور حور کو آگے بٹھا کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔

اب ایک لمبا طویل سفر شروع ہو چکا تھا۔
ڈیڈی۔۔۔ "آدھے گھنٹے بعد پیچھے سے ایوا کی باریک سی آواز"
ابھری۔

"ایس ایوا۔۔۔"

ڈیڈی میں بھی آگے آجاؤں؟ مجھے آگے سے باہر کے سین دیکھنے"
ہیں۔۔۔ "گاڑی کے پیچھے کے شیشے ڈارک ٹنٹ تھے تو وہ باہر نہیں دیکھ پار ہی تھی۔

آجاؤ۔۔۔" ڈی کے نے گاڑی روکے بنا اسے سیٹ سے اٹھ کر "

سیٹ پر آنے کا اشارہ کیا۔

اب سچویشن کچھ یوں تھی کہ ایوا آگے ونڈو کے پاس بیٹھ گئی تھی اور
بڑے اشتیاق سے باہر دیکھ رہی تھی حور درمیان میں آچکی تھی اور
ڈی کے گاڑی چلاتے چلاتے حور کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

راستہ لمبا تھا پورے راستے ڈی کے اس کے ساتھ ہلکی پھلکی چھیڑ چھاڑ
کرتا رہا تھا اور وہ ایوا کا خیال کر کے چپ چاپ رہی تھی۔

شام ڈھلے جب اندھیرا پھیلنے لگا تھا گاڑی پہاڑوں کے درمیان دریا
کنارے بنے کین کے آگے لا کر ڈی کے نے روک دی تھی۔

یہ ایک چھوٹا سا صاف ستھرا تین بیڈرومز پر بنا کین تھا ہر بیڈروم کی
کھڑکی پہاڑوں کی طرف کھل کر ایک بہت ہی خوبصورت ویو دیتی
تھی دو سیڑھیاں نیچے اتر کر بڑا سا گول لیونگ روم تھا جس کی بڑی سی

کھڑکی سے بہتا ہوا دریا نظر آتا تھا لیونگ روم میں ہی ڈائننگ ٹیبل تھی اور ساتھ ہی اوپن فرینچ کچن تھا۔

کیبن میں ہر طرح کی ضروریات زندگی کی سہولتیں موجود تھیں اور فرینچر بھی لگتا تھا نیا ڈلوایا گیا تھا۔

کیبن میں پہنچ کر ان سب نے اپنے اپنے کمروں میں سامان رکھا۔

سامان بعد میں سیٹ کرینگے ابھی سب جلدی جلدی سے باتھ لے " کر ریڈی ہو جائیں ہم ڈنر کے لیئے بیس منٹ میں نکل رہے ہیں..."

ڈی کے نے ان دونوں کو مخاطب کیا۔

ڈنر اتنی جلدی۔۔؟۔۔ "حور نے اپنی واپس میں ٹائم دیکھا جو شام " کے سات بجار ہی تھی۔

ماسٹر بیڈ روم ڈی کے کا تھا سامنے والا چھوٹا سا پنک کمر کے فرنیچر سے
سجا کمرہ ایوا کا اور اس کے برابر والے گیسٹ روم میں حور نے اپنا
سامان رکھ دیا تھا۔

ہاتھ لے کر ڈریس بدلنے کے بعد وہ تینوں ڈرائیو کر کے ایک نزدیکی
چھوٹے سے پہاڑی ڈھابے میں آ گئے تھے۔

یہ چھوٹا سا ڈھابہ مقامی لوگ چلا رہے تھے سادہ سا کھانا تھا ان تینوں
نے ڈنر کیا اور پھر وقت سے اپنے کیمپن واپس آ گئے۔

ایوانے اپنے جاگرتار کر سائیڈ پر رکھے اور ٹی وی کھول کر ریمورٹ
ہاتھ میں لئیے اچک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

ایک گلاس پانی پلیز۔۔ "حور اوپر جا رہی تھی جب ڈی کے نے "

جیکٹ اتار کر ٹانگتے ہوئے پانی مانگا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اپنا
رخ کچن کی طرف کر گئی جہاں منرل واٹر کی بوتلیں دودھ کو فی ناشتے

کاسامان اور کچھ ضروری گروسری پہلے سے ہی فرج میں موجود تھیں

-

ڈیڈی۔۔۔ "وہ حور کے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھام رہا تھا جب ایوا " کی چہکتی ہوئی آواز ابھری۔

"ایس ایوا۔۔۔"

ڈیڈی ہارر مووی تھرٹی منٹس میں اسٹارٹ ہونے والی ہے یہ بہت " اچھی مووی ہے میری ساری اسکول فیلوز نے دیکھی ہوئی ہے۔۔۔" ایوانے انفارم کیا۔

تو اس کا مطلب ہے ہم اس اسپیشل مووی کو مس نہیں کر سکتے " کیوں حور؟۔۔۔" اس نے آخر میں حور سے پوچھا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی۔

آپ دونوں جانا نہیں میں ابھی آئی۔۔ "ایوا ان دونوں کو ہی روک " کر بھاگ کر دو سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم میں گئی اور مشکل سے پانچ منٹ میں وہ اپنا نائٹ ڈریس سنوپی کا پاجامہ اور شرٹ پہن کر ہاتھوں میں بڑا سا بھالو پکڑے واپس آئی۔

ارے واہ تم نے تو چینیج بھی کر لیا۔۔۔ "حور نے پیار سے اسے دیکھا "

میرے خیال سے ہم بھی ڈریس چینیج کر کے آتے ہیں۔۔ "ڈی " کے کھڑا ہوا۔

ڈیڈی جلدی آئیے گا۔۔ "ایوا کی پوری توجہ ٹی وی پر تھی۔ " ڈی کے اور حور دونوں ہی آگے پیچھے چلتے ہوئے اپنے اپنے بیڈرومز کی طرف چلے گئے تھے۔

حور نے اپنے لئے سیٹ بیڈروم میں داخل ہو کر دروازہ بند کر کے اپنی سینڈل اتار کر سائیڈ پر رکھنے کے بعد اپنا اسکارف کوٹ اتار اور اپنا

سوٹ کیس اٹھا کر بیڈ پر رکھنے کے بعد اس میں سے سادہ سا ٹراؤزر فل
سلیوڈ ھیلی سی شرٹ نکالی وہ ڈنر پر جاتے ہوئے لانگ اسکرٹ اور
بلاؤز میں ڈریس اپ ہوئی تھی اور اب وہ آرام دہ حالت میں آنا چاہتی
تھی۔

ڈریس بدل کر اس نے اپنے شولڈر کٹ بال کھول کر برش کرنے کے
بعد ان کی اونچی پونی باندھی۔

وہ اس وقت ڈارک گرین رنگ کے نائٹ سوٹ میں تھی جو اس کی
فوری رنگت اور گرین آنکھوں پر بہت سوٹ کر رہا تھا۔

پونی باندھ کر وہ واپس سوٹ کیس کی طرف مڑی اور اب وہ اس میں
اپنے سلیپر تلاش کر رہی تھی جب اس کے دروازے پر نوک ہوئی۔

کون؟۔۔۔ "اس نے نزدیک جا کر پوچھا۔"

تمہارا ہسبنڈ۔۔۔ "ڈی کے نے آواز سن کر اس نے ایک گہرا"

سانس بھر کر دروازہ کھول دیا۔

بس دو منٹ دیجئیے میں آرہی ہوں۔۔۔" وہ سامنے دروازے پر " کھڑے ڈی کے سے بولی اسے لگا کہ وہ شاید اسے نیچے لے جانے کے لئے آیا ہے۔

واؤ۔۔۔" وہ حور کو سر سے پیر تک گہری نظروں سے دیکھتا ہوا " کمرے کے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر چکا تھا۔ آ۔۔۔ آپ نے دروازہ کیوں بند کیا۔۔۔؟ " حور بوکھلا کر پیچھے " ہٹی

تمہیں آرام سے دیکھنے اور محسوس کرنے کے لئے۔۔۔" وہ " اطمینان سے بولتا ہوا اس کی سمت بڑھا۔ تمہاری عمر کیا ہوگی حور؟۔۔۔" اس نے حور سے سنجیدگی سے سوال " کیا جس پر حور نے چونک کر اسے دیکھا کیا وہ اس پہر جب اس کی بیٹی

لیونگ روم میں ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی اس کی عمر پوچھنے آیا تھا ؟

تم نے جواب نہیں دیا؟ کیا عمر ہے ہے تمہاری حور؟۔۔۔" ڈی "

کے نے اپنا سوال دہرایا۔

چھبیس سال۔۔۔۔" وہ الجھ کر بولی "

ہم آج کل تو لڑکیاں پندرہ سال کی ہوتے ہی بڑی کیوٹ کیوٹ " سی نائٹسز پہننا شروع کر دیتی ہیں اور تم ابھی تک یہ بچوں والا ڈریس پہن کر سوتی ہو؟۔۔۔" اس نے ناقدانہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اس کی ڈھیلی سی آستین کو پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچا۔

میں تمہیں اپنی پسند سے شاپنگ کرانا چاہتا ہوں حور۔۔۔۔۔اپنے "

ٹیسٹ کے مطابق ہاٹ نائٹ ڈریسر۔۔۔" ڈی کے نے آنکھ ماری اس کی بات سن کر حور کا چہرہ لال ہو گیا تھا یہ شخص بے انتہا بے باک تھا

حور۔۔۔"ڈی کے نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنی " سمت کھینچا اور دوسرے سے اس کی پونی کھول دی۔

میں نے کہا تھا نا کہ مجھے تمہارے بال کھلے اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔" " اس نے حور کی گردن میں چہرہ چھپا کر سرگوشی کی۔

مسٹر خان۔۔۔"حور نے لرز کر اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھ کر " اسے دور دھکیلنا چاہا۔

پہلے میرے اندر تمہاری خواہش جاگی تھی مگر اب وہ خواہش سے " کہیں زیادہ ضرورت بن گئی ہے۔۔۔"ڈی جے نے گھبیر لہجے میں بولتے ہوئے اس کی بند آنکھوں پر لرزتی ہوئیں پلکوں پر پھونک ماری

-

حور مجھے تمہاری ضرورت ہے "

I really need you Girl ..."

جذبوں سے چور بھاری لہجے میں وہ اپنے دل کا حال عیاں کرتے ہوئے
اس کے خوبصورت چہرے پر جھکا اور اس کے ایک ایک نقوش کو
دیوانوں کی طرح چومنے لگا۔

۔ مسٹر خان پلینز۔۔۔۔ "وہ بڑی مشکل سے بولی "

میں ابھی۔۔۔۔ یہ سب نہیں کر سکتی۔۔۔۔ "اس کی آواز کپکپا رہی "
تھی۔

جانتا ہوں۔۔۔۔ "وہ نرمی سے اس کے قدرتی لال ہونٹوں کو چومتا "
ہوا پیچھے ہٹا۔

حور کو تو لگا تھا کہ یوں انکار کرنے پر وہ ناراض ہو گا اس پر غصہ کرے گا
کہ وہ یہاں اسے لایا ہی اپنی شادی شدہ زندگی شروع کرنے کے لئے
تھا پر وہ تو اطمینان سے کہہ رہا تھا کہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیوں انکار کر رہی
ہے۔

Page 374

میں ان سب باتوں کو سمجھتی ہوں مسٹر خان اور یہی امید کر رہی " تھی کہ آپ بھی ان نازک باتوں کو سمجھیں گے۔۔۔ " وہ جھجکتی ہوئی نرمی سے بولی تو اچانک سے ڈی کے اسے پھر سے تھام کر اپنی شہادت کی انگلی اس کے چہرے پر پھیرتا ہوا اس کے نچلے لب پر لا کر روک گیا۔۔۔

حور دم سادھے سانس رو کے کھڑی تھی۔
تم بہت سمجھدار ہو سب باتیں سمجھ جاتی ہو لیکن کیا۔۔۔ " اس نے " حور کالب انگوٹھے سے دبا کر چھوڑا۔

کیا تم انڈر اسٹینڈ کر سکتی ہو کہ ایک مرد جب شدت کسی عورت کو " پانے کی تمنا کرتا ہو گا تو کیسا محسوس کرتا ہو گا؟۔۔۔ " اس نے سوال کیا تو حور نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

کس طرح سے میں تمہاری تمنا کر کے، تمہیں پانے کی آس میں " ایک ایک پل گن گن کر گزار رہا ہوں کیا تمہیں اندازہ ہے میرے جذبات کا؟۔۔۔۔" وہ بو جھل لہجے میں سوال کر رہا تھا اور وہ اس کی بانہوں میں آنکھیں میچے دم سادھے کھڑی تھی۔

" Hoor be mine forever and ever"

خواہش تھی کہ حکم؟ پر وہ ساحر اس پر فسوں پھونک رہا تھا۔
حور نے ہمت کر کے اس کے جذبات کے آگے سر خم کرتے ہوئے اپنا سر اس کے چوڑے سینے پر ٹکا دیا تھا کہ اب یہی اس کی پناہ گاہ شاید عارضی پناہ گاہ پر جو بھی تھا وہ اس کے سحر میں مبتلا ہو رہی تھی۔
ڈی کے نے اپنے وسیع ورزشی سینے پر رکھے حور کے سر کو دیکھا۔

حور کے نرم لمس سے ایک سکون ساڈی کے کی رگ رگ میں اتر اٹھا
اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو حور کے گرد پھیلا کر اسے اپنی بانہوں
میں بھر لیا تھا۔۔۔

" I am honored Hoor ..."

اس نے حور کی اس پیش قدمی پر دل سے اسے سراہا تھا اس کی بات سن
کر حور نے اس کے سینے پر سے سراٹھا کر اسے دیکھا۔
اس کی گرین آنکھیں ڈی کے کی اسٹیل گرے آنکھوں سے ٹکرائیں
تھیں جن میں اس کے لئے محبت کا سمندر ٹھائے مار رہا تھا۔۔
مائی گرل۔۔۔۔ "ڈی کے نے سرگوشی کی۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں ڈوبے ہوئے تھے جب
نیچے سے آتی ایوا کی آواز کو چونک کر ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔
ڈیڈی۔۔۔ حور۔۔۔ جلدی آئیں مووی اسٹارٹ ہو رہی ہے "
۔۔۔

ایوا کی آواز نے سارا سحر توڑ دیا تھا۔

چلو ایوا ہمارا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔ "وہ نرمی سے حور کو اپنے " بازوؤں کے حصار میں لئیے کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔
ٹی وی پر ایوا کی پسندیدہ مووی اسٹارٹ ہو گئی تھی ڈی کے نے لائٹس آف کیں اور ایوا اور حور کے بیچ میں آکر صوفے پر اپنے دونوں بازوؤں کو پھیلا کر بیٹھ گیا۔
اس کے ایک بازو کے حصار میں ایوا تھی اور دوسرے بازو کے حصار میں حور۔۔۔

مووی شروع ہو گئی تھی جب بھی کوئی ڈراؤنا سین آتا ایوا اپنا چہرہ ڈی کے کے بازو میں چھپا لیتی۔
مووی کے ختم ہونے تک ایوا سوچکی تھی۔

مسٹر خان۔۔۔۔"حور نے دھیمی آواز میں اسے پکارتا کہ ایوا کی "

نیند ڈسٹر ب ناہو پر اس نے کوئی توجہ نہیں دی۔

"مسٹر خان ایوا سو گئی ہے۔۔۔۔"

"آپ سن رہے ہیں نا؟۔۔۔۔"

مسٹر خان۔۔۔۔"حور نے تنگ آکر اس کا بازو ہلایا پر کوئی رزلٹ "

نہیں نکلا۔

سنئیے۔۔۔۔"تنگ آکر وہ پھر سے اس سے مخاطب ہوئی۔"

" That's like my Girl ...

مسٹر خان تمہارے ان حسین لبوں سے اچھا نہیں لگتا یا تو مجھے ڈی کے

کہو یا یہ سنئیے بھی ٹھیک ہے لیکن اب سے اگر تم نے مجھے اس فارمل

سے مسٹر خان کے نام سے پکارتو تمہیں جواب نہیں ملے گا۔۔۔۔"

وہ حور کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا
پھر احتیاط سے سوئی ہوئی ایوا کو اپنی گود میں اٹھایا اور حور کو چلنے کا اشارہ
کیا۔

حور نے میز پر پڑا ریموٹ اٹھا کر ٹی وی بند کیا اور ڈی کے ساتھ چلتی
ہوئی ایوا کے روم کے پاس آئی۔

اس کے روم کا دروازہ اس نے آگے بڑھ کر کھولا تو ڈی کے ایوا کو لئیے
اندر داخل ہوا اسے نرمی سے بیڈ پر لٹا کر بلینکٹ اٹھا کر حور کا ہاتھ تھاما
اور لائنس آف کر کے ایوا کے کمرے سے نکل آیا۔

گڈنائٹ۔۔۔ مسٹر خان۔۔۔ "اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچ "

کر حور نے اسے وش کیا اور اندر جانے لگی جب ڈی کے نے کمرے
کے دروازے پر رک کر اندر جاتی ہوئی حور کی کلائی تھام کر اسے اپنی
سمت کھینچا اور بنا کوئی مہلت دیئے اس کے سرخ رس بھرے لبوں پر
جھک کر اپنا آپ سیراب کرنے لگا اس نے ایک ہاتھ سے حور کو کمر

سے پکڑ کر مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اس کی کمر
سہلاتا اس کی حواس اڑا رہا تھا۔

کافی دیر کی مدہوشی کے بعد اس نے حور کو اپنی گرفت سے آزاد
کر کے اس کے بھگکے ہونٹوں کو گہری نظر سے دیکھتے ہوئے اپنی
انگلیوں سے صاف کیا۔

یاد رکھنا اب جب بھی تم مجھے مسٹر خان بولو گی تب تب تمہیں یہ "
سزا جھیلنی ہوگی۔۔۔ " اس نے حور کے ماتھے سے ماتھا ٹکراتے ہوئے
اسے وارن کیا پھر اسے چھوڑ کر الگ ہوا کہ اب اگر ایک لمحے بھی وہ
اس کے نزدیک رہتا تو خود پر قابو نہیں رکھ سکتا تھا۔
گڈنائٹ حور۔۔۔۔ " وہ اسے کہتا اپنے ماسٹر بیڈ روم میں داخل "
ہو گیا تھا۔

ایوانے پین کیک اور حور نے انڈہ فرائی کی فرمائش کی تھی جو بس گزارے لائک بنے ان کے سامنے میز پر رکھے ہوئے تھے۔
اب تھکن اتار کردن کی روشنی میں حور نے یہ کیبن دیکھا تو وہ بہت سب architecture متاثر ہوئی تھی اس کیبن اسٹائل فرنیچر بہترین لگژری اسٹائل کا تھا۔

یہ کیبن پرانا تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا اور نا ہی اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ یہ عرصے سے بند ہو گا سو فیصد یہ ریگولر استعمال میں تھا۔

کیا پتہ یہ اپنی ایکس وائف کے ساتھ ادھر چھٹیاں گزارنے آتے " ہوں۔۔۔؟۔۔۔ مگر وہ شادی تو دس سال پہلے ہی ختم ہو گئی تھی تو پھر؟ کیا یہ اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ ادھر آتے ہیں؟ " اس کی سابقہ بیوی اور گرل فرینڈز کا سوچ کر دل میں ہلکا سا درد سا اٹھا تھا۔

جیسا ان کا اسٹیٹس ہے ان کی تو ناجانے کتنی گرل فرینڈز ہونگیں؟ "۔۔۔ وہ خالی پلیٹ میں فورک ہلاتی ہوئی سوچے چلی جا رہی تھی۔

اتنا مت سوچا کرو حور۔۔۔۔ "ڈی کے کی آواز اسے اپنی سوچوں سے باہر نکال لائی اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا وہ اپنی سوچوں میں اس قدر ڈوبی ہوئی تھی کہ اسے یہ تک پتہ نہیں چلا تھا کہ ایوانا شتہ ختم کر کے ٹی وی چلا کر اس کے آگے بیٹھ چکی تھی۔

تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے حور؟۔۔ "ڈی کے سنجیدگی سے سوال کیا۔

کچھ نہیں۔۔ "وہ کچھ اس طرح سے بولی کہ ڈی کے تپ گیا تھا۔

میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس وقت میرے مائنڈ میں کیا چل رہا ہے "۔۔ "ڈی کے نے اپنے سامنے سے پلیٹ کٹلری ہٹا کر سامنے بیٹھی حور کا ہاتھ پکڑا۔

میں جانتی ہوں آپ کے مائنڈ میں کیا چل رہا ہے... "وہ سرد لہجے میں بولی۔۔۔"

ایک گرین آنکھوں والی پرفیکٹ فگر والی لمبی سی لڑکی میرے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہے میرا بس نہیں چلتا کہ اسے اپنی بانہوں میں بھروں اور سارے زمانے سے چھپا کر بس اس کے ساتھ وقت گزاروں اسے محسوس کروں اس کا نشہ کروں۔۔۔ "وہ بے انتہا سنجیدہ تھا۔"

اسٹاپ اٹ پلیز۔۔۔۔ "حور کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔" میں بہت برا سہی لیکن یہ بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھا "لو کہ میری زندگی میں، میرے بیڈ میں ہر عورت آسانی سے نہیں پہنچ سکتی کیونکہ۔۔۔" اس نے غور سے حور کو دیکھا۔

اس کے ادھورے جملے پر حور نے نظریں اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کہ ہر عورت میں اتنا دم نہیں کہ میرے ہوش و حواس پر چھا جائے " --- "اس نے حور کا ہاتھ دبایا۔

میں اب تک کتنی عورتوں کے ساتھ سوچکا ہوں تم یہی سوچ رہی " تھی نا؟۔۔۔ "اس نے سوال کیا جسے سن کر حور نے تیزی سے اپنا سر جھکا کر اپنی نظریں میز کے نیچے بچھے قالین پر جمادی تھیں۔

"حور۔۔۔"

آپ۔۔۔۔۔ کن کے ساتھ۔۔۔۔۔ یہ سب میرا بزنس نہیں ہے " --- "وہ بمشکل بولی۔

میری طرف دیکھو حور۔۔۔ "وہ حکمیہ لہجے میں بولا اس کے لہجے کا " استحقاق حور کو چہرہ اٹھانے پر مجبور کر گیا۔

میری شادی صرف ایک ماہ چلی تھی ہمارے دماغ نہیں ملتے تھے " اسے صرف پیسہ اور لکٹری لائف اسٹائل چاہیے تھا اور مجھے۔۔۔۔۔ مجھے بیوی چاہیے تھی جس کے لئے صرف اور صرف میں ضروری

ہوں ہماری ڈائیورس تو فوری ہو جاتی پر وہ پریگنٹ ہو گئی تھی ہم ایک
چھت کے نیچے رہتے ہوئے بھی اجنبی تھے ایوا کے پیدا ہوتے ہی
ہماری ڈائیورس ہو گئی تھی ان گزرے دس سالوں میں کئی
خوبصورت ماڈلز ایکٹریسز اور لڑکیاں آئیں اور گئیں لیکن میں کسی کو
بھی ڈیٹ نہیں کر سکا کہ کسی نے میرے دل کو نہیں چھوانا ہی کسی کو
لے کر ادھر یا کہیں بھی اس طرح دوویک کی چھٹی پلان کر کے میں
نے وقت گزارا۔۔۔ جس طرح اب تمہارے ساتھ گزار رہا ہوں
کیونکہ۔۔۔۔۔ "اس نے ایک گہری پر تپش نظر اس پر ڈالی۔
میں اپنے بزنس سے وقت نکال نہیں پاتا لیکن اس وقت میں تم "
سے ایک لمحے کو بھی دور ہونا نہیں چاہتا ہر وقت تمہیں اپنے سامنے
دیکھنا چاہتا ہوں اسی لئے تمہیں لیکر ادھر آیا ہوں۔۔۔۔۔ "اس کی
بات سن کر حور کا دل بے انتہا تیزی سے دھڑکنے لگا تھا وہ اپنا سرخ
ہوتا چہرہ لئے کھڑی ہوئی اور میز پر سے ناشتے کے برتن اٹھانے لگے۔

نارملی جب میں بزنس میٹنگز اٹینڈ کرتا ہوں تو میرا پورا ادھیان نفع " نقصان اپنے بزنس پر ہوتا ہے مگر کیا تم جانتی ہو کہ جب سے میں تم سے ملا ہوں تب سے جتنی بھی میٹنگز میں نے اٹنڈ کی ہیں ان میں کیا کرتا رہا ہوں؟ اس دن ایک ہفتے کا بزنس ٹرپ چھوڑ کر فوری واپس آ گیا۔۔۔" اس نے حور کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر واپس میز پر رکھی

ہمیں ٹیبل صاف کر دینی چاہیے۔۔۔" وہ نظریں چرائے چرائے " بولی تو ڈی کے نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور اس کی آنکھوں میں اپنی اسٹیل گرے آنکھیں ڈالیں

میں صرف تمہارے بارے میں سوچتا رہا سوچتا رہا کہ ایسا ٹرپ " پلان کروں جس میں تم میرے ساتھ کمفر ٹیبل فیل کرو اور اپنا آپ -- اپنا یہ خوبصورت وجود میرے حوالے کر دو میں تمہارے جسم کے

ایک ایک ذرے پر اپنے نام کی مہر لگا دوں۔۔۔ رات تمہیں بانہوں
میں بھر کر سوؤں اور صبح ان رس بھرے ہونٹوں سے اپنے دن کا
آغاز کروں۔۔۔ "وہ جذبوں سے چور لہجے میں اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔
مسٹر۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ دلا اور آپ۔۔۔۔۔" وہ بمشکل بولی۔
میری ہو جاؤں حور۔۔۔۔۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم میری دیوانگی
"برداشت نہ کر سکو۔۔۔۔۔"

دلا اور پلینز۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ آپ کو مجھ سے ایسی باتیں نہیں کرنی
چاہیئے۔۔۔۔۔ "وہ اس کی باتوں سے گھبرا گئی تھی۔

حور۔۔۔۔۔ "دلا اور نے جھک کر شدت سے اس کے لبوں کو اپنی
گرفت میں لیکر اپنے سارے جذبات اس کے اندر اندیل دیئے۔
کسی اور چیز کے بارے میں جتنا پریشان ہونا ہے ہو مگر۔۔۔ کسی
دوسری عورت کے بارے میں تمہیں سوچنے کر پریشان ہونے کی

، فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تو وہ اپنا لال لہور نگ چہرہ لئیے تیزی سے بناادھر ادھر دیکھنے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اس کے لبوں پر ایک خوبصورت سی پرسکون سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

ہر عورت میں اتنا دم نہیں کہ میرے ہوش و حواس پر چھا جائے "۔۔۔" ڈی کے کی بھاری آواز کی گونج ابھی تک اس کے کانوں میں تھی۔۔۔

آپ کے ان الفاظوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں آپ کی ہوش و " حواس پر چھا چکی ہوں۔۔۔" حور نے شرما کر سوچتے ہوئے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا چاہے جانے کا احساس کتنا خوبصورت ہوتا

ہے یہ کوئی اس وقت حور سے پوچھتا اس نے سونے کے لیئے آنکھیں بند کر لی۔۔

لمبا چوڑا بلا کا ہینڈ سم ڈی کے اس کی آنکھوں میں اتر آیا تھا۔۔۔

اس کی بولتی ہوئی مردانہ نگاہیں۔۔ یاد کر کے حور کا دل زور سے دھڑکا

اس نے کروٹ بدلی پر آج تو جیسے اس کی نیند پر ڈی کے قبضہ کیئے بیٹھا

تھا اس کی ایک ایک بات حور پر نشے کی طرح سے چھا رہی تھی۔

میں صرف تمہارے بارے میں سوچتا رہا سوچتا رہا کہ ایسا ٹرپ "

پلان کروں جس میں تم میرے ساتھ کفر ٹیبل فیل کرو اور اپنا آپ

۔۔ اپنا یہ خوبصورت وجود میرے حوالے کر دو میں تمہارے جسم کے

ایک ایک ذرے پر اپنے نام کی مہر لگا دوں۔۔۔ رات تمہیں بانہوں

میں بھر کر سوؤں اور صبح ان رس بھرے ہونٹوں سے اپنے دن کا

آغاز کروں۔۔ "ڈی کے الفاظ یاد کر کے اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ

دلاور خان۔۔۔ آپ جب چاہیں جیسے چاہیں اپنا حق لے سکتے ہیں"

بس بدلے میں وعدہ کریں کہ صرف میرے ہو کر رہیں گے؟ مجھے بیچ

راہ میں چھوڑیں گے نہیں۔" حور نے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر اپنے سینے

میں بھینچتے ہوئے دلاور خان عرف ڈی کے کو تصور کر کے دل کی

بات کہی۔ وہ بات جو وہ کبھی بھی اس کے سامنے کرنے کی ہمت نہیں

رکھتی تھی۔

کسی اور چیز کے بارے میں جتنا پریشان ہونا ہے ہو مگر۔۔ کسی " دوسری عورت کے بارے میں تمہیں سوچنے کر پریشان ہونے کی ، فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ " ڈی کے کی بات یاد کر کے وہ سکون سے آنکھیں موند گئیں پر وہ یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اب وہ ڈی کے کو اس کے حقوق لینے سے نہیں روکے گی۔



صبح کے چھ بجے ہونگے جب ڈی کے نے اس کے روم کا دروازہ نوک کر کے اندر آیا۔

حور۔۔۔ "اس نے سوئی ہوئی حور کو پکارا پنک ٹراؤزر شرٹ جس " میں سے نظر آتے اس کے دودھیا بازو بلینکٹ آدھا زمین پر تھا اور ٹراؤزر اونچا ہونے کی وجہ سے سفید سڈول پنڈلیاں ڈی کے کی نظر پنڈلیوں سے پھسلتی ہوئی اوپر کی طرف بڑھی اور ٹھٹک گئی۔ سانس لینے سے اس کا ہلتا ہوا سراپا اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر گیا تھا وہ جھکا اور حور کے چال چہرے پر سے ہٹا کر اس کے سرخ لبوں پر انگلی پھیرتے ہوئے بولا۔

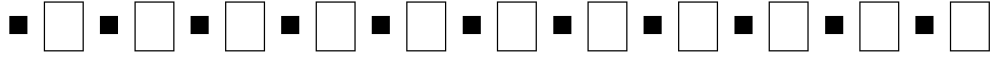
" Wake up ...Hoor ...

ورنہ اگر میں نے تمہیں اپنے طریقے سے جگایا تو سارا دن شرماتی ہوئی
پھر وگی۔۔۔" اس کی بھاری آواز اور انگلی کا لمس حور کو نیند سے جگا گیا
تھا اس نے بڑی مشکل سے اپنی آنکھیں کھولیں۔

گرین خمار سے بھری آنکھیں ڈی کے کی اسٹیل گرے آنکھوں سے
ٹکرائی تھیں ایک کرنٹ سا لگا تھا وہ تیزی سے اٹھنے لگی کہ اس کا سر
اس پر جھکت ڈی کے کے ماتھے سے ٹکرایا۔

ہائے۔۔۔" وہ کراہی۔"
اٹس او کے۔۔۔" ڈی کے نے اسے تھام کر اس کے ماتھے پر اپنے
لبوں سے نرمی سے مرہم لگایا۔۔۔

پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے آؤ ہم نے
بوٹنگ کے لیے نکلنا ہے۔۔۔" وہ اس کے بکھرے ہوئے سر پر
سے بمشکل نظریں ہٹاتے ہوئے اس حکم دے کر نکل گیا تھا اس کے
جاتے ہی اپنے دھڑ دھڑ دھڑکتے دل کو سنبھالتی ہوئی وہ اٹھ گئی تھی۔



حور جلدی سے تیار ہو کر نیچے آئی سامنے ہی کرسی پر ایوا ہاتھوں میں
برش اور رنگ برنگے کلپ لئیے بیٹھی تھی اور ڈی کے بنیان اور
جینز پہننے گلے میں تولیہ ڈاکے کچن میں کھڑ پڑ کر رہا تھا۔

گڈ مارنگ ایوا۔۔۔ "حور نے ایوا کے ماتھے پر پیار کیا۔"

حور کیا آپ میرے بال بنا دینگے؟ "ایوا نے پوچھنے کو اثبات میں سر
ہلا کر ایک ترچھی نظر ڈی کے پر ڈال کر اس نے ایوا کی دو پونیاں
کر کے ان میں کلر فل پنیں اور ربن لگا کر سجا دیا۔

واؤ۔۔۔ "ایوا نے کرسی سے اتر کر سامنے لگے وال مرر پر جا کر "

اپنے بال چیک کیئے خوشی سے اس کی آنکھیں دمک رہی تھیں۔

ایوا سے فارغ کو کر وہ کچن میں آئی جہاں ڈی کے فرائی پین میں آئل
ڈال رہا تھا۔

آپ تیار ہو جائیں بریک فاسٹ میں بنا لوں گی۔ "حور نے نرمی سے " کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے آئل کی بوٹل لی تو وہ اثبات میں سر ہلا کر مسکراتا ہوا اسے آئل کی بوٹل تھما کر پیچھے ہٹا اور کچن کا ونٹر سے ٹیک لگا کر سکون سے اسے دیکھنے لگا جو انڈے توڑ کر فرائی کرنے فرائی پین میں ڈال رہی تھی۔

آپ۔۔۔ "اس کی نظروں کی تپش سے حور ڈسٹرب ہو رہی تھی "۔

آپ جائیں ناب دیر نہیں ہو رہی؟۔۔۔ "حور نے اسے ٹوکا تو وہ " نفی میں سر ہلاتا ہوا سیدھا ہوا اور حور کے ہاتھ سے انڈے لے کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھ کر اسے پیچھے سے اپنی بانہوں میں بھرا جس پر وہ لرز کر رہ گئی۔

تمہیں دیکھنے سے زیادہ میرے نزدیک اور کچھ اہم نہیں ہے۔۔۔ " " اس نے حور کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔ ایوا دیکھ لیگی۔ "پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ وہ"
بمشکل بولی تو ڈی کے نے دھیرے سے اس کے تمتاتے ہوئے سرخ
بالوں کو پیار سے اپنے لبوں سے چھوا اور اسے اپنی بانہوں کی قید سے
آزاد کرتا ہوا کچن سے نکل گیا۔

■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □ ■ □

سات بجے کے قریب وہ تینوں ہلکے پھلکے ناشتے سے فارغ ہو کر باہر
جانے کے لئے تیار تھے۔
ڈی کے نے صبح کا وقت دریا پر گزارنے کے لئے بوٹ رینٹ کی ہوئی
تھی۔

ٹھنڈی تازہ ہوا ابھرتا ہوا سورج اور دریا کا صاف شفاف بہتا ہوا پانی۔۔
ساتھ انجوائے کرتے ایوا حور اور ڈی کے تینوں ایک مکمل فیملی لگ
رہے تھے۔

دن کے بارہ بجے کے قریب ایوا کو بھوک لگنا شروع ہوئی تو ڈی کے ان دونوں کو لے کر دریا کنارے بنے فاسٹ فوڈ کورنر پر آگیا۔ چیز برگر فرینچ فرائز اور نین رنگز اور کولڈ ڈرنکس سے وہ تینوں انصاف کر رہے تھے۔

ڈیڈی اب ہم کیا کریں گے؟۔۔۔" اپنا آخری فرائز کیچپ میں ڈبوتے " ہوئے ایوانے ڈی کے سے سوال کیا جو آرام سے کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔

گھر جا کر تھوڑی دیر سوئیں گے۔۔۔" وہ کسلمندی سے بولا۔ " نوڈیڈی ابھی گھر نہیں جانا۔۔۔" ایوانے منہ بنایا۔ "

کیوں؟۔۔۔" ڈی کے نے نرمی سے پوچھا اسے یوں ایوا کا ضد کرنا " اچھا لگا تھا کہ وہ جب سے اس کے پاس آئی تھی سوائے یس ڈیڈی کہنے کے کچھ نہیں کرتی تھی مگر جب سے حور ایوا کی زندگی میں آئی تھی ایوا

بولنے لگی تھی اور اب فرمائش بھی کر رہی تھی یہ ڈی کے کو پسند آیا تھا

-

ڈیڈی ادھر پیچھے پارک میں بہت ساری اسکوٹیز ہیں ادھر چلیں؟ "

"ہم اسکوٹیز پر رائیڈ کرینگے مزہ آئے گا۔۔۔"

ایوا کی بات سنتے ہوئے ڈی کے نے حور کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا کرنا چاہیے کہ وہ اس وقت خاصا تھکا ہوا تھا۔

ایوا۔۔۔ "حور نے ڈی کے سے نظر ہٹا کر اس بچی کو مخاطب کیا۔"

آپ کے ڈیڈی اس وقت تھکے ہوئے ہیں کیوں نہ ہم دونوں ادھر "

الیکٹرانک گیم آر کیڈ پر چلیں اور وہاں مزے مزے کے گیم کھلیں؟

۔۔۔ "حور نے اسے للچایا۔"

گیمز؟۔۔۔ آپ کے ساتھ؟۔۔۔ "ایوا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔"

ڈی کے کو ادھر ہی آرام کرتا چھوڑ کر حور ایوا کو لئیے سامنے بڑے سے

گیم آر کیڈ میں آگئی تھی صبح اٹھ کر بوٹنگ کا آئیڈیا بہت اچھا تھا اسے

مرزہ بھی بہت آیا تھا مگر وہ بھی خود میں تھکن اترتی محسوس کر رہی تھی اور بوٹ ڈی کے نے خود چلائی تھی اس لئے اسے اس کی تھکن کا بھی بھرپور احساس ہو رہا تھا۔

ایوانے حور کے ساتھ ایک گھنٹہ گیم کھیلتے ہوئے گزارا تھا پھر حور اسے لئے واپس ڈی کے کے پاس آئی۔

ڈیڈی۔۔۔ "اونگھتا ہوا ڈی کے ایوان کی پر جوش آواز پر چوکس ہوا۔ " گھر چلیں؟۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا " میز پر رکھی گاڑی کی چابی اٹھاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

دوپہر کے تین بجے کے قریب وہ تینوں کیبن واپس پہنچ گئے تھے اور تینوں ہی تھکے ہوئے تھے۔

میرے خیال سے ابھی ہم سب کو ریسٹ کرنا چاہیے پھر رات کو " باربی کیو ڈنر کریں گے۔۔۔

گھر میں کریں گے؟۔۔۔ "ایوانے پوچھا۔ "

نومائی ڈاٹر ہم پہاڑ والے فوڈ کارنر پر چلیں گے جہاں سے آبشار نظر آتی ہے میں بنگ کر وار ہا ہوں ٹھیک سات بجے آپ دونوں لیڈرز مجھے ادھر تیار ملیں۔۔۔" اس نے فون پر آن لائن بنگ کرواتے ہوئے ان دونوں کو ہدایت دی جس پر وہ دونوں ہی اچھے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلاتی ہوئیں اپنے اپنے روم میں چلی گئی تھیں جس کے بعد وہ خود بھی اپنے بیڈ روم میں آرام کرنے چلا گیا۔



کمرے میں پہنچ کر حور نے دروازہ لاک کیا اور باتھ ٹب میں نیم گرم پانی اور جھاگ بنا کر آرام سے اپنے کپڑے اتار کر باتھ لینے لگی کافی دیر پانی میں گزار کر وہ ٹاول لپیٹے روم میں آئی نیم گرم پانی سے اس کا سکون ملا تھا سیل فون پر دو گھنٹے کا الارم لگا کر وہ آرام کرنے لیٹ گئی تھی۔

دو گھنٹے بعد فون پر بجتے الارم سے اس کی آنکھ کھلی تو وہ گھڑی کو دیکھتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

چہرے پر پانی کے چھپکے مار کر اس نے اپنے سوٹ کیس کو کھول کر کافی سوچ بچار کر کے گہرا پنک اور بلیک کمبرینیشن کالا نگ اسکرٹ اور شرٹ نمابلاؤز نکالا وہ آج اچھا لگنا چاہتی تھی پہلے اس نے لائٹ سا میک اپ کرنے کے بعد اپنی گرین آنکھوں پر پہرا دیتی گھنی پلکوں پر مسکارا لگایا اور بالوں کو بلوڈرائے سے سیٹ کر کے کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ مجھے تمہارے بال کھلے اچھے لگتے ہیں۔۔۔ "مرر میں خود کو دیکھتے " ہوئے ڈی کے کی بات یاد کر کے اس کے گال بلش کر گئے تھے۔ میک اپ سے فارغ ہو کر اس نے اپنا منتخب کردہ ڈریس تبدیل کیا اسکرٹ تو ٹھیک تھا پر بلاؤز نماسٹرٹ کے پیچھے لگے بٹن وہ بند نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔

پریشان ہو کر ایوا کی مدد لینے کے خیال سے وہ کمرے سے باہر نکلی۔

دروازہ کھول کر اس نے دونوں جانب گردن گھما کر دیکھا شکر ہے ڈی کے کہیں نہیں تھا وہ جلدی سے باہر نکل کر ایوا کے کمرے کی طرف قدم اٹھانے لگی۔

ہائے ایوا۔۔۔ "وہ جلدی سے چلتی ہوئی ایوا کے روم میں داخل ہوئی۔"

ایوا بے بی کیا تم میری ہیلپ کر سکتی ہو؟۔۔۔ "حور نے بولتے ہوئے ہی ایوا فرش پر کھلونوں سے کھیلتی ہوئی کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گئی۔"

یہ میرے بٹن بند کر دو پلیز۔۔۔ "حور کے کہنے پر ایوا نے اپنے "چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے بلاؤز کے بٹن بند کئے۔"

بٹن بند کروا کر حور کھڑی ہوئی۔

تھینک یو ایوا۔۔۔ "اس نے ایوا کا شکریہ ادا کیا جو اسے بڑی پر شوق " نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

حور آپ بہت بہت پر یٹی لگ رہی ہیں۔۔۔ "ایوانے کھلے دل سے " اس کی تعریف کی۔

تھینک یو ایوا میں بھی ابھی تمہیں یہی کہنے والی تھی کہ تم اس " ڈریس میں بہت کیوٹ اور بیوٹیفل لگ رہی ہو۔۔۔ "حور نے جھک کر اس کے پھولے پھولے گالوں پر پیار کیا۔

سچی۔۔۔۔؟ "ایوا کی آنکھیں اپنی تعریف سن کر جگمگا اٹھیں۔ "

آپ کو یہ ڈریس اچھا لگنا؟ یہ میرے ڈیڈی لائے تھے اور پتہ ہے " یہ میں نے ٹی پر پردیکھا تو ڈیڈی سے دلانے کا کہا پر اس وقت ڈیڈی نے منع کر دیا کہ ایسا اوٹ پٹانگ جمپر سوٹ انہوں نے آج تک نہیں دیکھا پھر نیکسٹ ڈے وہ خود جا کے لے آئے میرے لئے۔۔۔ " وہ بڑے پر جوش انداز میں حور کو ڈریس کی کہانی سنارہی تھی۔

اب ہم آپ کے ڈیڈی سے کہیں گے کہ ٹین ایج گرلز کے فیشن " میگزین ضرور چیک کیا کریں تاکہ انہیں کوئی اچھا ڈریس اوٹ پٹانگ نہ لگے۔۔۔ " حور نے مسکرا کر کہا تو ایوا ہنس پڑی۔

ڈیڈی اور فیشن میگزین نو حور یہ امپا سبل ہے۔۔۔ " وہ دونوں " باتیں کرتی ہوئیں ہنستی ہوئی کمرے سے نکلیں تو سامنے ہی ڈی کے بھی کمرے سے نکل رہا تھا وہ ان دونوں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر رکا۔

"What's so Funny ? "

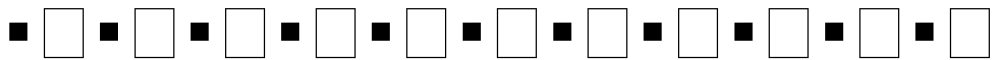
اس نے ابرو اچکا کر دونوں کو باری باری گھورا۔

کچھ نہیں، ان باتوں کو آپ مرد حضرات کبھی بھی نہیں سمجھ سکتے "۔۔۔۔۔
"حور نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

ٹرائے می تم بتاؤ کیا بات تھی جسے میں نہیں سمجھ سکتا؟۔۔۔۔۔ "وہ"
سنجیدہ ہوا۔

ڈیڈی ہم گرل ٹاک کر رہے تھے۔۔۔۔۔ "ایوانے جلدی سے کہا۔"
ہمممم گرل ٹاک۔۔۔۔۔ "ڈی کے نے دونوں کو دیکھا پھر سر جھٹکتے"
ہوئے آگے قدم بڑھائے۔

چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ ان دونوں کو ساتھ لیتے کین "۔
سے باہر نکل گیا۔



فوڈ کار نر نامی ریسٹورنٹ میں بہت رش تھا اور شور بھی کافی تھا وہاں جتنے بھی لوگ تھے سب ہی بہت خوش نظر آ رہے تھے ایک کونے پر ڈانس فلور تھا جہاں کچھ ینگ کپلز سر سے سر جوڑے آپس میں مگن جھوم رہے تھے میوزک بہت تیز تھا۔

ڈی کے نے ٹیبل ریزرو کروائی ہوئی تھی اس لیے ان لوگوں کو باہر وٹنگ لائن میں انتظار نہیں کرنا پڑا۔

وہ تینوں ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے ڈنر کر رہے تھے جب کھانا کھاتے کھاتے ایوا کی نظر دور میز پر بیٹھی اپنی ہم عمر لڑکی پر پڑی وہ جلدی سے نیپکن سے منہ صاف کر کے کرسی کے اوپر کھڑی ہو گئی۔
"اینجی۔۔۔ ہے اینجی۔۔۔" ایوا نے زور سے آواز لگا کر اپنا ہاتھ ہلایا "

ڈیڈی وہ میری ممی کے گھر کے پاس والی نیبرا اور پرانے والے " اسکول کی بیسٹ فرینڈ ہے کیا میں اس سے مل سکتی ہوں؟۔۔۔ " ایوا

آنکھوں میں منت سماجت لئیے ڈی کے کو دیکھ رہی تھی جسے ایوا کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی جسے بھانپ کر حور نے ڈی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

میرے خیال سے ہم سب ہی ایوا کی فرینڈ اور اس کی مدر سے مل لیتے ہیں۔۔۔ "وہ نرمی سے بات کر رہی تھی جب ایوا کی دوست اپنی ماں کے ساتھ ان کی ٹیبل پر آگئی۔

ہیلو۔۔۔ "اس بتیس سال کی خوش شکل عورت نے مسکرا کر ان سب کو مخاطب کیا۔

ہائے۔۔۔ "حور نے جواباً مسکرا کر اسے دیکھا۔

میرا نام ہارپر ہے میں اینجی کی مدر ہوں اور لٹل گرل ایوا کی مرحوم "مدر کی دوست بھی تھی میں۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ خاتون ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں وہ خاتون دو تین بار اسے مسز ڈی کے کہہ کر مخاطب کر چکی تھیں جس پر حور پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔

دوسری طرف وہ دونوں بچیاں آپس میں مگن تھیں۔

میں یہاں آپ کے کیمین سے بس دو منٹ کے فاصلے والے کیمین " میں ہوں۔۔۔" ہارپرنے ان کے کیمین کا سن کر اپنی رہائش کا بتایا۔ اگر آپ دونوں کی اجازت ہو تو کیا آج رات میں ایوا کو اپنے ساتھ رکھ لوں؟ دونوں بچیاں کافی عرصے بعد ملی ہیں اور میری اینجی تو بہت اداس رہنے لگی ہے اچھا ہے ان دونوں کو ہی ایک دوسرے کی کمپنی میں مزا آئے گا۔۔۔" وہ بات کر رہی تھیں اور ایوا ان کی بات سن کر پریشانی سے ڈی کے کو دیکھ رہی تھی وہ جانا چاہتی تھی مگر اسے ڈر تھا کہ ڈی کے منع کر دے گا۔

ڈیڈی پلینز مجھے جانے دیں آئی پر اس میں اچھی بچی کی طرح " رہو گی۔۔۔" اس نے ملتی نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھا۔
میں اور میرے ہسبنڈ ادھر آکر بہت سکون محسوس کرتے ہیں لیکن " اینجی یہاں بور ہو جاتی ہے اگر آپ ایوا کو آج رات ہمارے ساتھ ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں تو میری بچی بھی تھوڑا خوش ہو جائیگی اور یہ آپ کا ہم پر بڑا فیور ہو گا۔۔۔" ہارپر نے ریکوئسٹ کی۔

ویسے بھی ہمارے کیمین ایک ہی روڈ ایک ہی اسٹریٹ پر ہیں اور " ہارپر حور سے بات کر رہی تھی جیسے وہ ایوا کی ماں ہو اور اجازت اسی نے دینی ہو؟۔۔۔

میں کیا کہوں؟۔۔۔" حور ان کے بار بار کے اسرار پر کنفیوز ہو گئی۔ "

میرے خیال سے ایسا کوئی ریزن نہیں کہ ہم ایوا کو سلیپ اوور کی " پر میشن نہ دیں کیوں حور؟۔۔۔" ڈی کے نے حور کی مشکل آسان کی تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔

ہرے۔۔۔۔۔" ایوا اور اینجی دونوں نے ہی اجازت ملنے پر نعرہ لگایا " تھا۔

تھینک یو تھینک یو۔۔۔۔۔" پر جوش سی ایوا نے پہلی بار اپنے باپ کو " اس کے گال پر کس کیا پھر حور کے ساتھ وہی عمل دہرایا۔ ڈی کے نے سب کے لئے کیپیچینوز آرڈر کر دی تھیں انہیں پی کر مسز ہارپر دونوں بچیوں کو لیکر جا چکی تھی۔

حور انہیں جاتا دیکھ رہی تھی وہ ایوا اور ڈی کے ایک پرفیکٹ فیملی لگتے تھے اور حور کو اچھی طرح سے اندازہ ہو گیا تھا کہ سب لوگ اسے اور ڈی کے کو میاں بیوی اور ایوا کو ان کی بیٹی سمجھنے لگے ہیں مگر کیا ڈی کے واقعی اسے ساری زندگی اپنی بیوی بنا کر رکھے گا؟ کیا وہ ساری زندگی ایوا کی ماں بن کر رہ سکے گی؟ کہیں اپنا دل بھر جانے کے بعد وہ اس کی جگہ کسی اور لڑکی کو تو نہیں دے دیگا؟

حور.... "سب کے جانے کے بعد ڈی کے نے سوچوں میں گم حور" کو پکارا پر وہ اپنی ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔
حور گھر چلیں؟۔۔ "ڈی کے نے اس کا کندھا ہلایا۔"

. جج جی۔۔ کیا کہا آپ نے۔۔ "وہ چونک کر سیدھی ہوئی"
میں پوچھ رہا تھا کہ اگر تم نے کافی پی لی ہے تو ہم بھی گھر چلیں؟"
۔۔ "اس کے سوال پر حور نے اثبات میں سر ہلایا۔"

ویٹر کو بلوا کر ڈی کے نے بل ادا کیا اور حور کو ساتھ لئیے باہر پار کنگ
میں آگیا۔

وہ دونوں لمبی سی پار کنگ میں چلتے ہوئے گاڑی کی طرف جا رہے تھے
جب چلتے چلتے ڈی کے کا ہاتھ حور کے ہاتھ سے ٹچ ہوا اور وہ چونک کر
رکا

تمہیں سردی لگ رہی ہے؟۔۔۔" اس نے حور کے ہاتھ تھامے "
جو سرد ہو رہے تھے۔

ہاں بس تھوڑی سی سردی ہے۔۔۔" وہ شرمندہ ہوئی تو بے ساختہ "
ہی بنا کچھ کہے ڈی کے نے اپنا کوٹ اتار کر حور کے شانوں پر پھیلا دیا۔
کوٹ اوڑھاتے ہوئے اس کی گرم انگلیاں حور کی نازک سی سرد پڑتی
گردن سے ٹکرائیں تو وہ لرز کر پیچھے ہٹی۔

گھر چلو میں فائر پلیس میں لکڑیاں سلگاتا ہوں تمہیں اچھا لگے گا "۔۔۔ "وہ اس کا ہاتھ تھامے گاڑی تک آیا۔

گھر؟۔۔۔ "حور نے بنا کچھ کہے زیر لب دہرایا کیا واقعی اب اس کا " بھی کوئی گھر تھا یا یہ سب ایک خواب تھا؟ وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

کیبن یہاں سے بمشکل دس منٹ کی ڈرائیو پر تھا وہ دونوں ہی راستے میں خاموش رہے تھے۔

کیبن کے باہر گاڑی پارک کر کے وہ دونوں گاڑی سے اترے چودھویں کی رات تھی پورا کیبن چاند کی روشنی میں نہایا ہوا تھا ڈی کے حور کا ہاتھ تھامے اسے اندر لے جا رہا تھا اور وہ اب ایک نئی پریشانی میں گھر گئی تھی کہ اب اسے احساس ہوا تھا کہ وہ ڈی کے ساتھ اس کیبن میں بالکل اکیلی تھی ایوا جس کی وجہ سے وہ رکھا ہوا تھا وہ آج رات ان دونوں کے درمیان نہیں تھی تو کیا وہ؟۔۔۔ حور کپکپائی۔

کیا وہ خود کو اس سے بچا پائے گی؟ یا۔۔۔ اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ پھوٹنے لگا تھا۔

کیبن کالاک کھول کر ڈی کے اسے لئیے اندر داخل ہوا لائٹس جلا کر اس نے حور کا ہاتھ چھوڑا اور لاونج میں موجود فائر پلیس میں کچن سے لا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر لکڑیاں ڈال کر اسے روشن کرنے لگا۔
کونی یاچائے پیو گی؟۔۔۔ "فائر پلیس روشن کر کے اس نے بیٹھے"
بیٹھے ہی سامنے کھڑی کنفیوز سی حور کو دیکھا۔
نہیں۔۔۔ "حور نے دھیمی آواز میں انکار کیا"

آریو شیور؟ کونی سردی کو بھگادیتی ہے سوچ لو۔۔۔ "اس نے پھر سے آفر کی۔"

نہیں۔۔۔۔ "وہ گھبرائی ہوئی تھی اور اس وقت سیدھا اپنے کمرے میں جا کر بند ہو جانا چاہتی تھی۔"

حور کے سامنے آکر رکا اور اس کو اپنی آنکھوں کے فوکس میں لے کر اس نے حور کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالا۔

جب تک میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کسی بھی بات کے لئے "

پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ مسز ہارپر تمہیں میری وائف سمجھ رہی تھی تو اس میں غلط کیا تھا کہ تم اس وقت سے اتنا پریشان ہو؟

کیوں حور کیا تم میری وائف نہیں ہو؟۔۔۔" اس نے سوال کیا۔

جب انہیں پتہ چلے گا کہ میں۔۔۔ میرا مطلب۔۔۔" وہ الجھی اب "

اسے کیسے بتاتی کہ آج مسز ہارپر تمہیں کل دوسرے ہزاروں لوگ ہونگے جو اسے یوں ڈی کے کے ساتھ دیکھ کر اسے اس کی بیوی سمجھ رہے ہونگے اور جب اپنا جی بھر جانے کے بعد ڈی کے اسے چھوڑ دے گا تو وہ اس دنیا کو کیسے فیس کریگی؟۔۔۔

حور۔۔۔" ڈی کے نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔ "

تم اتنا سوچتی کیوں ہو؟ جو آج ہے اسے انجوائے کیوں نہیں کرتیں "

کل کی اتنی فکر کہ آج کا احساس نہیں؟ یہ فطیر نہیں ہے حور۔۔۔" ڈی

کے نے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ آہستگی سے اس کے ہاتھ اپنے شانوں

سے ہٹاتی ہوئی کھڑکی کے پاس جا کر باہر نظر آتے آسمان پر چمکتے چاند کو

دیکھنے لگی اس کی گرین آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی تھی وہ بمشکل خود

کو سسکیاں بھرنے اور رونے سے روک رہی تھی۔

ڈی کے ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا کیا کبھی کسی دوسرے نے اس کی پرواہ کی

؟ وہ کیوں دنیا والوں کا سوچ سوچ کر اپنا دل جلا رہی تھی خوفزدہ

ہو رہی تھی کیوں؟۔۔ اس نے اپنے دل کو ٹٹولا۔

کیا اس کے پاس کچھ کھونے کو تھا؟ سوائے تنہائی اور اکیلے پن کے؟

اس کی زندگی میں نہ کوئی خوشی تھی نارنگ نا بہار اور نا ہی کسی کی محبت

اس نے اپنی ہتھیلی سے آنکھیں صاف کر کے اپنا رخ ڈی کے کی

طرف موڑا۔

وہ بہت ہینڈ سم خوابوں کے شہزادے جیسا تھا لمبا پاؤں فل ذہین اور
۔۔۔ اور اسے سمجھنے والا۔

کیا ہوا؟۔۔۔ "حور کو ٹکٹکی باندھ کر خود کو دیکھتے ہوئے ڈی کے"
نے ابر واچکا کر سوال کیا تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔
حور اگر تمہیں تکلیف نہ ہو تو کیا تم میرے لئے ایک کپ کوئی کا بنا "
سکتی ہو؟۔۔ "اس کے سوال پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی کچن میں
چلی گئی اور وہ ٹی وی آن کر کے اپنے بیڈ روم میں چلا گیا۔
کچھ دیر بعد وہ نرم سا قالین نما گدا اٹھائے واپس آیا اور اسے فرش پر
بچھانے لگا۔

حور ٹرے میں کوئی کپ رکھے اندر آئی تو وہ فرش پر فائر پلیس کے
سامنے گدا بچھا رہا تھا۔

گدا بچھانے کے بعد وہ اٹھا اس نے مین ڈور کالاک چیک کیا پھر اندر
آ کر کمرے کی کھڑکی پوری کھول کر لائنٹس آف کر دیں اب کمرے

میں سلگتی ہوئی لکڑیوں کے ساتھ پورے چاند کی چاندنی بکھری ہوئی تھی۔

تم ادھر کھڑی کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟ "اس نے ساکت کھڑی حور" کو ٹوکا اور آگے آیا۔

یہ کیا صرف ایک کپ کوئی؟۔۔۔ "وہ جیسے مایوس سا ہوا تھا۔" یہ۔۔۔ آپ کے لئے ہے۔۔۔ "حور نے جلدی سے ٹرے اس کے آگے کی۔

مگر مجھے یہ ہمارے لئے چاہیے تھی حور۔۔۔ "اس نے حور کے ٹھنڈے سر دپڑتے ہاتھوں سے ٹرے تھام کر کوئی کاغذ اٹھایا اور ٹرے سائیڈ پر رکھ کر کوئی کی چسکی بھری۔

نائس تم کوئی اچھی بناتی ہو۔۔۔ "اس نے دو گھونٹ بھر کر اسے سراہا پھر کپ حور کے لبوں سے لگا دیا۔

حور۔۔۔ "اس نے گھورا تو حور نے جلدی سے ایک گھونٹ بھرا۔"

" That's like a good Girl .."

وہ دوبارہ کپ اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔

میں چلو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ "حور نے اس خوابناک ماحول سے " کھسنے کی کوشش کی۔

کیا تم مجھے ایک فیور دے سکتی ہو۔۔۔ "اس کے جاتے ہوئے قدم " ڈی کے کی آواز پر تھمتھے اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو گدے کے اوپر صوفے پر رکھے کشن نیچے ڈال کر بیٹھا ہوا تھا۔

کیا تم مجھے ایک فیور دے سکتی ہو؟ "وہ ہاتھ میں پکڑا کوئی کپ ایک " ہی گھونٹ میں خالی کر کے ٹرے میں رکھ چکا تھا۔

فیور؟۔۔۔ "حور نے پریشانی سے اسے دیکھا جواب نہ جانے کیا " کہنے والا تھا۔

میری بیک پر کچھ عرصے سے مجھے مسلز اسپیرم ہو جاتا ہے اور آج "

جب میں بوٹ چلا رہا تھا تب ہی یہ پین ٹر گر ہو گیا تھا بس میں

برادشت کرتا رہا پورا دن۔۔۔" اس کے چہرے پر تھکن واضح تھی۔

دلاور۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ کو ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے۔۔۔" حور ایک

دم سے پریشانی سے بولتی ہوئی اس کے نزدیک آئی۔

ڈاکٹر کچھ نہیں کر سکتا بس اگر کمر پر مالش کر دی جائے تو آرام آ جاتا "

ہے۔۔۔" اس نے بیٹھے بیٹھے ہی پاس کھڑی حور کا ہاتھ پکڑ کر اسے ہلکا

ساجھٹکا دیا تو وہ سیدھی اس کے اوپر آ کر گری تھی۔

کیا تم میری مسیحا بن سکتی ہو؟۔۔۔" اس نے اپنی گود میں گری حور "

کو سیدھا کر کے اس کی گرین آنکھوں میں اپنی اسٹیل گرے آنکھیں

پیوست کی۔

مم۔۔ میں کیسے۔۔۔ "حور کی زبان لڑکھڑائی تو وہ جو بڑی توجہ " سے اپنی انگلیوں سے اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو ہٹا رہا تھا تھوڑا سیدھا ہوا۔

سب سے پہلے تو میری شرٹ کے بٹن کھول کر مجھے یہ شرٹ " اتارنے میں مدد کرو۔ " اس کی بات سن کر حور نے اسے دیکھا اس وقت واقعی میں ڈی کے کے چہرے پر تکلیف کے آثار نظر آرہے تھے ۔

آپ سیدھے ہوں۔۔۔ " اس کے اندر ہمدردی جاگ اٹھی تھی وہ " تو کسی چرند پرند کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی اور یہ تو اس کا شوہر تھا بھلے سے زبردستی کا سہی پر تھا تو شوہر۔

وہ سر جھکائے سنجیدگی سے ایک ایک کر کے اس کی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی بٹن کھولتے ہوئے اس کی نازک سی سرد انگلیاں کپکپا رہی تھیں۔

حور۔۔۔ "اس کی بھاری آواز ابھری جس پر شرٹ کے بٹن کھولتی " ہوئی حور نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اس کا چہرہ اپنی چوڑی شفاف مردانہ ہتھیلیوں میں بھر گیا۔

میں تمہیں کبھی بھی ہرٹ نہیں کروں گا اور نہ ہرٹ ہونے دوں گا "۔۔۔ "اس نے اتنی سنجیدگی، اتنے جذبوں سب بھرپور لہجے میں کہا کہ حور کا دل دھک سا رہ گیا تھا بڑی مشکل سے اس نے آخری بٹن کھول کر ڈی کے کی شرٹ اتاری۔

تھینک یو گرل۔۔۔ "ڈی کے نے شرٹ حور کے ہاتھ سے لے کر " ایک طرف اچھالی پھر اس نے جھک کر اپنے بوٹس اتار کر دوسری طرف اچھالے اور اپنے سوکس اتارنے لگا۔

موزے اتار کر اس نے ہونقوں کی طرح خود کو تکتی حور کو دیکھا۔

کیا تم میرا یہ بنیان اتارنے میں مدد کرو گی؟۔۔۔" اس کے کہنے پر " وہ بنا کچھ کہے خاموشی سے نظریں جھکائے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس کی مدد کرنے لگی۔

بنا شرٹ، بنا بنیان ڈی کے کا مضبوط ورزشی جسم مراد نگہ سے بھرپور چوڑا سینہ اور ورزشی بازو۔۔۔ حور نے بڑی مشکل سے اپنی نظریں اس ہینڈ سم ہنک سے ہٹائیں تھیں۔

تم نے ابھی تک اپنے شوز نہیں اتارے؟۔۔۔" اب کے اس نے " حور کے لانگ بوٹس کو دیکھا جو وہ ڈنر پر ان کے ساتھ پہن کر گئی تھی۔

جی وہ بس۔۔۔ ابھی اتار رہی ہوں۔۔۔" حور نے نظریں چرائیں تو وہ " بنا کچھ کہے حور کو ہلکا سا دھکا دے کر پاس گراتے ہوئے اس کے پیر تھام کر ایک ایک کر کے اس کے لانگ بوٹس اتار گیا تھا۔

فیلنگ بیٹر؟۔۔۔" اس نے نرم گلابی سفید سانازک سا پیر ہلکے " سے دبا کر حور سے پوچھا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

گڈ۔۔۔" حور کی گھبراہٹ دیکھتے ہوئے وہ اس کا پیر چھوڑ گیا ورنہ " دل تو تھا کہ ان سفید کبوتر سے نازک پیروں کو تھام کر ان کی نرمی محسوس کرتا جیسے ہی اس نے حور کے پیر اپنی گرفت سے آزاد کیئے وہ فوری انہیں سکیر کر بیٹھ گئی تھی۔

ایک گہری نظر نروس سی شرمائی گھبرائی سی حور پر ڈال کر اس نے میٹرس پر رکھے کشن درست کیئے اور اوندھے منہ زمین کی طرف منہ کرے الٹالٹ کیا تھا۔

حور جان لو کہ میری زندگی اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔" اس " کی بات سن کر حور کو بہت عجیب سا محسوس ہوا تھا اس کی سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے۔

تم کمفر ٹیبل ہونا میری کمر پر مساج کرنے کے لئے؟۔۔۔ "حور کی"
خاموشی محسوس کر کے اس نے اگلا سوال کیا۔
یس۔۔۔ "حور ممننائی۔"

گڈ وہ سائڈ پر میز کے نیچے دیکھو آرتھوپڈک آئل کی شیشی رکھی "
ہے اس سے میرے لیفٹ سائڈ پر مساج کر دو۔۔۔ "ڈی کے کی
ہدایت پر حور نے آگے سے بوتل اٹھائی۔

میرے لیفٹ بازو کے نیچے ہی میرا مسلز پیل ہوا ہے... "ڈی کے"
نے اسے ڈار نیکشن دیں۔

وہ کمنیوں کے بل آنکھیں بند کیئے الٹا لیٹا ہوا تھا حور نے آئل کے
قطرے پہلے اپنی ہتھیلی پر گرائے پھر ایک گہرا سانس لے کر اپنی ہمت

بندھاتے ہوئے اس نے آہستگی سے ایک ایک کر کے اپنے نرم ہاتھ
ڈی کے کی برہنہ کمر پر رکھے۔

وہ آہستہ آہستہ نرم ہاتھوں کو دائرے میں گھماتے ہوئے اس کو تیل
لگانے کے بعد مساج کر رہی تھی انگلیوں کو دائرے میں گھما کر وہ اپنی
نرم ہتھیلیوں سے اسے دبا رہی تھی۔

تم بہت زبردست مسوس ہو۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔

واقعی؟۔۔۔" حور نے حیرانی سے پوچھا۔

تمہارے ہاتھوں میں جادو ہے۔۔۔"

You have a magic Touch Hoor .."

وہ دل سے بولا۔

میں کہیں آپ کو غلط طریقے سے تو نہیں دبا رہی؟۔۔" حور کنفیوز " ہوئی کہ وہ کہیں طنز تو نہیں کر رہا۔

نو حور! تم تو اپنا نیا کیرئیر ایزمسوس بنا سکتی ہو اگر تم تھوڑی سی " ٹریننگ لیکر مساجنگ بزنس میں آ جاؤ تو چھا جاؤ گی گرل۔۔" وہ سیدھا ہوا تو ان دونوں کی آنکھیں اچانک سے آپس میں ٹکرائیں تھیں۔

ڈی کے کی آنکھوں میں ایک چیلنج تھا جیسے اسے یقین ہو کہ اگر وہ چاہے گا تو حور کبھی بھی اسے نظر انداز نہیں کر سکے گی ایک تپش تھی جسے محسوس کر کے حور نے اپنی پلکیں گرا دی تھیں ایک گھٹنا موڑ کر وہ حور کی طرف جھکا۔۔ اور اس پر سے نظریں ہٹائے بنا اس نے حور کے دونوں ہاتھ تھامے اور اس کی ہتھیلیوں کو سیدھا کر کے ان نرم گلابی ہتھیلیوں کو باری باری اپنے دہکتے ہوئے لبوں سے چوما

تمہاری قسمت کی لکیروں میں میرے نام کی مہر لگ چکی ہے حور "

---- "وہ بھاری لیجھے میں بولتا ہوا اس کے سر سے سر ملا گیا تھا۔

تمہاری قسمت میں ہو حور اور میری تم۔۔۔ تو پھر یہ دوریاں کیوں "

؟۔۔۔ "وہ سوالیہ نظروں سے اس کے شرم سے گلنار چہرے کو دیکھ

رہا تھا۔۔۔

تم بلش کر رہی ہو حور۔۔۔۔ "اس نے بے ساختہ اس کے سرخ

ہوتے گال چوم لئے۔

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ "حیا سے اس کا برا حال تھا۔۔۔ "

شش کچھ مت کہوان لمحوں کو مجھے جی لینے دو۔۔۔ "وہ نرمی سے

اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے خاموش کر گیا۔۔۔

حور نے اپنی آنکھوں پر پلکوں کی جھالر گرا کر اسے کے سینے میں منہ

چھپانے کی کوشش کی پر وہ۔۔۔

اس کے خوبصورت سرخ ہوتے رس بھرے ہونٹوں کو اپنے مردانہ لبوں کی گرفت میں جکڑ گیا تھا۔

لمحے بیت رہے تھے کمرے میں پورے چاند کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور اس چاند کی روشنی میں نہائے دو وجود جو ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے۔

حور کا وجود اس کا لمس ڈی کے کو مدہوش کر رہا تھا وہ آہستگی سے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے بلاؤز کے بٹن ایک ایک کر کے کھولنے لگا تھا حور نے کسمسا کر الگ ہونا چاہا پر بہت دیر ہو چکی تھی وہ اس کی مضبوط بانہوں میں قید تھی اور وہ اس کی سانسوں پر دسترس حاصل کیئے آہستگی سے ان کے درمیان موجود شرم و حیا کے سارے پردے گرا رہا تھا۔

تم بہت خوبصورت ہو حور۔۔۔" اسے میسٹرس پر گراتے ہوئے " ڈی کے نے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیوانوں کی طرح چومتے ہوئے سرگوشی کی۔

حور۔۔۔ میں تمہیں ابھی اسی وقت اسی لمحے حاصل کرنا چاہتا " ہوں۔۔۔

Let me love you Hoor , My Love ...

ایسا نہ ہو کہ تمہاری تمنا تمہاری خواہش کرتے ہوئے مر جاؤں۔۔۔" اس کی بات سن کر حور نے تڑپ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا جس پر ڈی کے کے چہرے پر ایک بھرپور سرشار سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

تھینکس مائی لو۔۔۔" وہ بے ساختہ اس کے لبوں پر جھک کر اسے " دنیا بھلانے لگا تھا۔

حور نے اسے اپنا آپ سونپ دیا تھا جادو تھا کہ نشہ پر دونوں پر مد ہوشی چھائی ہوئی تھی جس طرح سے ڈی کے کی نظریں اسے دیکھ رہی تھی حور کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیسے خود کو چھپائے۔

رات بتی جا رہی تھی ڈی کے نے اس پر اپنے پیار کی، اپنی شدتوں کی بھرپور برسات کی تھی کہ وہ نازک سی لڑکی سر سے پیر تک سرخ ہو چکی تھی اس کی دودھیا گردن پر ڈی کے کی شدتوں کے نشان پڑ چکے تھے۔۔۔

صبح کے قریب وہ حور کو اپنی بانہوں میں جکڑے جکڑے سو گیا تھا اور وہ اس کے برہنہ سینے میں منہ چھپائے پر سکون سی آنکھیں موند گئی تھی۔



صبح سورج کی نرم گرم شعائیں کمرے میں پھیلنے سے حور کی آنکھ کھلی وہ ڈی کے کے مضبوط بازوؤں میں قید تھی ڈی کے کا مغرور وجہہ

پرکشش مردانہ چہرہ اس کی گردن میں چھپا ہوا تھا وہ بہت ہینڈ سم بہت ڈیشنگ تھا ایک امیر ترین بزنس مین اور وہ کیا تھی؟
کیا ان دونوں کا کوئی جوڑ تھا؟

وہ آہستگی سے اس کا بازو اپنے سینے پر سے ہٹاتی ہوئی بنا آہٹ بنا آواز کیے اٹھی اور فرش پر پڑا اپنا لباس اٹھا کر سینے سے لگاتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔



نکھری نکھری سی فریش ہو کر وہ تولیہ بالوں کے گرد لپیٹے سادہ سے قمیض شلوار میں ملبوس بنا دوپٹے واش روم سے نکلی تو ٹھٹک کر رک گئی۔

سامنے ہی جینز پہننے شرٹ لیس باڈی ماتھے پر بکھرے بال ورزشی جسامت کا حامل ڈی کے کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔
وہ اسے دیکھ کر وہی رک کر اپنی پلکیں جھکا گئی تھی۔
وہ چلتا ہوا اس کے نزدیک آیا۔

ایک گہری نظر اس کے نکھرے نکھرے نم سراپے پر ڈالتے ہوئے
اس کے بالوں میں سے تولیہ نکال کر بیڈ کی طرف پھینکا۔
نرم گیلے الجھے بال اس کے چاند سے چہرے کے گرد بکھرے تھے حور
نے آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے اپنے لب کاٹے
مجھے اکیلا چھوڑ کر کیوں آئیں؟ "ڈی کے نے انگوٹھے سے اس کے "
لب سہلاتے ہوئے انہیں آزاد کیا۔
اس سے پہلے وہ مزید کوئی گستاخی کرتا حور تیزی سے لال چہرہ لئیے پیچھے
ہٹی۔
یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ "وہ نظریں ملائے بغیر بولی۔ "
کیوں؟۔۔۔ "ڈی کے نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔ "
وہ۔۔۔ "حور نے ہاتھ مسلے۔ "
حور آخر پر اہلم کیا ہے ہنی۔؟ "ڈی کے نے جھنجھلا کر اسے بازوؤں "
سے جکڑ کر خود میں سیٹھا۔

میں۔۔۔ میں اور آپ۔۔۔ "حور کے لب ہلے۔"
میں اور تم ایک اچھا کپل بناتے ہیں۔ بالکل پرفیکٹ میچ۔۔۔ "ڈی"
کے نرمی سے بولتے ہوئے اس کی دودھیا گردن پر اپنی محبت کے
نشان دیکھ کر مسکرایا۔

نہیں۔۔۔ "حور اس کے بازوؤں کے گھیرے سے نکلی۔"
آپ۔۔۔ میں آپ کے قابل نہیں ہوں آپ کا ہائی اسٹینڈر ڈاور "
میں ایک معمولی سی شکل و صورت کی سیلف میڈ لڑکی۔ ہم پرفیکٹ
میچ نہیں ہیں دلاور۔۔۔ "اس کی آواز بھرا گئی تھی۔

وہ دلاور خان عرف ڈی کے سے پیار کرتی تھی جب نکاح ہوا تھا اسی
وقت اسی لمحے سے یہ پیار اپنا راستہ بنا گیا تھا وہ اسے مکمل کرتا تھا اور
اب تو اس کی روح تک میں اتر گیا تھا مگر یہ سب تو اس کے اپنے

جذبات تھے ڈی کے کے تو نہیں تھے وہ تو کبھی بھی اسے چھوڑ سکتا تھا۔

سچ یہ تھا کہ وہ اسے حاصل کرنا چاہتا تھا اور اب جو وہ اسے مکمل طور پر حاصل کر چکا تھا اس کی پور پور پر اپنی مہر لگا چکا تھا تو کیا گارنٹی تھی کہ وہ اسے اور ان کے درمیان موجود رشتے کو بھی عمر بھر کا سودا بنا لیتا؟

حور۔۔ "ڈی کے نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھام کر اپنے بازوؤں میں" بھرا۔

تم اتنا سوچتی کیوں ہو؟۔۔۔ میری جان۔۔ میں اور تم۔۔ ہم " دونوں ایک دوسرے کے لئے پرفیکٹ ہیں اور تم۔۔۔ "اس نے جھک کر حور کے گالوں کو باری باری چوما۔

نہیں مسٹر خان آپ ایک رئیس ہینڈ سم بزنس مین اور میں ایک " معمولی شکل کی آپ کی کمپنی میں کام کرنے والی ایک ورکر ہمارا کوئی

جوڑ نہیں ہے۔ "وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی توڈی کے بڑی توجہ سے اس کے چاند سے چہرے پر آئیں گیلے بالوں کی لٹوں کو اپنی انگلیوں سے ہٹاتا ہوا اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس کے سرخ ہوتے بھرے بھرے لبوں کو اپنے مضبوط عنابی لبوں کہ گرفت میں قید کر کے لاک کر گیا۔۔

حور کا بھیگا بھیگا نم سراپا نازک سی کمرڈی کے کے سینے پر اس کے سانس لینے سے اتھل پتھل ہوتا اس کا زیر و بم۔۔۔۔۔ وہ پاگل سا ہو گیا تھا جنونیوں کی طرح اس کے لبوں کا جام لئیے چلے جا رہا تھا جیسے اس وقت اس سے بڑھ کر اس سے اہم اور کوئی کام نہ ہو۔۔۔۔۔ بہت دیر بعد جب حور کا سانس اکھڑنے لگا توڈی کے نے اس کے لبوں کو آزادی بخشی۔۔۔

تم ایک بہت دلکش پرکشش خوبصورت لڑکی ہو۔۔۔۔۔ "وہ اپنی " شدتوں سے سرخ پڑتے اس کے بھگے ہونٹوں کو انگوٹھے سے صاف کرتا بہک رہا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ "حور اس کی بانہوں میں کسمائی۔ " کیوں؟ کیا پہلے تمہارے کسی بوائے فرینڈ نے تمہاری تعریف نہیں کی؟ "ڈی کے نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔ میرا کوئی بوائے فرینڈ نہیں تھا۔۔۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے " بولتے ہوئے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔

میں یقین ہی نہیں کر سکتا کہ تم جیسی ہوٹ بیوٹی کا کوئی بوائے " فرینڈ نہیں رہا ہو اہاں تم ان چھوٹی تھی مجھ سے پہلے تمہیں کسی نے نہیں چھوا اس کا گواہ میں ہوں اور مجھے اس پر غرور بھی ہے مگر چھوٹا موٹا افسیر تو آج کے دور میں پر لڑکی چلاتی ہے۔۔۔ "اس کی بات سن کر حور کی آنکھوں میں نمی ابھرنے لگی تھی۔

[illegible]

کہانا کوئی نہیں ہے۔۔ "وہ چلائی کہ ڈی کے سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔"

میں مان ہی نہیں سکتا کہ تم جیسی بیوٹی فل لڑکی کو آج تک کسی نے"

تمہاری خوبصورتی کا احساس نہیں دلایا اور جان تم نے پہلے کبھی اپنا

تمہارے اندر کیا کیا چھپا ہے حور اسے باہر نکال دو میں ہوں نا میں "۔۔۔
 سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔" ڈی کے نے سنجیدگی سے بولتا ہوا اسے
 اپنے حصار میں لئیے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اسے نے حور اپنا کندھا پیش کیا تو وہ
 اس کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گئی۔

کمرے میں ان دونوں کی موجودگی کے باوجود خامشی چھائی ہوئی تھی۔۔

ہم دو بہنیں تھیں اور میں بڑی تھی۔۔۔۔۔ "حور کی باریک"
دھیمی آواز ابھری۔

مجھ پر ہمیشہ ایک پریشور رہا کہ مجھے اچھا بننا ہے تا بعد ار ہر کام میں " پر فیکٹ تاکہ میں اپنی چھوٹی بہن کے لئے ایک اچھی مثال بن سکوں میں کسی بھی چیز یا ڈریس یا کھلونے کے لئے ضد نہیں کر سکتی تھی کہ چھوٹی بہن پر کیا اثر پڑے گا۔۔۔ " حور نے اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو ہتھیلی سے صاف کیا۔

نور ایک بہت پیاری اور اڈور ایبل بچی تھی اور اس کی شرارتیں اور " ضد اسے اور اپیلنگ چائلڈ بناتے تھے میرے فادر مدر بس نور میں الجھے رہتے تھے اسے ان کو اٹریکٹ کرنا آتا تھا اور میں بس خاموش سی تھی میں نے کبھی کوئی ضد نہیں کی مجھے شاید اپنی جگہ بنانا نہیں آتا اسی " لئے میں آسانی سے اگنور ہو جاتی ہوں سب میرا ہی فالٹ ہے۔۔۔ تمہیں کون اگنور کر سکتا ہے حور؟۔۔۔ " وہ اس کی گلابی نم ہتھیلی " کھول کر اس کے نازک سے سراپے کو بغور دیکھتے ہوئے بولا

کوئی بھی مرد تمہیں اگنور کرے یہ ممکن نہیں اور میرے جیسا مرد " تو تمہیں اگنور کر ہی نہیں سکتا اسی لئے مجھے لگتا ہے کہ مجھے تمہیں سب سے چھپا کر صرف اپنے لئے رکھنا ہو گا۔۔۔۔۔ " اس کی بات سن کر حور ہنس پڑی۔

میں اسکول میں سب لڑکیوں لڑکوں سے لمبی تھی کوئی بھی اپنے " سے لمبی لڑکی پسند نہیں کرتا پھر جب کالج شروع ہوا تو میرے پیرنٹس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور ان کی ذمہ داری مجھ پر آ گئی سوشل ہونے کا تو مجھے وقت ہی نہیں ملا اور اگر وقت ہوتا بھی تو مجھے لڑکوں سے ریلیشن شپ بنا کر گناہ نہیں کمانا تھا۔۔۔۔۔ " اس نے ڈی کے کو کھل کر بتا دیا تھا کہ وہ اسے اپنا شوہر تسلیم کر کے اسے اپنا آپ اپنا وجود سونپ چکی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ڈی کے اسے لیکر شکوک و شبہات کا شکار ہو۔

اپنے والدین نے انتقال کے بعد میں نے کالج چھوڑ دیا اور چھوٹی " موٹی جابس کر کے اپنا اور نور کا خرچ چلانے لگی پرائیویٹ گریجویشن کرتے ہی آپ کے ایمیزونٹ پارک میں جاب مل گئی اور پھر --- "وہ چپ ہو گئی۔

اور پھر میں مل گیا۔۔۔ "ڈی کے نے اس کے جھکے سر کو دیکھتے " ہوئے اس کا ادھورا جملہ مکمل کیا۔۔

تم نے اپنے ارد گرد ان سیکورٹیز کی وجہ سے جو سردیوار " کھڑی کر رکھی ہے اسی وجہ سے کوئی بھی تم سے فری ہونے کی کوشش نہیں کرتا جو میرے حق میں بہتر ثابت ہوا ہے ظاہر ہے تمہیں میری بانہوں میں بکھرنا تھا ہوا ہے کیسے کوئی تمہیں پہلے لے کراڑ جاتا۔۔۔ "اس کی بات سن کر حور کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

اور آپ نے وہ دیوار توڑ دی۔۔۔ "اس کے بنا آواز لب ہلے تھے پر " ڈی کے سمجھ گیا تھا اور کھل کر ہنسا تھا۔

کیا تمہیں مجھ سے محبت ہوئی؟۔۔۔۔۔ "ڈی کے نے سوال کیا تو " حور نے اس کے چوڑے شانے پر سے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے نظریں جھکالیں کہ وہ مر کر بھی ڈی کے کو یہ بتانا نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کی چاہت میں پور پور ڈوب چکی ہے اس کے لئے اس کی انا اس کا وقار بہت اہم تھا اسے یہ تک علم نہیں تھا کہ ڈی کے کیا اسے سد اپنی بیوی بنا کر رکھے گا۔؟ یا اس رشتے کو دنیا کے سامنے تسلیم کرے گا کہ نہیں؟۔۔۔۔۔

یہ تو طے تھا کہ جب تک وہ اپنے اور دلاور کے رشتے کی گہرائی کو سمجھ نہیں پاتی تب تک اس نے اپنی فیملنگز اپنے احساسات صرف ڈی کے سے ہی نہیں خود سے بھی چھپا کر رکھنے تھے۔

آج ہماری پہلی صبح ہے یونوائز آپیل۔۔۔۔۔"ڈی کے کی آواز"

نے اس کی سوچوں کا ارتکاز توڑا۔

تم جلدی سے ریڈی ہو جاؤ میں تمہیں باہر بانیکرز پوائنٹ پر اچھا سا"

بریک فاسٹ کروا کرواں سے بانک پر لے کر لوورز پوائنٹ دکھا کر

لاتا ہوں...."ڈی کے کا پلان سن کر وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

لو۔۔۔۔۔لوورز پوائنٹ۔۔۔۔۔"وہ بڑی مشکل سے بولی۔"

یس۔۔۔چار سال پہلے مجھے یہاں ایک جگہ اچھی لگی تھی پرسکون"

جنگل کے بیچ میں جھرنے کے پاس میں نے وہ پورا علاقہ ہی خرید لیا تھا

لیکن بس کبھی دوبارہ ادھر جانا ہی نہیں ہوا اب تمہارے ساتھ جا کر

ادھر کاسناٹا اور سکون انجوائے کروں گا اور تم سے۔۔۔۔۔"وہ رکا اور

جھک کر اپنی اسٹیل گرے آنکھیں اس کی گرین آنکھوں میں ڈالی۔۔

اظہار محبت سنوں گا۔۔۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر کہتا ہوا"

اس کے ہوش اڑا گیا تھا۔

آپ۔۔۔۔"وہ تیزی سے بستر سے کھڑی ہو گئی۔"

ایوا۔۔۔ہاں وہ ایوا ہمارا انتظار کر رہی ہو گی اسے لے آئیں۔"

۔۔۔"حور نے اسے ایوا کا وجود یاد دلایا۔"

ایوا اپنی فرینڈ کے ساتھ آج ہائیکنگ جا رہی ہے۔۔۔"وہ اطمینان سے بولا۔"

مگر ایسے کیسے؟۔۔۔"حور بول رہی تھی جب ڈی کے نے اسے دیکھا تو وہ گڑ بڑا گئی۔"

"مم مم میرا مطلب اسے کپڑے چاہیے ہونگے۔۔۔۔"

وہ میں اربنچ کر چکا ہوں اور کچھ؟۔۔۔۔"ڈی کے نے اس کی اعتراض کو چٹکیوں میں اڑایا۔"

کب۔۔۔"حور کے لبوں سے بے ساختہ پھسلا۔"

وہ اس وقت اپنا بیگ کھولے ایک ایک کر کے انہیں ڈریسز کو دیکھ رہی تھی۔

کافی دیر سوچ بچار کر کے وہ اپنا دوپٹہ اٹھا کر اوڑھتی ہوئی ڈی کے کے کمرے میں جانے کا ارادہ کر کے نکلی ارادہ اسے سمجھا بجھا کر منع کرنے کا تھا۔

ڈی کے کے بیڈ روم کے دروازے کے باہر رک کر اس نے ایک گہرا سانس لے کر خود کو پر سکون کیا اور پھر ہمت کر کے ہلکے سے دروازہ نوک کیا تو وہ کھلتا چلا گیا۔

وہ جھجکتی ہوئی اندر داخل ہوئی وہ کمرے میں نہیں تھا اٹیچ باتھ سے شاہور کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

یہ شاید مناسب وقت نہیں۔۔۔۔۔ "وہ بعد میں آنے کا ارادہ " کر کے پلٹی تھی کہ کسی نے اس کی کلائی پر گرفت کر کے اسے کھینچا۔

آہ۔۔۔۔"وہ چلانے لگی تھی کہ ڈی کے نے اپنی بھیگی مضبوط "
مردانہ ہتھیلی اس کے لبوں پر رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹا۔
وہ اس کی آہٹ محسوس کر کے شاور بند کر کے تولیہ لپیٹے باہر نکل آیا
تھا اس کا چوڑا اور زشی بھیگا ہوا سینا مضبوط بازوان کے سخت مسلز
۔۔۔۔سکس پیک ایس۔۔۔۔حور نے تیزی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ
رکھا۔

کیا ہوا؟۔۔۔۔"اس نے حور کی حرکت کو انجوائے کرتے ہوئے "
اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر سوال کیا۔
آ۔۔۔۔آپ پہلے کپڑے پہن کر آئیں۔۔۔۔"وہ بمشکل بولی "
۔۔۔۔۔

کیوں؟ ویسے بھی اب ہمارے درمیان سارے پردے میں گرا چکا "
ہوں تو اب اتنا شرمناک نہیں رہا کیوں حور؟۔۔۔۔"وہ تھوڑا اور نزدیک
ہوتے اس کی جان نکال گیا تھا۔

میں آپ سے بات نہیں کرونگی۔۔۔" وہ بمشکل بولی کہ ڈی کے " کی جسارتیں بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

مت کرنا ویسے بھی ہمیں بات کرنے کی فرصت نہیں ہوگی کہ تم " میری بانہوں میں ہوگی۔۔۔۔" وہ شرارت سے بولا اور ایک لمحے کو خود بھی حیران ہو گیا کہ ایسا سکون ایسی شرارتیں اتنا مزہ اتنا نشہ تو اسے آج تک کسی کے ساتھ محسوس نہیں ہوا تھا۔

تیار ہو جاؤ ہمیں دس منٹ میں نکلنا ہے۔۔۔۔۔" اس نے حور پر " سے نظریں ہٹاتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ کر اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت سے آزاد کی تو وہ جلدی سے دروازے کے پاس جا کر رکی وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی " انگلیاں مسلتے ہوئے وہ بولی تو " واش روم کی طرف بڑھتا ہوا ڈی کے رکا۔

حور۔۔۔ تم اس وقت میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہوں ایسا نہ ہو " کہ میں سب بھول بھال کر تمہیں یہی ابھی اسی وقت اپنی قید میں جکڑ لوں۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔ "حور نے دہل کر اسے دیکھا۔"

او کے اگر بات ضروری ہے تو کم جوائن می ان شاہد وہی کہہ لینا جو " کہنا ہو۔۔۔۔ "ڈی کے کی بے باک بات سن کر وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیئے بغیر اس کے کمرے سے بھاگ کر نکل آئی تھی۔ اپنے روم میں پہنچ کر اس نے جینز لانگ بوٹس اور ساتھ ڈی کے بھیجے ہوئے کپڑوں سے ایک براؤن کلر کی شرٹ منتخب کر کے جلدی جلدی تیاری شروع کر دی تھی۔

حور نے اپنے کمرے میں آکر تیزی سے بیڈ پر رکھی جینز اور شرٹ اٹھائی اور واش روم میں بند ہو گئی۔

لباس بدل کر وہ باہر نکلی چہرے پر ہلکی سی کریم لگا کر اس نے پرس
میں سے لپ اسٹک نکالی اسے اپنے ہونٹوں پر لگانے لگی تھی کہ رک
گئی۔

لپ اسٹک واپس رکھ کر اس نے نیچرل پنک شیڈ کالپ گلوں نکال کر
لگایا اب وہ اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی اس کا ارادہ جلدی سے
ریڈی ہو کر باہر ڈی کے کاویٹ کرنے کا تھا پر افسوس ابھی وہ اپنے
شولڈر کٹ بالوں کو پونی میں باندھنے ہی لگی تھی کہ اسی لمحے اس کے
کمرے کے دروازے پہ ڈی کے نے اپنی انگلیوں سے ناک کیا جسے
سن کر حور کے برش تھامے ہاتھوں میں لرزش شروع ہو گئی تھی۔
وہ آگیا تھا اور اب کیا پتہ وہ اسے ڈریس بدلنے کا حکم دے دیتا؟ پر اس
کے دلائے ڈریسز میں یہی کچھ ڈھنگ کا ڈریس تھا جو وہ پہن چکی تھی۔

مانا کے وہ ان دونوں کے درمیان موجود سارے حجاب سارے شرم و حیا کے پردے گراچکا تھا اسے مکمل اپنا چکا تھا پر اس کی شدتیں اس کے جذبات یہ سب حور کے لئے فیس کرنا بھی آسان نہیں تھا۔

نہ جانے ڈی کے کی موجودگی میں ایسا کیا تھا کہ ان کے بیچ سارے حجاب ہٹنے کے باوجود بھی وہ ابھی تک اپنی شرم کی دیوار نہیں ہٹا پا رہی تھی پتا نہیں کونسی لڑکیاں تھی جو ایک دم بولڈ ہو جاتی تھیں۔ ہلکا سا دروازہ کھٹکھٹا کر وہ اندر داخل ہو چکا تھا۔

اونچا لمبا ورزشی جسامت کا مالک ڈی کے اس وقت کسی برانڈڈ سوٹ ٹی شرٹ ویر کے بجائے فل رف ٹف بائیکر casual بوٹ یا لک میں تھا۔ ریڈ ڈارک گرے جینز کے ساتھ سفید بٹن ڈاؤن کے اوپر لیڈر جیکٹ پہنے وہ بہت ڈیشننگ ٹف لگ رہا تھا پر اس لک میں بھی اس میں ایک گریس اور چارم تھا۔۔۔ اسے دیکھتے ہوئے حور کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

ڈی کے کی سٹیل گرے نگاہیں سرتا پا اس کا جائزہ لگنے لگی پھر اس کے
چہرے پہ کھل کر مسکراہٹ آئی۔

ناٹ بیڈ بلکہ ایون بیٹر۔ "وہ چلتے ہوئے ایک ایک قدم اٹھاتا اس کی"
طرف آیا۔

آج مجھے پتا چلا کہ لڑکیاں اپنے مین کو ٹیمٹ کرنے کے لیے ٹائیٹ"
جینز کیوں پہنتی ہیں یو آر کلنگ می حور۔" وہ اچانک سے جھکا اور اس
کی نازک سی کمر پکڑ کر اسے اپنے نزدیک کرتا اس کے بالوں میں منہ
دیے بولا۔

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ "حور کے لب ہلے وہ اس کی بے باک باتوں پہ"
ہمیشہ کی طرح شرم سے لال پیلی ہو گئی تھی۔

یو آر کلنگ می حور۔ "ڈی کے نے اس کی کان کی لو کو چھوا تو وہ تڑپ"
اٹھی اسے ڈی کے کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی۔

سٹاپ "اس کا لہجہ ہلکا سا خوف سے کانپ اٹھا وہی ڈی کے سمجھا کہ وہ" اسے پھر سے جسارت کرنے سے روک رہی ہے۔ اس کے ایک ہاتھ سے حور کے بال ہٹا کر اس کے گردن پہ لب رکھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی۔

اب یہ لفظ بیکار ہے۔۔ اپنی ڈکشنری سے یہ لفظ پھینک دوں حور ”

کیوں کہ یورمانین ناؤ، مائی لو۔“ وہ اس کی دودھیا شفاف گردن پہ اپنے شدت بھرے لمس سے اسے لو بائیٹس دینے لگا اور حور کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی۔

فارغ ہو کر اس کی گردن کے سوجے ہوئے سرخ حصے پہ پیار کرتا وہ پیچھے ہٹا اور غور سے حور کے حیا سے سرخ چہرے کو دیکھا آنکھیں اس کی گرین نم آنکھوں سے ٹکرائیں۔

ڈی کے کاپیار ہی کچھ ایسا تھا کہ وہ نازک سی لڑکی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔

اس کی آنکھوں میں چمکتا ہوا پانی دیکھ کر وہ بے ساختہ اس کے چہرے پر جھکتا اپنے لبوں سے ان آنسوؤں کو پی گیا تھا۔
اس کے کنپٹی پیار کرتا وہ بولا۔

باقی لورز پوائنٹ پہ کنٹینو کریں گے۔ آئی وانٹ یو ٹومیک مائی ”
ڈریم کم ٹرو۔“ اس کے کنپٹی پیار کرتے ہوئے وہ پیچھے ہٹا اور اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا پھر چونک کر رکا۔
ویٹ تم اپنے بالوں کا بن یا پونی بنا لو میں ابھی آیا۔ یو کانٹ گولائیک ”
”دس۔

لیکن۔۔۔“ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اس کے گردن پہ واضح ہوتے ”
نشانات سب کو نظر آجائے گے تو کتنا عجیب لگے مگر دلاور ان سنی کرتا
چل پڑا۔ حور لب کچلتی سامنے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگی۔ اس

نشان کو چھوتے ہوئے اچانک اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی پھر خود ہی جھرجھری لیتے ہوئے اس نے کانسیلر اٹھا کر انھیں چھپانے کا ارادہ کیا جب وہ فارغ ہو کر اپنے بالوں کا بن بنانے لگی اسی لمحے ڈی کے کچھ لایا۔ وہ چونک کر دیکھنے لگی۔ ڈی دونوں بیگ بیڈ پہ رکھ کر ایک کھول کر اس میں سے ایلو اور نی گارڈ پر وٹیکٹر نکالنے لگا۔

”دلاور؟“

”ایس بے بی“

”آپ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟“

”ادھر آؤ۔“ وہ خاموشی سے چلتے ہوئے اس کے پاس آئی اور وہ

اچانک ان میں سے ایک پر وٹیکٹر گیر پکڑے اس کے سامنے گٹھنے کے بل جھک گیا کہ حور بو کھلا گئی۔

دل۔۔۔ دلاور۔۔۔ آپ۔“ دلاور نے اسے دیکھا پھر ایک دم

شرارت بھری مسکراہٹ آ گئی۔

سلی گرل میں تمہیں ورشپ بعد میں کروں گا۔ ابھی گٹھنے کور ”
کرنے ہیں تمہارے۔ ادھر آؤ۔“ اُف یہ آدمی! اس کے منہ پہ ٹیپ
لگنی چاہیے حور اس کی بے باک بات پر سٹپٹا گئی۔

”میں خود کر لوں گی۔ اور ویسے بھی اس کی کیا ضرورت ہے۔“
سیفٹی کے لئے۔“ اس کے بعد وہ ان سنی کرتا اس کے دونوں ”
گھٹنوں کو کور کرنے کے بعد اس کے بازو کی کہنی پہ باندھنے لگا۔ حور
بڑے غور سے اس حسین ترین آدمی کو دیکھنے لگی جو بڑے توجہ سے
اپنا کام کر رہا تھا اور وہ کام کیا تھا۔ اس کو ہر تکلیف اور حادثے سے
بچانے کی کوشش۔

۔ کیا یہ آدمی اسے چھوڑ سکتا ہے؟ یہ سوال اچانک اس کے دل میں آیا
تو وہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گئی۔

ڈی کے فارغ ہو کر باڈی پروٹیکٹر آرمر نکالنے لگا پہنانے کے لئے تو
ایک دم حور کے تاثرات دیکھ کر چونکا۔

حور؟“ حور نے ایک دم چونک کر دیکھا۔“
کہاں لاسٹ ہو؟“ اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا۔“
ایوا کو مس کر رہی ہو۔ کاش وہ بھی ہمارے ساتھ ہوتی۔“ حور نے
دل سے کہا کہ واقعی وہ ایوا کو مس کر رہی تھی اگر ایوا ساتھ ہوتی تو ڈی
کے کو کنٹرول کرنا آسان ہوتا اس کی بات سن کے دلاور نے اسے
گھورا۔

پہلی بات اس وقت میں تمھاری سوچوں میں سوار ہونا چاہیے“
ہوں۔ یہ ایوا سے بھی آج مجھے جیسی ہو رہی ہے۔ باقی میں کبھی ایوا کو
وہاں نہیں لیکر جاؤں گا تم کیسے بھول سکتی ہو وہ لور زسپاٹ ہے اور میں
تصور بھی نہیں کر سکتا وہ وہاں پہ جائے۔“ ڈی کے کی بات پہ حور
کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔

اس کے بعد حور کو لیدر جیکٹ پہنا کر وہ حور کا ہاتھ پکڑے کین سے باہر نکل آیا جہاں سامنے چمکتی دھمکتی، بی ایم ڈبلیو جی ایس تھری ٹن سامنے چمک رہی تھی۔

اس میں بیٹھنے کا سوچ کر ہی حور کو کچھ ہونے لگا۔
ہم جیپ یا کار میں نہیں جاسکتے اور آپ نے بھی تو خود کو پروٹیکٹ بھی نہیں کیا۔“ وہ اس کی بات سنتے ہوئے اچانک ہنس پڑا۔
مجھے کسی پروٹیکشن کی ضرورت نہیں ہے، ہاں تم مجھے ٹیزمت کرنا۔“
ہ۔ م صحیح سلامت پہنچ جائے گے اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔“ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا مگر اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر وہ خود پہ قابو نہ رکھ سکا اور اسے اپنے حصار میں لے کر دھیرے سے اس کے گالوں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے۔

You drive me cracking crazy, Hoor.
You're in my skin, my soul, the very
air I intake.

وہ جذبوں سے چور لہجے میں بولا تو حور کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

--

آئی لو یو، دلاور۔ "وہ اس لمحے بے خود سی ہو کے اظہار کرنے ہی " لگی تھی کہ دلاور پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگاتے بانیک کی طرف بڑھا اور حور کی وہی ہمت جواب دے گئی۔
میں اس پر نہیں۔۔۔ "وہ منمنائی۔ "
"کیوں؟۔۔۔ "

مم مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ "وہ پیچھے ہٹنے لگی تھی کہ ڈی کے نے اسے " اٹھا اس کے کمزور سے احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے کر پیچھے بٹھا دیا وہ ہٹنے لگا تھا کہ حور نے اسے سختی سے پکڑ لیا۔

ریلیکس گرل ڈرو نہیں میں تمہیں گرنے نہیں دوں گا۔“ ڈی کے ”
نے تسلی دی۔

پپلیز۔۔ مم مجھے مت چھوڑیے گا۔“ گرنے کے خوف کے ”
ساتھ ساتھ وہ اپنے اندر کا خوف بھی ظاہر کر گئی تھی پر ادھر سن کون
رہا تھا۔

ڈی کے نے ایک ہاتھ سے اسے تھامتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے
اس کو ہیلیمٹ پہنایا۔

کبھی نہیں بے بی۔۔ "اس کے ہیلیمٹ پر ہاتھ مار کر وہ آگے بیٹھا"
ابھی وہ ٹھیک سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ حور نے اس کی جیکٹ پیچھے سے
سختی سے تھام لی۔ دلاور کو حیرت ہوئی مگر مسکرا کر بنا اسے روکے
ہیلیمٹ ہینڈل سے نکال کر پہنا اور پھر بیٹھ گیا۔

حور۔۔ "اس نے حور کے دونوں بازوؤں پکڑ کر اپنے گرد لپیٹے۔"

جتنا زور سے پکڑنا ہے پکڑ لو میں مائنڈ نہیں کروں گا۔“ وہ کہتے ”
ہوئے بایک سٹارٹ کر چکا تھا۔

اب حور کی خوف سے مزید گرفت مضبوط ہو گئی اس سے پہلے وہ
دلاور کو روک دیتی کہ وہ نہیں بیٹھ سکتی۔ دلاور نے بایک چلانا سٹارٹ
کر دی اب وہ کبین گراؤنڈ سے باہر نکل کر مین ہائے وے کی طرف
نکل پڑے۔

حور نے آنکھیں زور سے میچ کر اپنا سر دلاور کی چوڑے بیک پہ رکھ دیا
تھا۔ کور کی وجہ سے بھی ویسی بھی اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا مگر
آنکھیں بند کیے وہ ڈی کے کے مضبوط ورزشی جسم کو محسوس کرتے
ہوئے خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔

ایک مرد وہ بھی جو صرف اور صرف آپ کا ہو۔ کتنا ضروری ہوتا
ہے۔ یہ اسے آج احساس ہوا۔ وہ سمجھتی تھی کہ دُنیا اکیلے گزارنے میں
کوئی حرج نہیں ہے مگر اسے یہ نہیں پتا تھا کہ دلاور کے آنے سے

سب کچھ بدل جائے گا۔ اب وہ ایک بھی پل اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہاں وہ مر جائے گی اگر دلاور نے اسے چھوڑنے کا سوچا تو اس کا دل یہ صدمہ برداشت نہیں کر پائے گا۔ اس کے اندر کی روح یہ بات چیخ چیخ کر اعتراف کر رہی تھی۔ اگر بد قسمتی سے زندہ رہ بھی گئی تو ایک زندہ لاش بن جائے گی۔

وہ اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب بائیک ایک جھٹکے سے رکی۔ کم بے بی۔۔۔ "ڈی کے نے ہیلیمٹ اتارا اور اسے ساتھ لئیے" بائیکر سیٹنگ سپاٹ کی طرف بڑھے دلاور نے حور کے چہرے کے تاثرات پہ غور نہیں کیا تھا بس اس کا ہاتھ پکڑے یہاں کے فینس ہیوی انگلش بریک فاسٹ کے بارے میں بتا رہا تھا جسے سنتے ہوئے وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ساتھ قدم اٹھا رہی تھی۔

اندر بھی بائیکر بھرے ہوئے تھے یہ وڈن انٹریئر سے بنا اسپاٹ تھا جہاں سے خوبصورت ہل و یوز نظر آتے تھے جنہیں انجوائے کرتے

ہوئے بانیکرز ناشتہ کرتے تھے اس وقت بھی کافی لوگ یہاں ناشتہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔

وہ اس ویو کے ساتھ ایک سپاٹ میں آگئے جو تھوڑا سا ہٹ کر تھا۔

اپنی اپنی کرسی پہ بیٹھ کر دلاور نے اس سے پوچھا وہ کیا لے گی۔

جو آپ کو اچھا لگے۔“ وہ نرمی سے بولی کہ یہ ماحول یہ سب اس

کے لئے بہت نیا تھا۔

مجھے تو تم اچھی لگتی۔“ وہ مسکرا کر کہتے ہوئے بالکل کیئر فری ڈی

کے لگ رہا تھا اس کی بات سن کر حور کے گال تپ اٹھے تھے۔

او گوڈ! تم کتنا بلش کرتی ہو یار۔۔۔ اگر ساری لڑکیاں تمہاری طرح

نیچرلی بلش کرنے لگیں تو کاسمیٹک انڈسٹری سے یہ بلش پروڈیکٹ تو

نکل جائے خیر۔۔۔۔“ وہ رکا اور مینیو کارڈ اٹھایا۔

ایک اینڈ چیز کرو سونٹ کے ساتھ بنانا پین کیس ٹھیک ہیں یا تم " "کچھ اور منگوانا چاہتی ہو؟

نہیں یہ ٹھیک ہیں۔۔۔" حور نے ہامی بھری پھر چاروں طرف " دیکھا۔

"میں ذرا ریٹ روم سے ہو آؤں۔"

شیور میں تب تک آرڈر پلیس کرتا ہوں۔۔۔" ڈی کے نے سر ہلایا " تو وہ کھڑی ہو گئی۔

واش روم تھوڑا آگے تھا وہ چلتی ہوئی اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ رہی تھی۔

ہر میز ہر کونا بھرا ہوا تھا ہیوی جیکٹس ٹیک۔ سیٹس پہنے بائیکرز اور اسی حلیے میں ان کے ساتھ عورتیں موجود تھیں۔

چمکتے دمکتے ٹروسٹ یہاں تک کے رف ٹف سے بائیکر میسنز کی بندیاں چمک دمک رہی تھی۔

وہ بایک رائیڈ سے سیدھا اندر ٹیبل کی طرف آگئے تھے یقیناً
ہیلمٹ پہننے سے اس کے بال خراب ہو گئے ہونگے حور کا دھیان
اچانک اپنے بال کی طرف گیا تھا وہ دلاور جیسے حسین ترین ہینڈ سم ٹپ
ٹاپ رہنے والے بندے کے سامنے کم سے کم اس کے برابر تو نہیں
مگر اچھی ضرور لگنا چاہتی تھی اسی لئے وہ ڈی کے سے ریست روم کا
بہانہ بنا کے ادھر آئی تھی۔

ریست روم پہنچ کر اس نے چہرے کو تھپتھپا کر سیٹ کیا پھر اپنے
چھوٹے سے پرس میں سے برش نکالا اور بال کھول کر دوبارہ فریش
اونچی پونی بنا کر خود کو مرمر میں چیک کر کے وہاں سے فارغ ہونے کے
بعد وہ جیسے کی باہر نکلنے لگی دو لمبے تڑنگے بایکریز اس کے سامنے آگئے
ان سے اٹھتی تیز پرفیوم اور سگار کی مہک پہ وہ ایک دم تیزی سے پیچھے
ہوئی۔

کچھ گھنٹوں پہلے دلاور کی بات اس کے کانوں میں گونجی۔
تم ہمیشہ سے خوبصورت تھی ہو اور رہو گی بس تم نے کبھی خود کو ”
کسی مرد کی نظر سے دیکھا ہی نہیں، کوئی احمق ہی ہو گا جو تم جیسی
”خوبصورت لڑکی کو اگنور کریگا۔

رستہ دیجئے۔“ اس نے تیزی سے کہتے ہوئے سائیڈ ہونا چاہا کہ ”
دوسرا جس کا چمکتا دمکتا گنجاسر جس پر کپڑا باندھے ہوئے تھا خباثت
سے مسکرا کر اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا۔
حور کو لگا اس کی روح کھینچ لی ہو۔

اتنی جلدی کیا ہے؟ نظروں میں گھیر کے بھاگ جانا فئیر بات تو نہیں ”
ہے۔“ جبکہ دوسرا ہنس پڑا۔

حور نے اپنا بازو چھڑانا چاہا لیکن وہ اس کھینچتے ہوئے کونے میں لیکر
جانے لگا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑو میرا ہنر بندو ہاں موجود ہے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔“
اس نے چلانا چاہا تو اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔

وی ڈونٹ مائینڈ ہمارے پاس بہت سی لڑکیاں اپنے اپنے بندوں کو ”
چیٹ کر کے آتی ہیں ویسے بھی ہمیں نان ایکسپرنس میں کوئی
انٹر سنٹ نہیں ہے۔“ اس سے پہلے وہ دونوں اپنی شیطانی ارادوں

سے اپنی بھڑاس نکالنے اسے میسنز واش روم لیکر جاتے حور نے بنا سوچے سمجھے بغیر ایک کا ہاتھ اتنا زور سے کاٹا وہ سی کر کے پیچھے ہٹا پھر الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔ اس سے پہلے وہ دونوں اس کو بالوں سے پکڑتے وہاں کچھ لوگوں کی اس طرف آنے کی آواز آگئی اور کسی نے کاپ کا نام لیا تو وہ ایک دم چوکس ہو گئے پھر اس کو دھمکی دے کر وہ فوراً وہاں سے نکلے۔

ان کے جاتے ہی حور خود کو سنبھالتی اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کر سسکتے ہوئے اٹھی پھر تیزی سے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتی ہوئی مین ایریا آئی جہاں ڈی کے فون پہ لگا کسی کو ٹیکسٹ کر رہا تھا اسے دیکھ کر حور کی آنکھ بھر آئی۔

وہ ہمت کرتی چلتی ہوئی اس کی سمت آئی اس کی موجودگی محسوس کر کے ڈی کے نے سر اٹھا کر اسے مسکرا کر دیکھا مگر اس کی مسکراہٹ سیکنڈز میں غائب ہوئی۔

سٹیل گرے آنکھیں ڈارک ہو گئیں وہ تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف آیا۔

حور!!!“ اس کا لہجہ فکر مند مگر انداز بہت سخت ہو چکا تھا۔“
اس شخص کی مہربان آواز سن کر حور کی سسکیاں ٹوٹ گئیں اور وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر دلاور کے ساتھ لگ کر سکنے لگی۔

دلاور۔۔۔ دلاور۔۔۔“ وہ اس کی جیکٹ سختی سے تھامے اپنے“
رکھوالے کے سامنے ڈھے گئی۔

ڈی کے نے حور کو تیزی سے خود سے الگ کیا اور اس کا چہرہ اٹھا کر اس کا سو جا ہوا منہ اور پھٹے ہوئے ہونٹ کو دیکھا تو اس کے چہرے کے تاثرات خوفناک ہو گئے۔

Who did this to you, Hoor?

توبہ اس کا لہجہ۔ اس نے ہمیشہ دلاور کا غصہ اور آکھڑ لہجہ سُناتا تھا مگر یہ کیا تھا۔

حور بس روئے جا رہی تھی۔

I want names, baby. Tell me who did this to you?

دلاور دانت پیستے ہوئے اس کو بازوؤں کے حصار میں لیے غرایا۔
دلاور کو مضبوطی سے تھامے اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ دونوں بانٹیکرز اسے دوسرے شیشے کے پار باہر کے سپاٹ پہ بانٹیک پر بیٹھے نظر آئے وہ شاید اب جانے لگے تھے۔ حور نے انگلی سے اس طرف اشارہ کیا تو غصے سے بھری دلاور کی نگاہیں وہاں دور ائیل انقلید سُرُخ بانٹیکس کی طرف گئی اور اس جیکٹ کے سائین کو دیکھ کر وہ حور کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے حور کے ماتھے پہ بوسہ لیا اور پیچھے ہٹا۔

"You stay here girl and Watch I'm going to wreck them. I'm going to tear them in pieces --"

وہ حور کو چھوڑ کر تیزی سے ان کی طرف بھاگا اور اب کی بار حور رونا بھول کر بوکھلا گئی کہ یہ دلاور کیا کرنے جا رہا تھا۔

وہ پریشان سی اپنے کانپتے ہوئے دل کو سنبھالے کھڑی تھی سامنے ہی دلاور ان بانیکرز کو گھیر چکا تھا وہ دو تھے پر دلاور کے زوردار گھونسوں کی آوازوں سے ماحول گونج اٹھا تھا وہ کسی پرفیشنل باکسر کی طرح ان کی ٹھکانی لگا رہا تھا اور ایک بھیڑ جمع ہو چکی تھی کسی نے شاید پولیس کال کر دی تھی۔۔

جیمز کوپ آرہے ہیں بھاگو۔۔ "اس کا ساتھ ہی سامنے سے آتی " پولیس کار دیکھ کر چلایا۔

مین پولیس آگئی ہے تم بھی بھاگ جاؤ ورنہ اندر ہو جاؤں گے۔ "مار " کھاتا بائیکر بولا۔

آنے دو! میری گرل کو ہاتھ لگا کر تم نے اپنی موت کو دعوت دی " ہے اب ڈی کے تمہیں بتائے گا کہ اس کی دویمین کو ہاتھ لگانے کی کتنی بھیانک سزا ملتی ہے۔ "وہ ایک زوردار تیج مارتا ہوا دھاڑا۔

پولیس نے آتے ہی ان دونوں بائیکرز کو اس کے چنگل سے چھڑالیا تھا ۔

سارجنٹ۔ "ڈی کے نے اپنا والٹ نکال کر اسے اپنا شناختی کارڈ " دکھایا تو وہ اپنے بڑے بلیٹین ایئر بزنس مین کو دیکھ کر فوری موووب

ہوا

ان کو جیل میں ڈال کر الٹا لٹکا کر اتنا مارو کہ یہ آئندہ کسی بھی لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کا سوچ بھی نہ سکیں۔" وہ پولیس آفیسرز کو ہدایت دے کر مجمع سے گزرتا ہوا سامنے درخت کے پاس کھڑی حور کے پاس آیا جو ابھی تک خوف سے لرز رہی تھی۔

تم ٹھیک ہو؟۔" اس نے پوری توجہ سے حور کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

آ۔۔۔ آپ کو چوٹ تو نہیں لگی مسٹر خان؟" حور نے آنسوؤں پیتے ہوئے سوال کیا تو وہ انکار میں سر ہلاتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکل کر اپنی بائیک کی طرف چلنے لگا۔

حور کو ان بائیکرز نے چھوایہ سوچ کر ہی اس کی رگوں کا خون ابلنے لگا تھا بائیک کے پاس پہنچ کر وہ رکا پھر حور کی طرف مڑا۔

اس کی گرین آنکھیں شولڈر کٹ ترتیب سے کٹے گھنے اسٹریٹ بال
سنہری رنگت چہرہ اور پرفیکٹ فگر وہ کسی شاعر کی غزل مصور کے
شاہکار کے جیسی تھی اور اگر کوئی اسے دیکھے گا تو؟
ہاں تو وہ اس کی آنکھیں نوچ لے گا۔

گزری رات وہ اس لڑکی کو فتح کر چکا تھا اور جان گیا تھا کہ وہ کتنی پاکیزہ
کتنی معصوم کتنی ان چھوٹی تھی اور اب یہ طے تھا کہ وہ اسے ساری دنیا
سے چھپا کر صرف اپنے لیے قید کر کے رکھے گا وہ اس کی ملکیت تھی
اور اپنی ملکیت کے بارے میں وہ حد درجہ سلیفش تھا اس کی چیز
صرف اس کی تھی اور اب حور صرف اور صرف اس کی تھی حور کی
روح، اس کا دل، اس کا دماغ، اس کا جسم سب ڈی کے کا تھا۔
وہ اس پر نظریں جمائے کھڑا تھا اس کی نظروں سے نکلتی شعائیں حور
کو بھسم کر رہی تھیں اس سے پہلے وہ اسے ٹوکتی وہ یکدم جھکا بنا اس

پاس کا خیال کئیے وہ حور کو اپنی گرفت میں جکڑ کر اس کے سرخ لبوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

کافی دیر بعد وہ حور سے الگ ہوا اس کے اندر کا غصہ ساری تپش حور کے لبوں کا جام پی کر ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔

اس نے بایک پر سے ہیلمٹ اٹھا کر حور کو دیکھا جس کے سرخ لب اس وقت اس کی شدتوں سے سو جے ہوئے اور بھی اڑیکٹولگ رہے تھے۔

کم حور لیٹس گو۔ "اس نے حور کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ جھجکتی ہوئی " اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی کمر کو جکڑ گئی تھی۔

کس کر پکڑنا اب ہم اوپر لوور ز پوائنٹ جائینگے راستہ ٹیڑھا میڑھا " ہے۔ "ڈی کے نے اسے وارن کیا۔

مسٹر خان پلیز گھر چلیں۔۔۔ "حور نے سنجیدگی سے کہا۔ "

او کے۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا اس وقت حور کی مینٹل " کنڈیشن وہ سمجھ سکتا تھا اس لئے کوورز پوائنٹ کا ارادہ ترک کر کے وہ واپس کین کی طرف موڑ کاٹ گیا تھا۔

شام چار بجے کے قریب کین پہنچ کر وہ حور کو لئے پیچھے درختوں کی طرف آ گیا تھا۔

کچھ لکڑیاں کاٹ کر وہ انہیں اٹھائے حور کے ساتھ کین میں داخل ہوا۔

حور کچن سے میرا لائٹر لانا " لکڑیوں کو فائر پلیس میں ڈالتے ہوئے " اس نے ہدایت دی۔

. لکڑیاں سلگا کر وہ حور کی طرف متوجہ ہوا

تم اتنا پریشان کیوں ہو؟ " اس نے ابرو اچکا کر سوال کیا "

. نہیں پریشان تو نہیں بس وہ۔ " حور نے اپنے ہاتھ مسلے "

وہ میں ڈر گئی تھی مجھے لگا۔۔۔ مجھے لگا کہ وہ۔۔۔۔ "وہ پھوٹ " پھوٹ کر وہ پڑی۔

حور مائی گرل "ڈی کے نے اٹھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ " ڈونٹ ویپ مائی گرل ڈونٹ " وہ اس کی کمر سہلاتا ہوا اسے رونے سے روک رہا تھا۔

میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آئی ایم ' سوری کہ تمہیں اس سب سے گزرنا پڑا لیکن جان آگے ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا۔ " اس نے بات ختم کر کے حور کا چہرہ اوپر کیا اور پھر اچانک سے اس کی پونی کو کھول دیا۔ اس کے گولڈن براؤن بال چہرے کے دونوں اطراف گرے تھے۔

سب بھول جاؤ اور مجھے بھی سب بھلا دو نائی گرل۔ " وہ گھمبیر لہجے " میں بولتا ہوا اس پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا تھا۔

وہ اس کے نازک سے وجود پر اپنی بھرپور شدتیں لٹا رہا تھا وہ نازک سی جان نڈھال ہو رہی تھی۔

[illegible]

شام کب ڈھلی کب رات ہوئی کچھ پتہ نہیں چلا تھا حور مسلسل اس کے پیار کی بارش میں بھیک رہی تھی۔

وہ اسے اپنے بازوؤں میں بھر کر اسے اپنے سینے میں چھپا کر سوچکا تھا۔

صبح حور کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر اکیلی تھی وہ آہستگی سے چادر لپیٹتی ہوئی اٹھی بیڈ کے نیچے پڑے اپنے کپڑے اٹھائے ہی تھے کہ اٹیچ با تھر روم کا دروازہ کھلا اور تولیہ باندھے ڈی کے اندر داخل ہوا۔

وہ تیزی سے لال پڑتی اپنے گرد لپیٹی ہوئی چادر کو مضبوطی سے تھامتی ہوئی نظریں جھکا گئی اس کا چہرہ لال اناری ہو رہا تھا۔

گڈ مارنگ۔ "ڈی کے اسے دیکھ کر مسکرایا نزدیک آکر اس کا لال پڑتا خوبصورت چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس کے لبوں کو چھوا۔ تم فریش ہو کر کچن میں آ جاؤ میں بریک فاسٹ ریڈی کرتا ہوں "۔۔۔ "وہ اسے خود سے الگ کرتا ہوا بولا تو حور تیزی سے سر ہلاتی ہوئی اس کے کمرے سے نکل کر بھاگ گئی تھی۔

جلدی سے فریش ہو کر سادی سی ٹی شرٹ اور جینز پہن کر وہ نیچے آئی جہاں کچن میں بنا شرٹ جینز پہننے اپنے سکس پیک کی نمائش کرتا ڈی کے اسٹو کے آگے کھڑا تھا۔

آپ ہٹیں میں بنا لیتی ہوں۔ "حور نے اس کے ہاتھ سے فرائی پین " لیا تو وہ مسکرا کر پیچھے ہٹا اور فرج سے دودھ نکالنے لگا۔ کچھ دیر میں فرائی ایک ٹوسٹ اور کوئی تیار ہو چکی تھی۔ ان دونوں نے ہلکی پھلکی باتوں کے دوران ناشتہ کیا زیادہ تر ڈی کے ہی بولتا رہا تھا۔

تم ابھی تک بلش کر رہی ہو حور۔۔ "بات کرتے کرتے ڈی کے " نے اچانک سے کہا تو وہ جھینپ گئی۔

اتنا بلش نا کرو ورنہ شکایت مت کرنا۔۔۔۔۔ "وہ معنی خیزی سے " بولا تو وہ بوکھلا کر کھڑی ہو گئی۔

کیا ہوا؟ "ڈی کے نے دلچسپی سے اس کے شرمائے بوکھلائے انداز " کو دیکھا۔

وہ ناشتہ ہو چکا ہے تو میں برتن صاف کر لوں۔ "وہ تیزی سے ٹیبل " سمیٹنے لگی۔

کچن سمیٹ کر کمرے میں آنا۔۔۔۔۔ "وہ بولا تو حور کے ہاتھ لرزے۔"

میں ابھی نہیں آسکتی۔ "وہ نظریں چرا کر بولی۔"

"کیوں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیونکہ مجھے ایوا کو لینے جانا ہے اس کا میسج آیا ہوا ہے۔ "حور نے سنجیدگی سے کہا۔"

اس سے پہلے ڈی کے جواب دیتا اس کا فون بجنے لگا تھا بزنس کال تھی وہ فون اٹھا کر سنجیدگی سے بات کرتا باہر لیونگ روم میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔

جس کسی نے بھی یہ میسج کر لی اس کا پتہ لگاؤ مجھے " ہر صورت آج شام تک ساری ان فوئل جانی چاہیے۔ "وہ پیشانی پر شکنیں لئی بات کر رہا تھا جب حور اندر آئی اور اس نے صوفے کے پیچھے سے ڈی کے کی طرف جھکتے ہوئے بے ساختہ اس کے سر پر ہاتھ

رکھ کر نرمی سے اپنی ہتھیلیوں سے دبانا شروع کیا جیسے اسے آرام دینا چاہ رہی ہوں۔

کوئی پر اہلم؟۔ "ڈی کے کے فون بند کرنے پر اس نے نرمی سے " پوچھا۔

پہلی بار ڈی کے کو سکون سا محسوس ہوا تھا کوئی تو تھا جو اس کے لئے پریشان تھا اس کی فکریں بانٹنا چاہتا تھا۔

اس نے اپنے بالوں میں چلتے حور کے ہاتھ کو پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچا وہ زور سے آگے کی طرف اس کی بانہوں میں گری تھی۔
بھاڑ میں ڈالوں سب کو۔۔۔ "اس نے حور کے کان کی لو پر بائٹ " کی۔

کیا آپ کو واپس جانا ہوگا؟۔ "حور نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر " اسے روکا۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔" وہ پھر سے اس پر جھکنے لگا تھا جب وہ موقع دیکھ " کر تیزی سے اس کے بازوؤں سے پھسل کر نکلی تھی۔
میں جا رہی ہوں۔۔۔" حور نے اپنی شرٹ درست کی۔
"کدھر؟۔۔۔۔۔"

ایوا کو لینے۔۔۔۔۔" وہ خوشدلی سے بولتی ہوئی تیزی سے " دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔



دروازے کے ساتھ موجود ریک پر سے اس نے اپنا کوٹ اٹھا کر پہنا۔
جلدی آنا۔۔۔۔۔" ڈی کے کی پیچھے سے آتی آواز پر وہ مسکراتی " ہوئی اثبات میں سر ہلا کر باہر نکلی پلٹ کر دروازہ بند کیا اور صاف ستھری واک وے پر چلنے لگی آج اسے پوری دنیا بہت روشن روشن سی لگ رہی تھی وک خوش تھی بہت خوش

وہ ڈی کے اور ایوا ایک مکمل فیملی تھے اور وہ جانتی تھی کہ ڈی کے کی زندگی میں آنے والی وہ پہلی لڑکی نہیں تھی اور شاید آخری بھی نہیں

وہ آہستگی سے چلتی ہوئی ایوا کی دوست کے کیمین کے باہر پہنچی تو باہر ہی وہ دونوں دوستیں کھیل رہی تھیں اور مسز ہارپر باہر کرسی پر بیٹھی کوئی سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

ہیلو حور آپ آگئیں۔۔۔۔۔۔۔۔ "ایوا اسے دیکھتے ہی کھیل چھوڑ"

کر بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تو گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حور نے اسے

. اپنے سینے سے لگا کر پیار کیا

مسز ہارپر سے چند باتیں کر کے وہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ایوا کا ہاتھ تھامے واپسی کے لیے چلنے لگی تھی۔

ایوا بہت خوش اور پر جوش تھی اینجی کے ساتھ مل کر اس کا سارا ڈیپریشن کہیں دور چلا گیا تھا اور اب وہ بڑے پر جوش انداز میں حور کو اپنے گزرے وقت کی ایک ایک ڈیٹیل بتا رہی تھی۔

حور آپ کو پتہ ہے اینجی کی موم بہت نائس ہیں انہوں نے اینجی کو " اتنا سارا (اس نے اپنے ہاتھ پھیلائے) میک اپ دیا جو وہ اب یوز نہیں کرتیں ہم اسے یوز کر سکتے تھے بس ہمیں پرامس کرنا تھا کہ ہم سونے سے پہلے منہ دھو کر سوئے گئے ہم نے بہت سارا میک اپ کیا پر نسز پارٹی کی رات کو گیم بھی کھیلے پھر نیکسٹ ڈے ہائیکنگ پر بھی گئے۔ " وہ ان گزرے دو دنوں کی ایک ایک تفصیل بتا رہی تھی اور حور دلچسپی سے اس چہکتی ہوئی بچی کو سن رہی تھی۔

اس کا مطلب ہماری ایوا کو بہت مزا آیا۔۔۔۔۔ "حور نے نرمی سے رک کر اس کے ہوا سے اڑتے بال درست کر کے اس کی جیکٹ کی زپ بند کی۔

یس مگر میں نے آپ کو اور ڈیڈی کو بہت مس کیا۔۔۔۔۔ "ایوا" اس سے لپٹ گئی۔ اس کی بات سن کر حور ایک لمحے کو فریز سی ہو گئی تھی۔

آپ کو اور ڈیڈی کو۔۔۔ یہ الفاظ جیسے وہ ایک فیملی ایک خاندان "ہوں۔۔۔۔۔

واقعی؟۔۔۔۔۔ "حور نے اپنے اموشنز پر کنٹرول کر کے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

یس حور۔۔۔۔۔ اینجی کے ممی ڈیڈی بھی بہت نائس تھے مگر وہ آپ کے اور ڈیڈی جیسے نہیں تھے اور پتہ ہے اینجی کی موم بھی آپ جیسی پریٹی نہیں ہیں۔۔۔۔۔ "ایوا کی بات سن کر وہ مسکرائی۔

تھینکس ایوا!! مگر ایوا ہمیں کبھی بھی کسی کو بھی اس کی لکس سے " جج نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ "حور نے نرمی سے سمجھایا۔

آئی نو حور مگر میں یہ نوٹس کیسے بغیر نہیں رہ سکی اینجی کی موم ڈیڈ " اور آپ اور ڈیڈی میں نے جان کر کمپنر نہیں کیا خود ہو گیا۔۔۔ "ایوا

معصوم تھی اس کے اندر ایک مکمل فیملی کی خواہش دبی ہوئی تھی کئی حسرتیں اپنی عمر کے بچوں کو ماں باپ سے لاڈ کرتا دیکھ کر پیدا ہوتی تھیں جنہیں اب وہ حور کی شکل میں پورا کر رہی تھی۔

وہ دونوں چلتی ہوئی روڈ کر اس کر کے اپنے کین پہنچیں۔

ہمارے یہاں کون آیا ہے؟۔۔۔۔۔ "ایوا نے کین کے آگے " کھڑی ریڈ کلر کی سوک کو دیکھ کر حور سے سوال کیا جو حیرت سے اس کھڑی ہوئی پرانے موڈل کی گاڑی کو دیکھے جا رہی تھی۔

وہ ادھر کیسے آسکتی تھی؟ اس کو کیسے پتہ چلا کہ وہ ڈی کے ساتھ
ادھر ہے؟ آخر وہ اب کیا چاہتی تھی؟ ہزاروں سوال حور کے دماغ
میں ابھر رہے تھے۔

حور کیا کوئی گیسٹ آئے ہیں؟۔۔۔۔۔ "ایوا کی معصوم آواز پر وہ "
چونکی۔

یہ میری سسٹر کی کار ہے۔۔۔۔۔ "حور نے جواب دیتے ہوئے ایوا "
کا ہاتھ چھوڑ کر کوٹ کی جیب سے چابی نکالی اور کیبن کا دروازہ کھول کر
ایوا کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔
ایوا کے پیچھے وہ داخل ہوئی۔

ایوا جو اپنے ڈیڈی اور گیسٹ سے ملنے کے لئے پر جوش سی آگے بڑھ
رہی تھی ٹھٹک کر رک گئی اس کے پیچھے آتی حور بھی۔
حور کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے بالکل سپاٹ اور جذبات سے
عاری چہرہ ہو گیا تھا۔

سامنے فائر پلیس کے سامنے نور اور ڈی کے ایک دوسرے کے آمنے
سامنے بہت نزدیک جڑے ہوئے کھڑے تھے نور کے ہاتھ ڈی کے
کی گردن کے پیچھے لاک تھے اور ڈی کے ہاتھ نور کی کمر پر تھے ایسا
لگ رہا تھا کہ یا تو وہ کس کر چکے تھے یا کرنے والے تھے۔
قدموں کی آواز سن کر ڈی کے نے نور کو ایک جھٹکے سے خود سے دور
کیا تھا۔

وہ بچی ہے ایسے کیسے کہیں جاسکتی ہے یہی ہمارے جھگڑے سے ڈر کر "
کہیں چھپ گئی ہوگی آپ پلیز میری مدد کریں اسے تلاش کرنے میں
-----" حور نے صوفے کے نیچے جھانکتے ہوئے کہا۔

میں نے کہا نا کہ وہ گھر میں نہیں ہے۔۔۔" ڈی کے نے پریشانی سے "
اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے دیکھا جو حیرانگی سے اسے دیکھ
رہی تھی۔

میرا اپنی ایکس وائف کے ساتھ کوئی خاص ریلیشن نہیں تھا مگر ایک " دوبار جب بھی میں ایوا سے ملنے اس کے گھر گیا تو ہمارا ہمیشہ ہی جھگڑا یو جایا کرتا تھا اور ایوا ہمیں ایک دوسرے پر چیختا چلاتا ہوا دیکھ کر سہم جاتی تھی۔ قسم سے اگر وہ بچ مر نہیں جاتی تو میں نے اسے خود مار دینا تھا کہ اس نے ایوا کی پرسنلٹی بگاڑ کر رکھ دی تھی۔۔۔۔۔ " وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔

اس میں سارا فالٹ صرف آپ کی ایکس کا تو نہیں تھا بچی کی ذمہ " داری دونوں پر آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " وہ بات کر رہی تھی جب ڈی کے نے جارحانہ انداز میں اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرایا۔

" Don't You Dare Start defending her

.....

ایوا کو ہم دونوں میں اور میری ایکس نے ہی ایک طرح سے اس کی " زندگی کا سب سے بڑا فیور دیا ہے کہ اسے حقیقتوں اور سچائی کا سامنا کرنا سکھایا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ آج اپنے پیروں پر کھڑی ہے ورنہ وہ بھی تمہاری طرح دل کی دل میں رکھ کر جلنے کڑھنے والی احساس کمتری کا شکار ہو جاتی۔۔۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا اسے آئینہ دکھا رہا تھا اور سچ ہی تو کہہ رہا تھا جو بچے تلخ حقیقت کا سامنا کرنا نہیں سیکھتے وہ ہمیشہ سب سے الگ ہو کر رہ جاتے ہیں ایک گہرا سانس بھر کر حور نے خود کو نارمل کیا اور اپنے دل و دماغ دونوں سے اپنی بہن نور کو نکال کر دور پھینکا پھر ڈی کے کو دیکھا۔

" آپ کو کیا لگتا ہے ایوا کدھر گئی ہوگی؟ ----- "

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔" وہ تیزی سے بولا۔

دانتوں میں بریس لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔" ڈی کے نے ایوا کا حلیہ بتایا۔

اور اس کے کیسے اور کس کلر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے؟ "

۔۔۔۔۔" ایوا کا حلیہ لکھنے والے لڑکے نے سوال کیا۔

کپڑے؟ ہیل مین مجھے نہیں پتہ وہ۔۔۔۔۔" ڈی کے الجھا۔ "

وہ بلیو جینز اور ریڈ بلیو اسٹراپ والا سوئیٹر پہنے ہوئے ہے "

۔۔۔۔۔" حور نے ڈی کے اور اس اسکیچ بنانے والے کے درمیان دخل دیا۔

ایوا کا اسکیچ بن چکا تھا اب وہ سب مل کر اسے ڈھونڈ رہے تھے دوپہر ہو گئی تھی پر ایوا کا کچھ پتہ نہیں چلا تھا ڈی کے کا پریشانی سے برا حال تھا وہ اب لوکل پولیس سے بھی ایوا کی تلاش میں مدد لے چکا تھا۔

حور خود بہت پریشان تھی اس کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ڈی کے کو کس طرح سے تسلی دی جو اس وقت ایک بچہ رہا تھا بنا ہوا اس چھوٹے سے ٹاؤن کو اتھل پتھل کر چکا تھا۔

سر آپ اپنی مسز کے ساتھ گھر جائیں اتنا لیٹ ان جنگلوں میں " لیڈی کا ہونا خطرناک ہے ہم آپ کی بیٹی کو ڈھونڈ رہے ہیں ایسا نہ ہو آپ کی وائف کے لئے بھی کوئی پریشانی ہو جائے آپ فکر مت کریں جیسے ہی ہمیں کوئی بھی انفولٹی ہے ہم آپ سے وہیں آکر ملینگے ----- " پولیس چیف نے ریو کوئسٹ کی کہ ڈی کے نے ایک طوفان کھڑا کر رکھا تھا جس سے وہ سب گھبرا رہے تھے۔

رات کا اندھیرا اب گہرا ہو گیا تھا وہ آفیسر کی منت سماجت کر کین واپس آ گیا تھا ارادہ حور کو یہاں چھوڑ کر واپس ایوا کی تلاش میں نکلنے کا تھا۔

حور آتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور وضو کر کے باہر آکر فون کے پاس ایک چادر کو جائے نماز کی طرح بچھا کر ایوان کے لئے نفل پڑھنا شروع ہو گئی۔

ڈی کے سامنے صوفے پر اپنے گھٹنوں پر کہنیوں کے اوپر سر کو جھکائے بیٹھا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے بالوں میں پتے اور مٹی صاف نظر آرہی تھی چہرے پر بلا کی سرد مہری اور سنجیدگی تھی۔ حور نے دعائیں مانگتے ہوئے ایک نظر ڈی کے پر ڈالی اس جیسے مغرور رئیس آدمی کو اس حال میں دیکھنا حور کو دل ٹکڑے ٹکڑے کر گیا تھا ڈی کے کایوں پریشان ہونا اس پر گہرا اثر چھوڑ رہا تھا کہ وہ اس سے پیار کرنے لگی تھی اور جن سے محبت ہو ان کو تکلیف میں نہیں دیکھا جاتا۔ محبت؟۔۔۔۔۔ وہ اپنی سوچ کر چونک گئی۔

محبت کب ان دونوں نے درمیان آئی؟ کل رات جب پہلی بار ڈی
کے نے اس پر اپنا حق جتاتے ہوئے اس کے روئے روئے پر اپنی
چھاپ چھوڑی؟

یا جب وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اس کے ساتھ چھٹیاں گزارنے پر راضی
ہوئی؟

نہیں محبت تو بہت پہلے ہی اس کے اور دلاور خان کے بیچ آچکی تھی وہ تو
جب سے ملے تھے تب سے محبت بیچ میں آگئی تھی یہ اور بات ہے کہ
وہ اسے تسلیم کرنے سے ہچکچا رہی تھی کہ اسے ڈر تھا کہ ڈی کے اپنی
پیاس بجھا کر اسے چھوڑ دے گا مگر وہ چھوڑے یا رکھے کیا فرق پڑتا تھا؟
اس نے تو ڈی کے کے نام پر ہی اب اپنی زندگی گزارنی تھی کہ وہ اس
سے پیار نہیں عشق کرنے لگی تھی اسے اس کی اسٹیل گرے آنکھوں
میں ڈوب کر اب ابھرنا نہیں تھا۔۔۔۔

حور۔۔۔۔۔"ڈی کے جو کب سے اس کی غائب دماغی اور اس کی " نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا اس نے اسے پکارا۔

حور۔۔۔۔۔ایوا کے لئے دعا کرنا۔۔۔"اس کی آواز میں " نئی محسوس کر کے وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور اس کے نزدیک آکر اس کا سر اپنے سینے میں بھینچ لیا جیسے کوئی ماں اپنی بچے کو سینے سے لگاتی ہو۔

دلاور آپ پریشان مت ہوں ایوا مل جائے گی اور میں ہوں نا آپ " کے ساتھ۔۔۔۔۔میں ایوا سے، آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ دیکھنا ہماری بیٹی جلد مل جائے گی۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس کا سر تھپک رہی تھی اس کڑیل جوان مرد کو تسلی دے رہی تھی جب پیچھے کچن سے برتن گرنے کی آواز آئی وہ تیزی سے ڈی سے الگ ہو کر کچن میں بھاگی۔

ایوا۔۔۔۔۔ایوا۔۔۔۔۔"اس نے کچن کی لائٹ جلائی تو باہر سے " کچن میں کھلنے والے چھوٹے سے لکڑی کے دروازے سے ایوا اندر داخل ہوئی تھی اس کی جنیز گھٹنوں پر سے پھٹی ہوئی تھی چہرے پر بالوں پر ہاتھوں پر گدلی مٹی لگی ہوئی تھی آنکھوں میں آنسو تھے بالوں کا برا حال تھا ان میں جھاڑیاں اور پتے اٹکے ہوئے تھے مگر اس کا حلیہ نہیں بلکہ اس وقت اس کی آنکھوں میں موجود نفرت حور اور اس کے پیچھے کھڑے ڈی کے کو دہلا گئی تھی۔

ایوا۔۔۔۔۔"ڈی کے آگے بڑھا ایوا کو دیکھ کر ایک سکون سا اس کی رگ رگ میں اتر ا تھا اس نے بنا کسی گندگی کی پرواہ کئے ایوا کو اپنے سینے سے لگایا۔

تم کدھر تھیں؟۔۔۔۔۔"اس نے سوال کیا۔

پیچھے جنگل میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس کے سینے سے لگی لگی بولی۔"

"پورا وقت؟۔۔۔۔"

"بس ڈیڈی۔۔۔۔۔"

کیا تمہیں میری آواز نہیں آئی؟۔۔۔۔۔" ڈی کے سوال کیا۔"

بس ڈیڈی آئی تھی مگر میں نے آنسر نہیں کیا کیونکہ میں نہیں " چاہتی تھی کہ آپ مجھے ڈھونڈ لیں میں یہاں واپس نہیں آنا چاہتی تھی میں بس مر جانا چاہتی تھی۔

"I want to die daddy ..."

اس کی بات ڈی کے کے سینے میں تیر کی طرح جا کر لگی تھی اس کی سختی سے ایوا کو خود میں بھینچ کر اس کے بالوں اور چہرے پر پیار کیا تھا اگر وہ سچ میں اپنی بیٹی کو کھو بیٹھتا تو؟۔۔۔۔۔ اس نے ایوا کو خود سے لگائے لگائے حور کی طرف دیکھا۔

ہم تمہارے لئے بہت پریشان ہو گئے تھے ایوا۔۔۔۔۔" حور پیار " سے بولتی ہوئی نزدیک آئی۔

تمہارے ڈیڈی بہت بہت پریشان تھے وہ پاگلوں کی طرح تمہیں " ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔۔ ایسا نہیں کرتے ایوا خدانہ کرے آکر کچھ ہو " جاتا تو؟۔۔۔۔۔

کوئی میری کئیر نہیں کرتا نہ آپ نہ ڈیڈی کوئی میری پرواہ نہیں کرتا " کوئی مجھے لائک نہیں کرتا میری ممی نے بتایا تھا کہ میں بہت بد صورت اور اسٹوپڈ ہوں اسی لئے وہ میرے ساتھ نظر آنا پسند نہیں کرتی تھیں اور ڈیڈی۔۔۔۔۔ "وہ ڈی کے ڈھیلے پڑے بازوؤں کا حصار توڑ کر دور ہٹی۔

ڈیڈی آپ کو تو میری ضرورت ہی نہیں تھی آپ بھی تو مجھ سے " ugly نفرت کرتے تھے آپ نہیں چاہتے تھے کہ میرے جیسی اور اسٹوپڈ آپ کی بیٹی ہو آپ صرف اپنے فون کا لزا اور بزنس میٹنگز کی کئیر کرتے ہیں

You wish you don't have me"

وہ چھوٹی سی گیارہ سال کی بچی اپنے دل کا غبار نکال کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

ایوا۔۔۔۔۔ "اسے یوں روتے دیکھ کر حور کا دل پھٹ گیا تھا وہ "جھک کر اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

ایوا ایسے نہیں روتے بیٹی۔۔۔۔۔ "حور نے اس کے آنسو صاف "کئیے۔

حور آپ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ "ایوا نے شکایت کی۔

کیوں ایسا کیوں سوچا ایوانے؟۔۔۔۔۔ "حور نے اس کے بالوں "میں سے پتے اور جھاڑ جھنکار نکالا۔

اگر آپ مجھ سے پیار کرتیں تو میرے ڈیڈی کو اچھا سا ٹریٹ "کرتیں تاکہ وہ آپ کو میری ممی بنا دیتے آپ کو پتہ ہے میں نے اتنی ہی اور اس کی موم کو جھوٹ بولا کہ آپ میری ممی ہیں اور آپ اور ڈیڈی

دونوں مل کر مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔۔۔" اس بچی کے
لہجے میں حسرت ہی حسرت تھی۔

حور آپ مجھے بہت بیوٹی فل لگتی ہیں لیکن اب مجھے لگتا ہے آپ "
بیوٹی فل نہیں ہیں ورنہ ڈیڈی اس دوسری گرل کو اس وقت کس
نہیں کر رہے ہوتے۔۔۔۔۔" ایوا کی یہ بات ان دونوں پر بم کی
طرح پھٹی تھی یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا کہ یہ سب دیکھ کر اس
بچی پر کیا گزری ہوگی۔

" I hate you and Daddy , I hate Every
body"

وہ بد تمیزی سے چیخ کر بولتی ہوئی حور کا ہاتھ جھٹک کر سیدھی کھڑی
ہوئی اور اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

ڈی کے ایوا کے پیچھے جانے لگا تھا جب ہوش میں آکر حور نے تیزی
سے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا۔

نہیں دلاور۔۔۔۔۔ ابھی اسے مت چھیڑیں اسے تھوڑا روئے دیں "

"اس سے اس کا دل ہلکا ہو گا۔۔۔۔۔"

نو۔۔۔۔۔۔۔ وہ تم سے یا مجھ سے اس انداز اور اس لہجے میں بات "

نہیں کر سکتی اور نہ ہی یوں چھپ کر جو اس نے مجھے پریشان کیا اس کی

سزا سے بچ سکتی ہے اسے سمجھنا ہو گا کہ اس دنیا میں اس پر بھی کچھ

ر سپو نسیبلٹی ہیں یوں بھاگ جاناد ن بھر چھپ جانا یہ سب نہیں چلے

گا اسے سزا ضرور ملے گی۔۔۔۔۔۔۔ "وہ سختی سے بولا۔

آ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ "حور نے اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان "

پھیری۔

"آپ کیا کریں گے؟۔۔۔۔۔"

میں اس کی چھڑی سے پٹائی کروں گا۔۔۔۔۔ "اس نے لہجے میں "

کوئی نرمی کوئی لچک نہیں تھی۔

رات بہت گہری تھی ہوا میں ٹھنڈک تھی پر وہ سب سے بے نیاز
کیبن کے پاس سے گزرتی نہر کے کنارے پر پتھر پر بیٹھ گئی نہر کا ٹھہرا
ہوا ٹھڈاپانی اس کے پیروں کو چھو رہا تھا۔۔۔

کیا ساری خوشیاں بس ایک رات کے لئے تھیں؟ جب اس نے خود کو
دلاور کی بیوی اور ایوا کی ماں محسوس کیا تھا؟ کیا دلاور اور ایوا سے پیار
کر کے ان کو اپنی فیملی مان کر اس نے کوئی غلطی کی تھی؟۔۔۔
اپنی اب تک کی زندگی میں اس نے پہلی بار کھل کر دو لوگوں سے پیار
کیا تھا ایوا اور دلاور مگر اب وہ دونوں ہی اس کی وجہ سے پریشان تھے نہ
وہ ان کے ساتھ آتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔

وہ پتھر سے اتر کر گیلی ریت پر بیٹھ گئی اور اپنی کہنیاں گھٹنوں کے گرد
لپیٹ کر اپنے گھٹنوں پر سر رکھ لیا۔۔۔

آج ایک باپ اور بیٹی کے بیچ کو کچھ اس کی وجہ سے ہوا تھا وہ اس کے
اعصاب کو توڑ رہا تھا ایوانے اسے بلیم کیا کہ اس کی وجہ سے اس کے

ڈیڈی اسے اس کی ماں نہیں بنا پارہے جب کہ وہ جانتی تھی ڈی کے
نے دور دور تک اسے ایوا کی ماں کی حیثیت دینے کے بارے میں کچھ
نہیں سوچا ہوگا۔

ایوانے الزام لگایا کہ اگر وہ اس کے باپ سے اچھا رویہ رکھتی تو یہ سب
نہ ہوتا اور آج وہ اس کی ماں ہوتی۔۔۔

ماں تو وہ اس کی اسی دن بن گئی تھی جب ڈی کے نے اس سے زبردستی
نکاح کیا تھا مانا کہ وہ نکاح اس نے صرف حور کی ضد پر حلال رشتہ بنا کر
اسے حاصل کرنے کے لئے کیا تھا پر وہ تو فیسر تھی اس نے تو اسی دن
دلاور کو اپنا مان لیا تھا ایوا کو اپنی بیٹی مان لیا تھا۔۔۔ مگر دلاور نے یہ
رشتہ چھپایا وہ چاہتا تو ایوا کو اعتماد میں لے سکتا تھا مگر۔۔۔۔۔ ایک
زخمی سی مسکراہٹ حور کے لبوں پر ابھری۔

اسے صرف حور کے جسم کی بھوک تھی جواب وہ پوری کر چکا تھا تو پھر وہ اب یہاں کیوں تھی؟۔۔۔۔۔ ایوا کی خوشیوں کو داؤ پر لگا کر وہ ڈی کے کے ساتھ اب مزید آگے نہیں چل سکتی تھی۔

رات بڑھ رہی تھی ساتھ ہی ساتھ سردی کی شدت بھی ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی وہ کپڑے جھاڑتی ہوئی اٹھی اور واپسی کی طرف قدم بڑھائے۔

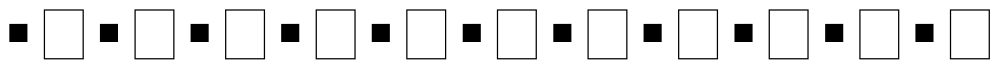
کیمین میں پہنچ کر اوپر کی دو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کے قدم ایوا کے کمرے کے دروازے پر ر کے جوا بھی بند تھا۔۔۔ وہ ایک اداس نظر اس بند دروازے پر ڈالتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی پلٹ کر اپنا دروازہ بند کیا۔۔۔

کمرے میں اندھیرا خنکی اور اکیلے پن کا احساس چھایا ہوا تھا اور یہ احساس کچھ نیا نہیں تھا وہ عادی تھی تن تنہا رہنے کی ہاں اب کچھ دن

ڈی کے اور ایوا کے ساتھ گزارنے کے بعد یہ تنہائی اسے ضرور پریشان کرے گی مگر اب پھر سے اسے اسی کے ساتھ جینا تھا۔ وہ بہت زیادہ تھک گئی تھی اس کا دل اور دماغ دونوں ہی اس وقت کام نہیں کر رہے تھے بس یہی سوچ ذہن میں ابھر رہی تھی کہ کیا اب وہ دلاور خان کے لئے اس کے امیوزمنٹ پارک میں کام کرے گی کہ نہیں؟ اور نور اس کا کیا کرنا ہو گا اور سب سے اہم کیا وہ اب دلاور خان اور ایوا کے بغیر رہ سکے گی؟-----

سب باتوں کو ذہن سے جھٹک کر کہ اب وہ صبح جب سو کر اٹھے گی تو شاید تھوڑا دماغ کام کرے اور وہ کوئی بہتر فیصلہ لے سکے یہ سوچ کر وہ بنا کپڑے بدلے اپنے بستر پر تھکے ہارے انداز میں گر سی گئی تھی۔

تکیہ سے سرٹکا کر تھوڑی ہی دیر میں وہ سو چکی تھی-----



عجیب سے احساس سے حور کی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے اس کی نظر بیڈ کے نزدیک دو پھیلی ہوئی جینز میں ملبوس ٹانگوں پر پڑیں جنہیں دیکھ

کر ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کسی مرد کی ٹانگیں تھیں پر وہ تو دروازہ لاک کر کے سوئی تھی اس نے ٹانگوں سے اوپر تک کا سفر کیا اور ڈی کے کو دیکھ کر چونک گئی۔

"آپ-----"

وہ تیزی سے اٹھی۔۔۔

آپ ادھر کیا کر رہے ہیں؟۔۔۔۔۔" اس نے بیٹھ کر اپنے اوپر "بلینکٹ کھینچتے ہوئے خود کو ڈھکا۔

کرسی پر بیٹھا تم کو سوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔" وہ سکون "سے بولا اس کا انداز حور کو تھکا تھکا سا محسوس ہوا۔۔۔

"یہ کوئی مذاق نہیں ہے مسٹر خان۔۔۔۔۔"

میں مذاق کر بھی نہیں رہا تم نے پوچھا کہ میں ادھر کیا کر رہا ہوں تو "میں نے بتا دیا سمپل اس میں مذاق کی کیا بات ہے؟۔۔۔۔۔"

آپ اندر کیسے آئے؟ میں نے تو دروازے پر لاک لگایا تھا "-----
"وہ الجھی۔"

میں نے لاک توڑ دیا سمپل-----"وہ لا پرواہی سے بولا۔"
اس کی بات سن کر حور نے ہمت کی اور اسے دیکھا۔
"ایو کیسی ہے؟-----"

وہ بالکل ٹھیک ہے-----"دلاور مسکرایا یہ اس کی پہلی "
مسکراہٹ تھی اس حادثے کے بعد۔

انفیکٹ وہ ایک بہت بہترین لڑکی ہے-----"ڈی کے نے ایو کی "
تعریف کی تو حور کی پلکوں پر آنسو اٹکنے لگے اس نے دل ہی دل میں
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ان باپ بیٹی کے بیچ میں اس کی وجہ سے کوئی
دراڑیں نہیں پڑیں۔

کیا-----کیا آپ نے اسے مارا؟-----"حور نے پریشانی سے "
پوچھا۔

ڈی کے نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے کی طرف جھک کر اس کے نچلے لب کو دانتوں سے نکالا۔

کل رات ایوا کے آنے سے پہلے جو تم نے کہا تھا کیا وہ سچ تھا؟ "۔۔۔۔۔" وہ اس کے محبت کے اظہار پر سوال کر رہا تھا اس کی بات سن کر حور کا چہرہ گال کان سب لال ہو گئے تھے وہ نظریں جھکا کر بلیکٹ کے ڈیزائن پر انگلیاں پھیرنے لگی جیسے اس سے اہم اور کوئی کام نہ ہو۔

ایک گہرا سانس بھر کر وہ کرسی پر سے اٹھا اور بستر پر حور کے مقابل بیٹھ کر اس کو کندھوں سے تھام کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔ مجھے جواب چاہیے حور۔۔۔۔۔" وہ اس کی گرین آنکھوں میں اپنی "اسٹیل گرے آنکھیں گاڑتا ہوا بولا۔

اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔" وہ نظریں جھکا گئی تو تیش "میں آکر ڈی کے نے اس کے سر کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اس کا چہرہ

اپنے مد مقابل کیا اس کی اس حرکت پر حور کی آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا۔

یہ تمہاری بہت بری عادت ہے کہ تم ہر وہ بات جو بہت اہم ہوتی " ہے اسے غیر اہم ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہوں میرے ساتھ یہ عادت نہیں چلے گی حور۔۔۔۔۔ " اس نے سختی سے اسے دیکھا جو آنکھیں میچ گئی تھی۔

" تم مجھ سے محبت کرتی ہو کیا یہ سچ ہے؟۔۔۔۔۔ "

جی۔۔۔۔۔ " وہ مجرمانہ انداز میں اعتراف جرم کرتی ہوں روپڑی۔ "

حور۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ گوڈ۔۔۔۔۔ " وہ شدت سے اس کے لبوں پر "

جھکتا ان کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے گیا تھا اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر

کے گرد باندھتے ہوئے اسے بستر پر لٹا کر اس پر اپنی شدتیں لٹا رہا تھا

حور کا سانس رکنے لگا تھا۔۔۔

جانتی ہو رات جب میں اور ایواندا کرات ختم کر کے اٹھے تو ایواندا تم سے معافی مانگنا چاہتی تھی وہ تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ اس نے جو کچھ بھی کہا وہ جذبات میں آکر کہا تھا اس سب کا کوئی مطلب نہیں تھا ہم تمہارے کمرے میں آئے تو دروازہ لاک تھا تم سوچکی تھیں تو ہم نے ڈیسا ئید کیا کہ ایواندا صبح تمہیں بتائے گی کہ وہ تم سے کتنا پیار کرتی ہے اور اپنے غلط الفاظ پر کتنا شرمندہ ہے۔۔؟" وہ اس کے اوپر لیٹا اس کی زلفوں سے کھیلتا ہوا بات کر رہا تھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ "حور کے لب ہلے۔"

وہ بچی ہے اور اس سب کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے میں جا رہی "

" ہوں اور میرا جانا ہی بہتر ہے۔۔۔۔۔۔

کس کے لئے بہتر ہے یہ بتانا پسند کرو گی؟۔۔۔۔۔" وہ اس کی "ٹھوڑی پکڑ کر اس کی گرین آنکھوں میں اپنی اسٹیل گرے آنکھیں گاڑتا ہوا غرایا۔

ہم۔۔۔۔۔ ہم سب کے لئے۔۔۔۔۔" وہ بمشکل بولی۔ "غلط نہ میرے اور نہ ایوا ہم دونوں کے لئے یہ بہتر نہیں"۔۔۔۔۔" وہ سختی سے بولا۔

وہ میں نے سوچا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بول رہی تھی جب ڈی کے "اس کی بات کاٹ گیا۔

تمہارا سب سے بڑا پر اہلم ہی یہی ہے کہ تم سوچتی بہت ہو حور "۔۔۔۔۔" وہ نرمی سے بولتا ہوا ایک بار پھر اس کے بھگے ہونٹوں کو اپنے مردانہ لبوں کی گرفت میں جکڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

کافی دیر تک اس پر اپنی شدتیں لٹا کر وہ پیچھے ہٹا اور ہاتھ بڑھا کر حور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا۔

ہماری ٹائمنگ غلط تھی کل جب تم نے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیا "

تو مجھے جواب میں آئی لو یو ٹو کہنے کا موقع ہی نہیں ملا میں یہ بتا ہی نہیں

سکا کہ میں تم سے کس قدر پیار کرتا ہوں مگر تم جانتی ہونا کہ میں

تمہیں کتنا چاہتا ہوں تم گواہ ہو میری شدتوں کی میری چاہتوں کی بولو

گواہ ہوں کہ نہیں؟۔۔۔۔۔" اس کا لہجہ آخر میں درشت ہوا۔

حور کے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں تھا

تم نے ایسا سوچا بھی کیسے کہ میں بنا پیار تم پر اتنی شدتیں لٹا سکتا "

ہوں؟ جن سے جسموں کی ہوس پوری کی جاتی ہے ان پر پیار اور

شدتیں نہیں لٹائیں جاتیں نا ان کے نخرے اٹھائے جاتے ہیں

۔۔۔۔۔ حور تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تمہارے جانے سے مجھ پر کوئی

فرق نہیں پڑے گا؟ آخر کیوں؟۔۔۔۔۔۔۔" وہ پھٹ پڑا۔

ڈیمٹ وو مین مجھے جواب چاہیے۔۔۔۔۔" وہ غرایا تو حورا چھل پڑی "

آپ۔۔۔۔"حور نے اسے شرٹ سے پکڑا۔"

آپ نے پہلے دن سے مجھے یہ احساس دلایا کہ آپ مجھ سے صرف "فریکل ریلیشن رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"حور نے سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں جھانک کر جواب دے ہی دیا۔

شروع میں جب تمہیں دیکھا تو دل نے تمہیں چھونے کی تمہیں "محسوس کرنے کی خواہش کی یہ سچ ہے کہ میں صرف کچھ راتیں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا تھا مگر جب میں ایوا کو تمہارے حوالے کر کے بزنس ٹرپ کر گیا تو مجھے ایک ایک لمحے یہ احساس ہوا کہ۔۔۔۔۔۔"وہ رکا۔۔۔ بڑے دلکش انداز میں مسکرایا اور جھک کر اس کے حیرت سے نیم والبوں کو چھوا۔

کہ میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا مگر میں یہ بھی جانتا تھا کہ جیسا "تمہارا رویہ تھا تم نے میرے پریپوزل کو رجبیکٹ ہی کر دینا تھا بس اسی لئے تمہیں ہار ڈٹائم دیا مائی لو۔۔۔۔۔۔"وہ مسکرایا۔

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کروں " گئی؟۔۔۔۔ "وہ اب سنجیدگی سے اسے پرپوز کر رہا تھا۔ ہماری شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ "حور بمشکل بولی کہ یہ سب اس کے لئے بہت خوابناک تھا۔

ہاں مگر وہ ایک خفیہ نکاح تھا اب ہم دھوم دھام سے ساری دنیا کے سامنے شادی کرینگے تم دلہن بنو گی اور پھر ہماری گولڈن نائٹ اور ہنی مون۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ اسے بازوؤں میں بھر کر سرگوشیاں کر رہا تھا اور وہ شرماس کی بانہوں میں سمٹ رہی تھی۔

تم بہت خوبصورت ہو حور۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ اب ہر حد پھلانگ رہا تھا " اس نے حور کی شرٹ پر ہاتھ رکھا۔

نہیں پلیز دلا اور مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ ایوان انتظار کر رہی ہو گی "۔۔۔۔۔۔۔۔ "حور بوکھلا گئی۔

"ابھی بہت رات باقی ہے اور ایوان اس وقت سو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

صبح۔۔۔۔ صبح نہیں ہوئی ابھی؟۔۔۔۔ "حور نے ہونقوں کی "

طرح اسے دیکھا۔

کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہیں پانے کے بعد میں ایک رات بھی تم "

"سے دور رہ سکوں؟۔۔۔۔

پر۔۔۔۔۔ "حور نے نظریں اٹھائیں۔ "

"ابھی رات کے تین بجے ہیں۔۔۔۔۔ "

"مگر وہ۔۔۔۔۔ "

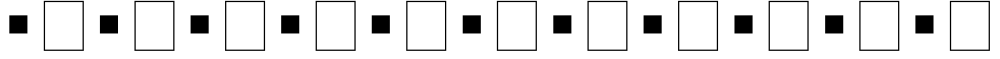
ڈی کے نے اس کے لبوں پر مہر لگا کر اسے مزید بولنے سے روک دیا
تھا۔

آئی لو یو حور۔۔۔۔۔ "بھاری ہر تپش لہجے میں اس کے لبوں کو "

آزاد کر کے ڈی کے اظہار کیا اور بے ساختہ اسے اپنے اندر سمیٹ کر

اس کے سارے ہوش اڑانے لگا تھارات بھیگ رہی تھی اور حور اس

کے مضبوط بازوؤں میں قید اس کی محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی



یہ ایک عالیشان بہت بڑا ویڈنگ ریسپیشن تھا سفید اور گولڈن مکس کلر کی میکسی میں سرپرنیٹ کا دوپٹہ اوڑھے حور اور اس کے ساتھ ایک سائیڈ پر سفید فرائ میں اس کی انگلی سختی سے پکڑے چہرے پر بلا کی خوشی لئیے ایوا، دوسری سائیڈ پر سفید ٹکسید و پہننے و جاہت سے مالا مال دلاور خان عرف ڈی کے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اب ہم نے ہنی مون کے بعد اس محل کو گھر بنانا ہے۔۔۔۔۔ " "

سب مہمانوں کے جانے کے بعد ایوا کو اپنے دادا دادی کے پاس چھوڑ کر وہ حور کو ساحل کنارے بنے اپنے محل نما گھر میں لے آیا تھا۔

اس نے حور کو بازوؤں میں بھر کہ ڈیپ کس کی۔

میرا، تمہارا، ایوا اور اس کے آنے والے مزید چار یا پانچ اور بہن " بھائیوں کا گھر۔۔۔۔۔ "اس نے حور کے ہوش اڑائے۔
آپ۔۔۔۔۔ "حور اس کی بات سن کر بری طرح سے بلش " کر گئی تھی۔

مجھے اور میرے بچوں کو صرف تم سنبھال سکتی ہو حور۔۔۔۔۔ "وہ " آنکھوں میں بے پناہ چمک اور محبت لئیے اسے دیکھ رہا تھا۔
اب انہیں ایک ساتھ رہنا تھا۔ ایک مکمل فیملی بن کر ایسا گھر بسانا تھا جہاں صرف پیار ہی پیار ہو۔۔۔

THE END

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹس ایپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>